حضرت داتا گنج بخش کے کروڑوں عقیدت مندوں کا غیرت مند سوال

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ کَذَّابًا مِنْهُمْ مُسَیْلِمَةُ وَالْعَنْسِیُّ وَالْمُخْتَارُ۔

دلائل النبوۃ للبیہقی 481/6

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ 30 کذاب (دعویٰ نبوت کرنے والے) نہ نکلیں اُن میں سے ایک مسلیمہ، ایک عنسی اور ایک مختار ثقفی

کیا مرزا قادیانی ملعون کی قبر پر فاتحہ خوانی کرنے والے کو عرس داتا گنج بخش پر مہمان مقرر بنایا جاسکتا ہے؟؟؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو اس سے بھی بڑے ملعون، نبوت کے جھوٹے مدعی کی قبر پر فاتحہ خوانی کرنے والے شمس الرحمن مشہدی کو مہمان مقرر کیوں بنایا گیا ہے؟؟؟



شمس الرحمان مختار ثقفی کی قبر پر

(مقام: مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش)

اجلاس اوّل	20 صفر المظفر ۱۴۴۴ھ/17 ستمبر 2022ء (ہفتہ) تیسرا دن (صبح آٹھ بجے تا 01:00 بجے دن)
محترم جناب علامہ سید شمس الرحمٰن مشہدی صاحب، حسین آباد شریف	12:06 تا 12:20 بجے





مذکورہ بالا حدیث شریف کی روشنی میں

داتا دربار انتظامیہ جواب دے

تحریک فکر رضا شیخوپورہ

73 فرقوں میں سے صرف ایک حق پر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی، جن میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی اور اس فرقے کی نشانی آپ ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ

مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ

جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر چلنے والا ہوگا

(ابوداؤد کتاب السنۃ باب شرح السنۃ نمبر 4596، ترمذی کتاب الایمان،
باب ماجاء فی افتراق ھذہ الامۃ وقال حسن الترمذی فی بعض النسخ واقرہ الالبانی الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر: 263)

کامل ایمان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور
اللہ کے لیے دشمنی کی اور اللہ کے لیے دیا
اور اللہ کے لیے منع کیا، اس نے
اپنا ایمان کامل کرلیا۔

ابوداؤد، بَاب الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ، حدیث نمبر:۴۰۶۱، شاملہ

احادیث میں صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ ایک فرقہ جنتی ہے چنانچہ **ترمذی**
کی حدیث پاک میں ہے ((إن بنی إسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة
وتفترق أمتی علی ثلاث وسبعین ملة کلهم فی النار إلا ملة واحدة))" قالوا

ومن هي يا رسول الله " ((قال ما أنا عليه وأصحابي)) ترجمہ: یقیناً بنی اسرائیل بہتر

فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سوائے ایک ملت

کے سب دوزخی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سا فرقہ ہے؟ فرمایا جس پر میں

اور میرے صحابہ ہیں۔

(ترمذی، کتاب الایمان، ماجاء فی افتراق هذه الامۃ، جلد2، صفحہ549، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

دوسری جگہ اس فرقہ کی ایک نشانی یہ ارشاد فرمائی کہ وہ بڑا گروہ ہوگا چنانچہ ابوداؤد

شریف کی حدیث میں ہے ((سبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة))

ترجمہ: بہتر دوزخی اور ایک جنتی ہے اور وہ بڑا گروہ ہے۔

(سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، شرح السنۃ، جلد2، صفحہ286، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلَّى، وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ.

”اگر کوئی شخص حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان نماز پڑھتا ہو، روزہ رکھتا ہو، لیکن مرتے وقت دل میں اہل بیت سے بغض ہوا، تو جہنم میں جائے گا۔“

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: ۳/۱۴۸-۱۴۹، وسندہٗ حسنٌ)

حقیقت و مجاز

حقیقت ومجاز کو سمجھنے کے لئے ان دو آیات پر غور فرمائیں۔ کسی بھی جان کو موت دینا حقیقی طور پر اللہ کا کام ہے مگر اللہ اگر کسی کی ڈیوٹی لگا دے کہ تو نے جان نکالنی ہے جیسے ملک الموت علیہ السلام ہیں تو اِن کا جان نکالنا مجازی طور پر ہوگا حقیقی طور پر نہیں۔

اللہ موت دیتا ہے (حقیقی)

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ

اپنے ہی برے کو بہکا ؀ اور تم کچھ ان کے ذمہ دار نہیں ؀ اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے

حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا

ان کی موت کے وقت اور جو نہ مریں انہیں ان کے سوتے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا اسے روک

فرشتہ موت دیتا ہے (مجازی)

خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۗ بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٠﴾ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ

نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ؀ تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا

الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١١﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ

فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ؀ پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے ؀ اور کہیں تم دیکھو جب

الحدیث

صحیح بخاری، باب قتل الخوارج، ج 2 ص 1024

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

بدترین ہیں وہ لوگ جو کفار پر نازل شدہ آیات

کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں

اُولیاء اللہ سے دشمنی کا انجام

خبردار ! بے شک اُولیاءاللہ پر نہ کوئی خوف ہے
اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے ۔

(سورہ یونس، آیت نمبر ۶۲ ۔ ترجمہ عرفان القرآن)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ قَالَ: مَنْ عَادٰی لِیْ
وَلِیًّا، فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ ۔ (صحیح بخاری و مسلم)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس سے
اعلان جنگ کرتا ہوں ۔

(صحیح بخاری ، جلد ۳ ص ۱۱۷۵، حدیث رقم: ۳۰۲۷)
(صحیح مسلم ، جلد ۴ ص ۲۰۳۰، حدیث رقم: ۲۶۲۷)

②"عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ". (۲)

(مسلم، مشکوۃ)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ علم (یعنی قرآن وحدیث کو جاننا) دین ہے لہذا تم دیکھ لو کہ اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔

بدعتِ مُباحہ: وہ بدعت ہے جو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو اور حکمِ شریعت کے خلاف نہ ہو اور کرنے والا ثواب کا حقدار بھی نہ ہو جیسے عمدہ عمدہ کھانے وغیرہ۔

سوال: کچھ ایسے معاملات کی مثالیں بیان فرمادیں جو عہدِ رسالت میں نہ تھیں اور مسلمانوں نے بعد میں ایجاد کیں اور اس کو اچھا بھی سمجھتے ہیں؟

جواب: اس کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

(۱)... حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تراویح کی جماعت شروع کروائی لیکن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک زمانے میں ایسا نہیں ہوا تھا۔

(۲)... قرآنِ پاک کے اوپر نقطے و اعراب حجاج بن یوسف کے دور میں لگے ہیں چاروں صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہ کام نہیں کیا جو اس نے کروایا اور اس پر کسی عالِم نے انکار بھی نہیں کیا علمائے حق کی اجازت و تحسین کی بناء پر یہ عمل بھی مستحسن ہے۔

(۳)... مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کے لئے محراب بنانا ولید مروانی کے دور میں سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایجاد کیا تھا۔

(۴)... چھ کلمے، اس طرح حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدّس دور میں مرتب نہ

تھے۔ لیکن ان کاموں کو کوئی گناہ نہیں کہتا اور نہ ہی کوئی منع کرتا ہے آخر کیوں؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ ممانعت کی دلیل موجود نہیں ہے اگرچہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے زمانے میں بعض کام نہیں ہوئے مگر چونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ان سے منع بھی تو نہیں فرمایا ہے لہٰذا یہ کام کرنا، جائز ہے۔

....

④ ”عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ“۔ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو جو ایسا اور ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دو۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! ان باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے تو خدائے تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ مگر حکم دیتا ہوں کہ اس پر اور کل باشندوں پر شہر کو الٹ دو اس لیے کہ اس کا چہرہ گناہوں کو دیکھ کر میری خوشنودی کے لیے ایک لمحہ بھی متغیر نہیں ہوا۔ (بیہقی، مشکوۃ)

صحابہ کرام کا عمل

حضرت ابوایوب خالد بن یزید اُٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا پھر جب حضرت ایوب نے ودیعہ کو پکڑا اور اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب کھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے جاتے (اُف لك منافقاً) اے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔اے منافق رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے نکل جا۔اے منافق! اس طرح حضرت عمارہ بن حزم نے زید بن عمرو

(منافق) کو پکڑ کر زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا وہ گر گیا اس منافق نے کہا افسوس ہے اے دوست تو نے مجھے سخت عذاب (دکھ) دیا۔حضرت صحابی ﷺ نے اسے جواب میں فرمایا کہ "خدا تجھے دفع کرے" خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے سخت تر ہے۔فلا تقربن مسجد رسول اللہ ﷺ کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد مبارک کے قریب نہ آنا۔

سخت مار

بنونجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد (جو کہ بدری صحابی بھی تھے) نے قیس بن عمرو جو کہ منافقین میں سے تھا کو گدی پر مارنا شروع کر دیا حتی کہ مسجد سے نکال باہر کیا اور حضرت عبداللہ بن حارث نے جب سنا کہ حضور ﷺ نے منافقوں کو نکال دینے کا حکم فرمایا ہے حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ کر صحن پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا وہ منافق کہتا تھا کہ "اے ابن حارث تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے" اُنہوں نے جواب دیا کہ "اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے تو پلید ہے آئندہ مسجد میں نہ آنا۔" ادھر ایک صحابی نے اپنے بھائی زری بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا کہ "افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔" (سیرت ابن ہشام صفحہ نمبر ۲۵۸)

حضرت عمر فاروق ؓ کے زمانہ خلافت میں ایک پیش امام ہمیشہ قرأت جہری میں سورۂ عبس وتولی کی تلاوت کرتا تھا مقتدیوں کی شکایت پر اسے طلب کیا گیا اور پوچھا گیا کہ تم ہمیشہ یہی سورۂ کیوں تلاوت کرتے ہو؟ کہنے لگا کہ "مجھے حظ آتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو جھڑ کا ہے" اس پر اس کا سر قلم کردیا گیا۔

امام اسماعیل حنفی حقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ "حضرت عمر فاروق ؓ کو پتہ چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی سورت (عبس وتولیٰ) کی قرأت کرتا ہے تو آپ ؓ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس کا سر قلم کردیا۔ چونکہ وہ حضور ﷺ کے مرتبہ عالیہ کی تنقیص کے ارادے سے اس کی قرأت کیا کرتا تھا تاکہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضور ﷺ کی عظمت کم ہوجائے اس لئے نگاہِ فاروقی میں وہ مرتد تھا اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے۔ (روح البیان، سورۂ عبس، پارہ نمبر ۳۰)

(۱)... حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تراویح کی جماعت شروع کروائی لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک زمانے میں ایسا نہیں ہوا تھا۔

(۲)... قرآنِ پاک کے اوپر نقطے و اعراب حجاج بن یوسف کے دور میں لگے ہیں چاروں صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے یہ کام نہیں کیا جو اس نے کروایا اور اس پر کسی عالِم نے انکار بھی نہیں کیا علمائے حق کی اجازت و تحسین کی بناء پر یہ عمل بھی مستحسن ہے۔

(۳)... مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کے لئے محراب بنانا ولید مَروانی کے دور میں سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایجاد کیا تھا۔

(۴)... چھ کلمے، اس طرح حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدّس دور میں مرتب نہ

تھے۔ لیکن ان کاموں کو کوئی گناہ نہیں کہتا اور نہ ہی کوئی منع کرتا ہے آخر کیوں؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ ممانعت کی دلیل موجود نہیں ہے اگرچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے زمانے میں بعض کام نہیں ہوئے مگر چونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ان سے منع بھی تو نہیں فرمایا ہے لٰہذا یہ کام کرنا، جائز ہے۔

....

⑤ ''عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرْغَبُوْنَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ مَتٰى يَعْرِفُهُ النَّاسُ اُذْكُرُوْا الْفَاجِرَ بِمَا فِيْهِ يَحْذَرُهُ النَّاسُ''۔(۲)

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کیا تم لوگ فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو؟ آخر اسے لوگ کیونکر پہچانیں گے۔ فاجر کی برائیاں بیان کیا کروتا کہ لوگ اس سے بچیں۔ (سنن بیہقی)

انتباہ :

(۱)......فاسق معلن یا بدمذہب کی برائی بیان کرنا جائز ہے بلکہ اگر لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔(۳) (بہار شریعت بحوالہ ردالمحتار)

② ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِیْ ذَرٍّ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيُّ عُرَى الْإِيْمَانِ أَوْثَقُ؟ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ اَلْمُوَالَاةُ فِی اللّٰهِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ“۔[۲] (بیهقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابوذر سے فرمایا کہ اے ابوذر! ایمان کی کون سی گرہ زیادہ مضبوط ہے؟ عرض کیا اللہ ورسول کو اس کا بہتر علم ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی کے لیے آپس میں دوستی رکھنا اور اللہ ہی کے لیے کسی کو دوست بنانا اور کسی کو دشمن سمجھنا۔ (بیہقی)

امام ابو یوسف (شاگرد امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے سامنے اس روایت کا ذکر آیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے مجلس کے ایک شخص نے کہا: لیکن مجھے پسند نہیں یہ سن کر امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا: جَدِّدِ الْاِیْمَانَ وَ اِلَّا لَاَقْتُلَنَّکَ تجدید ایمان کر، ورنہ تم کو قتل کئے بغیر نہ چھوڑوں گا۔

(الشفاللقاضی، باب الثانی ،فصل فی علامة صحبته صلی الله علیه وسلم، ج ۲ ،ص ۵۱)

اور حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب الخراج میں فرمایا کہ:

”أَیُّمَا رَجُلٍ سَبَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَوْکَذَّبَہٗ أَوْ عَابَہٗ أَوْ تَنَقَّصَہٗ فَقَدْ کَفَرَ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَبَانَتْ مِنْہُ اِمْرَأَتُہٗ“۔(۲)

یعنی جو شخص مسلمان (اہلِ قبلہ) ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دشنام دے یا حضور کی طرف جھوٹ نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر، خدا کا منکر ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ (شامی، جلد سوم، ص ۳۰۰)

③ ''عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاءُ كُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ.[۲] (مسلم، مشکوۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں (ایک گروہ) فریب دینے والوں اور جھوٹ بولنے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادانے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ:

''یعنی جماعه باشند که خود را به مکر وتلبیس درصورت علماء و مشایخ و صلحا از اہل نصیحت و صلاح نمایند تادر وغہائے خود را ترویج دہند مردم را به مذہب یا ظلم و آرائے فاسده بخوانند۔[۳]

یعنی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو مکاری وفریب سے علماء مشائخ اور صلحا بن کر اپنے کو مسلمانوں کا خیر خواہ اور مُصلح ظاہر کرے گی تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائے اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں، فاسد خیالوں کی طرف راغب کرے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ۱۳۳)

جنتی اور جہنمی فرقہ

① ''عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ كَمَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ''(۱)

(ترمذی، مشکوۃ)

حضرتِ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت پر ایک زمانہ ضرور ایسا آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ بالکل ہو بہو ایک دوسرے کے مطابق۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں ضرور کوئی ہوگا جو ایسا کرے گا۔ اور بنی اسرائیل بہتر مذہبوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی۔ ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذاہب والے ناری اور جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) وہ ایک مذہب والے کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ اسی مذہب وملت پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

⑫"عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَآءِ."(۳)

حضرت احوص بن حکیم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہوجاؤ کہ بُروں میں سب سے بدترین علمائے سُو ہیں۔ اور اچھوں میں سب سے بہتر علمائے حق ہیں۔ (دارمی، مشکوۃ)

⑥ ”عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُودِ
وَلَا بِالنَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ
بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ
بِالْأَكُفِّ“۔ (۲)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص (سلام کرنے میں) غیروں کی مشابہت اختیار کرے وہ ہم سے نہیں ہے۔ یہود ونصاریٰ کی مشابہت نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارہ سے ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں کے اشارہ سے ہے۔

(ترمذی، مشکوۃ)

③ ”عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّم لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ“[۲] (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

شرح حدیث:

حضرتِ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

”نشان ایمان مومن کامل آنست که پیغمبر خدا صلی الله تعالی علیه وسلم محبوب تر و معظم از ہمه چیز وہمه کس باشد نزد مومن“

یعنی مومنِ کامل کے ایمان کی نشانی یہ ہے کہ مومن کے نزدیک رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام چیزوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب و معظم ہوں۔

پھر چند سطور کے بعد فرماتے ہیں کہ:

”مراد بامحبت ایں جا ترجیح جانب آنحضرت صلی الله تعالی علیه وسلم درادائے حق بالتزامِ دین و اتباعِ سنت درعائت ادب و ایثار رضائے وے

اس حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ محبوب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اونچا مانے اس طرح کہ حضور کے لائے ہوئے دین کو تسلیم کرے حضور

❶......”اشعة اللمعات“، کتاب الإیمان، الفصل الأول، ج ۱، ص ٤٠۔

❷......”صحیح البخاری“، کتاب الإیمان، باب حب الرسول إلخ، الحدیث:١٤، ج۱، ص۱۷، ”صحیح مسلم“، کتاب الإیمان، باب وجوب محبة رسول الله إلخ، الحدیث:٧٠۔(٤٤) ص:٤٢

صلی الله تعالی علیه وسلم بر ہر که و ہر چه غیر اوست از نفس وولد و والد اہل و مال و منال چنانکه راضی شود بہلا که نفس خود وفقدان ہر محبوب نه فوات حق وے صلی الله تعالی علیه وسلم“[۱]

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرے حضور کی تعظیم وادب بجالائے اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اولاد، اپنے ماں باپ، اپنے عزیز و اقارب اور اپنے مال واسباب پر حضور کی رضا وخوشی کو مقدم رکھے جس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی ہر پیاری چیز یہاں تک کہ اپنی جان کے چلے جانے پر بھی راضی رہے لیکن حضور کے حق کو دبتا ہوا گوارا نہ کرے۔ (اشعۃ اللمعات، جلد اول، ص ٤٧)

بے ادب امام کو امامت سے ہٹادیا

قال احمد من اصحاب النبی ﷺ ان رجلا ام قوماً فبصق فی القبلة ورسول الله ﷺ ینظر فقال رسول الله ﷺ حین فرغ لایصلی لکم فاراد بعد ذالک ان یصلی لھم فمنعوہ و اخبروہ بقول رسول الله ﷺ فذکر ذالک لرسول الله ﷺ قال نعم وحسبت انه قال انک اذیت الله و رسول الله ﷺ۔

(رواہ ابوداؤد جلد ا صفحہ نمبر ۷۶)

اصحابِ نبی کریم ﷺ سے احمد نے روایت کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رُخ تھوک دیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرا پائے۔ اصحابِ

مصطفیٰ ﷺ نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے سرورِ عالم، نورِ مجسم ﷺ کے اس فیصلے سے متنبہ کر دیا اس نے رسول اللہ ﷺ سے صورتِ حال عرض کی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت (تکلیف) پہنچائی ہے۔

اب ذیل میں قرآن مبین کی وہ آیاتِ کریمہ ملاحظہ فرمائیں جن میں نہایت صراحت و وضاحت کے ساتھ بار بار رسولِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور اتباع و پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

① ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ﴾ (پارہ ۹۔ رکوع ۱۷)

اے ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور رسول سے رُوگردانی نہ کرو۔

② ﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا﴾ (پارہ ۱۰۔ رکوع ۲)

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو کہ بکھر کر کمزور ہو جاؤ گے۔

③ ﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (پارہ ۵۔ رکوع ٦)

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس منصب کے ساتھ کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔

④ ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (پارہ ۳۔ رکوع ۱۲)

اے رسول! آپ لوگوں سے فرمادیجئے کہ اگر تم خدا سے دوستی کا دم بھرتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمہیں اپنا دوست بنائے گا۔

⑤ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ (پارہ ۵ ۔ رکوع ٦)

آپ کے رب کی قسم وہ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے اُن معاملات میں آپ کو اپنا حاکم نہ مان لیں جن میں ان کے آپس کا جھگڑا ہے۔

⑥ ﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (پارہ ۵ ۔ رکوع ۵)

اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اُٹھے تو اللہ اور رسول کی جانب رجوع کرو۔

⑦ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ﴾ (پارہ ٢٦ ۔ رکوع ٨)

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے عمل کو باطل نہ کرو۔

8 ﴿ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ ﴾

(پارہ ۵ ۔ رکوع ۸)

جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

9 ﴿ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ ﴾

(پارہ ۳ ۔ رکوع ۱۲)

اے رسول! تم فرما دو کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔

10 ﴿ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾ ﴾

(پارہ ۲۸ ۔ رکوع ۴)

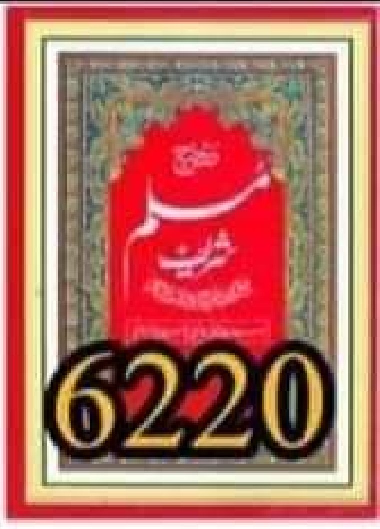
جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں اسے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

11 ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾

(پارہ ۲۱ ۔ رکوع ۱۹)

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

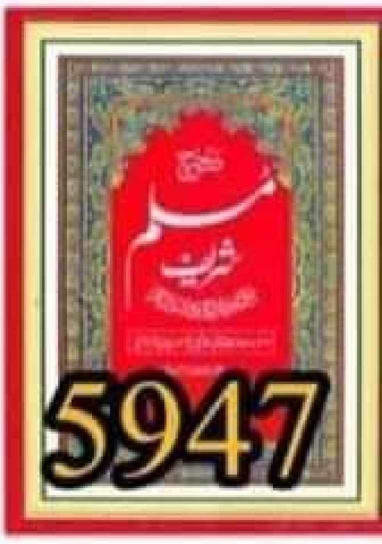

سعدؓ تم ابو تراب ؓ پر سب کیوں نہیں کرتے
صحیح مسلم
6220
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو افراد پر سب کیا
صحیح مسلم
5947
حضرت عبداللہؓ نے اپنے بیٹے کو سب کیا
صحیح مسلم
989
محمد بن سلمہؓ نے کہا ہماری اولاد کو سب کیا جائے گا
صحیح مسلم
4664
حضرت علیؓ اور عباسؓ نے ایک دوسرے پر سب کیا
صحیح بخاری
7305
ابو بکر صدیقؓ نے اپنے گھر والوں پر سب کیا
صحیح بخاری
6141
مسلمان اور یہودی نے ایک دوسرے پر سب کیا
صحیح بخاری
2411



٦٢٢٠- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۶۲۲۰- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابو تراب کو سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں

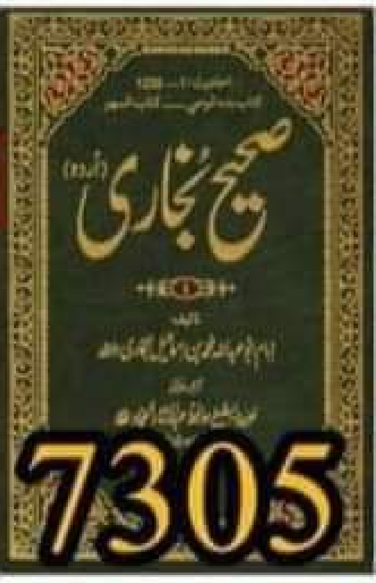
سعدؓ تم ابو ترابؓ پر سب کیوں نہیں کرتے



مِثْلَ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا» فَقَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ

آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے ان کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ کو منظور تھا وہ آپ نے ان کو سنایا۔ پھر لوگوں

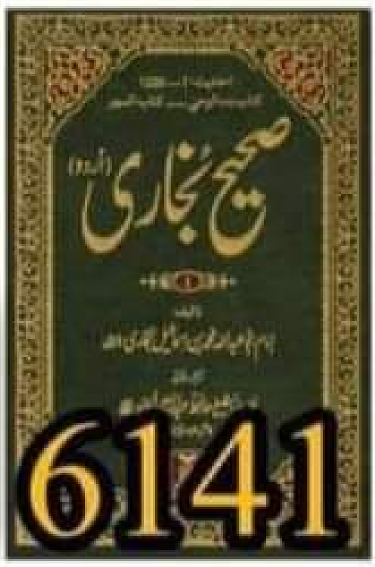
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو افراد پر سب کیا



وَجَلَسُوا فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا؟ قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا فَقَالَ الرَّهْطُ: عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ

کہ کیا علی اور عباس کو اجازت دی جائے؟ ان حضرات کو بھی اندر بلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امیرالمؤمنین! میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ آپس میں دونوں نے سخت کلامی کی۔ اس پر عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی جماعت نے کہا کہ امیرالمؤمنین! ان کے

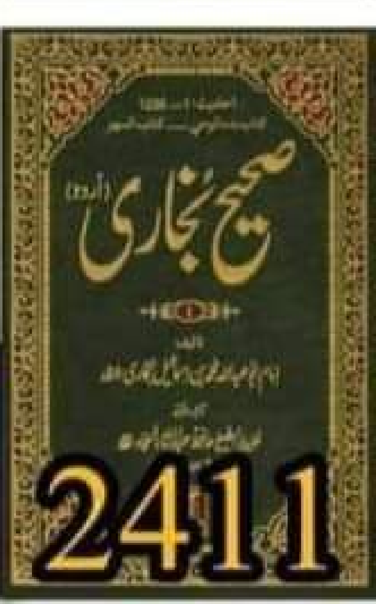
حضرت علیؓ اور عباسؓ نے ایک دوسرے پر سب کیا



مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ: عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ، فَحَلَفَتْ

ان کے سامنے پیش کیا لیکن انہوں نے انکار کیا۔ یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور انہوں نے (گھر والوں کو) برا بھلا کہا اور دکھ کا اظہار کیا اور قسم کھالی کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں تو ڈر کے مارے چھپ گیا تو آپ نے پکارا کہ اے پاجی! کدھر ہے تو ادھر

ابوبکر صدیقؓ نے اپنے گھر والوں پر سب کیا



٢٤١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «اسْتَبَّ رَجُلَانِ: رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ

(۲۴۱۱) ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے' ان سے ابوسلمہ اور عبدالرحمن اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی' ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ مسلمان نے کہا' اس ذات کی قسم! جس نے محمد (ﷺ)

مسلمان اور یہودی نے ایک دوسرے پر سب کیا

فرمان مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ **شخصیت** ہیں
جن کا نام **اللہ پاک** نے جبریل امین اور
پیارے آقا ﷺ کی زبان سے **صدیق** رکھا ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین، الحدیث: ۴۴۶۳، ج ۳، ص ۴)

حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ پاک کو سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ پاک کے لیے محبت کرنا اور بغض رکھنا ہے۔

(مسند للامام احمد، 8/68، حدیث: 21361)

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:

علما انبیا (علیہم السّلام) کے وارث ہیں۔

(ابوداؤد، ص1493، حدیث:3641)

دورِ حاضر کے فرعون سے لڑو!

رسول اللہ ﷺ اگر فرعون، ہامان، شداد، قارون کے خلاف ہی باتیں کرتے رہتے.... تو کسی نے آقا ﷺ کو کچھ نہیں کہنا تھا!

آقا علیہ السلام نے اپنے زمانے کے فرعون کو... ابو جہل کو للکارا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ نے سامنے بیٹھے فرعون کو للکارا ہے، امام احمد بن حنبل نے سامنے بیٹھے شیطان کو للکارا ہے، اسی طرح اعلحضرت رحمہ اللہ کے موجودگی میں جو فتنے تھے آپ ان کے خلاف لڑے ہیں، ہم سو سال پرانے فتنوں کو ہی اکھیڑے بیٹھے ہیں، جبکہ سامنے اتنی فتنوں کی آندھیاں چل رہی ہیں....!

یزید اور فرعون کو گالی دینا آسان ہے، جو تیرے سامنے فرعون کھڑا ہے، اس کے بارے میں بھی بات کر....!

مردہ یزید کو گالیاں دینا آسان ہے،
زندہ یزید کے سامنے کلمہ حق کہنا اصل حسینیت ہے۔

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی حفظہ اللہ تعالیٰ

عقیدہ اہلسنت

جنگ جمل و صفین میں حق بدست حق پرست امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ تھا۔ مگر حضرات صحابہ کرام مخالفین کی خطا خطائے اجتہادی تھی جس کی وجہ سے ان پر طعن سخت حرام، ان کی نسبت کوئی کلمہ اس سے زائد گستاخی کا نکالنا بے شک رفض ہے اور خروج از دائرہ اہلسنت جو کسی صحابی کی شان میں کلمہ طعن و توہین کہے، انہیں بُرا جانے، فاسق مانے، ان میں سے کسی سے بغض رکھے مطلقًا رافضی ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج29 ص615)

دعا کا طلبگار
نعمان علی عطاری

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما، حضرت داتا گنج بخش ہجویری کی نظر میں

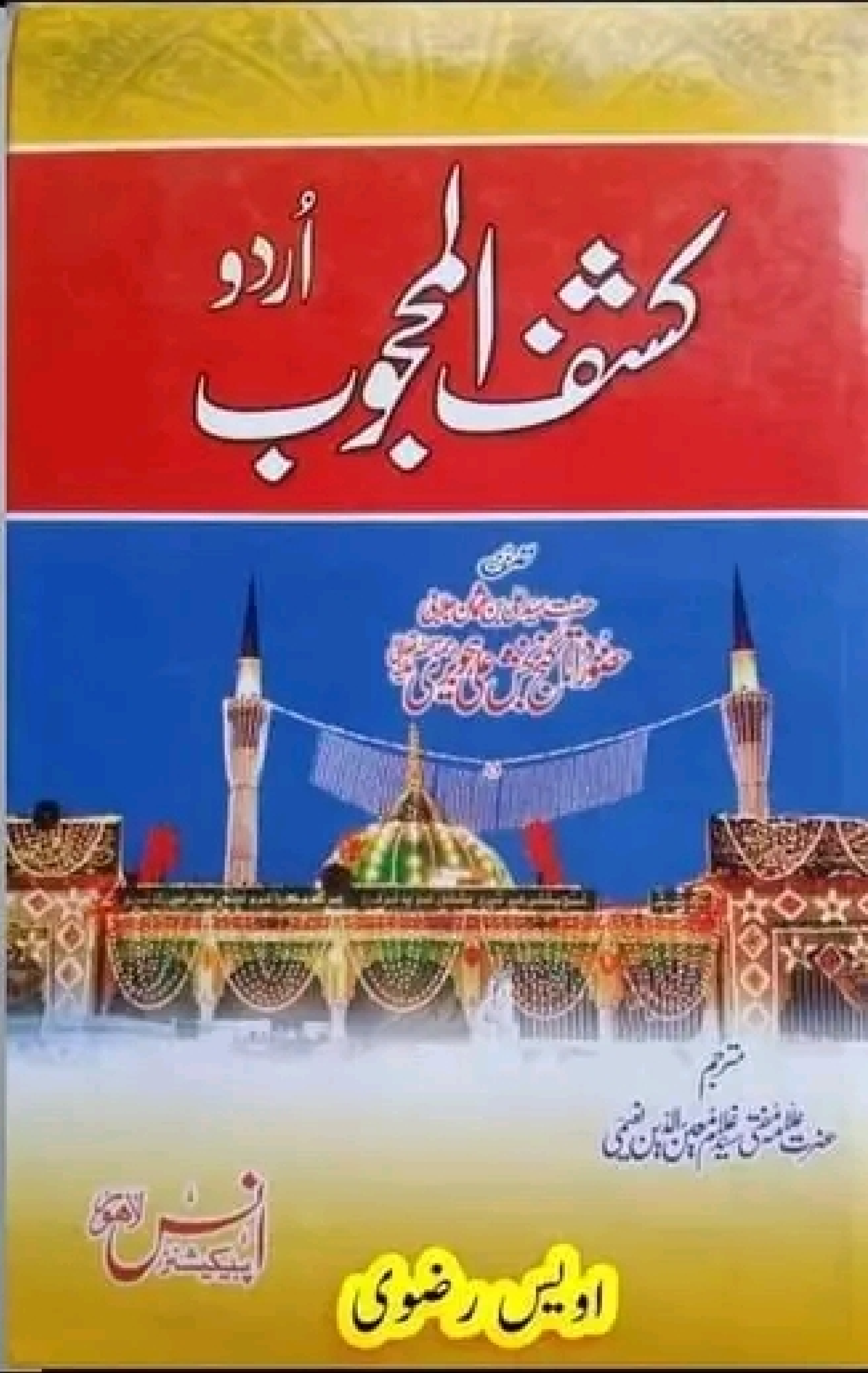
ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زانو کے ذریعہ چلتے رہے۔ میں نے جب یہ حال دیکھا تو کہا "نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ" اے ابوعبداللہ! کتنی اچھی سواری ہے آپ کی۔ حضور نے آپ سے فرمایا: "نعم الراكب يا عمر" یا عمر یہ سوار بھی تو کتنا عمدہ ہے۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طریقت میں بکثرت کلام لطیف اور اس کے رموز و معاملات منقول ہیں چنانچہ آپ نے فرمایا: "اَشْفَقُ الْاِخْوَانِ عَلَيْكَ دِيْنُكَ" تمہارے لئے سب سے زیادہ رفیق و مہربان تمہارا دین ہے۔ اس لئے کہ بندے کی نجات دین کی پیروی میں ہے اور اس کی ہلاکت اس کی مخالفت میں ہے صاحب عقل و خرد وہی شخص ہے جو مہربان کے حکم کی پیروی کرے اور اس کی شفقت کو ملحوظ رکھے اور کسی حالت میں اس کی متابعت سے روگردانی نہ کرے۔ برادر مشفق وہی ہوتا ہے جو اس کی خیر خواہی کرے اور شفقت و مہربانی کا دروازہ اس پر بند نہ کرے۔

ایک روز ایک شخص نے حاضر ہو کر آپ سے عرض کیا کہ اے فرزند رسول! میں ایک مفلس و نادار شخص ہوں میں صاحب اہل و عیال ہوں مجھے اپنے پاس سے رات کے کھانے میں سے کچھ عنایت فرمایئے؟ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ میرا رزق ابھی راہ میں ہے کچھ دیر بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے دیناروں کی پانچ تھیلیاں آئیں۔ ہر تھیلی میں ایک ہزار دینار تھے۔ لانے والوں نے عرض کیا کہ حضرت امیر معاویہ معذرت خواہ ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ فی الحال ان کو اپنے خدام پر خرچ فرمائیں مزید پھر حاضر کئے جائیں گے۔ حضرت امام حسین نے اس نادار و مفلس شخص کی طرف اشارہ فرمایا اور پانچوں تھیلیاں اسے عنایت کرتے ہوئے معذرت کی کہ تمہیں بہت دیر انتظار کرنا پڑا صرف اتنا ہی عطیہ تھا اگر میں جانتا کہ اتنی قلیل مقدار ہے تو تمہیں انتظار کی زحمت نہ دیتا مجھے معذور سمجھنا۔ ہم تو اہل ابتلاء سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم نے تو تمام دنیاوی ضرورتوں کو چھوڑ کر اپنی راحتوں کو دفن کر دیا ہے۔ دوسروں کی بھلائی کے لئے آپ کے فضائل و مناقب اس قدر مشہور ہیں کہ کوئی امتی اس سے بے خبر نہیں ہے۔

(۳) حضرت سجاد زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ائمہ اہل بیت اطہار میں سے وارث نبوت، چراغ امت، سید مظلوم زین العباد، شمع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کا ترجمہ کنز الایمان ہی کیوں پڑھا جائے

سورۃ البقرہ

(سورۃ 15-16)

احمد رضا خان بریلوی (کنز الایمان)

اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے (جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے) اور انہیں ڈھیل دیتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

مفتی تقی عثمانی

اور اللہ ان سے مذاق کا (معاملہ) کرتا ہے اور انہیں ایسی ڈھیل دیتا ہے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں۔

امام اہلسنت نے کیا خوب الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے اللہ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ ان سے استہزاء کرتا ہے۔ جب کہ مفتی تقی عثمانی نے کہا اللہ مذاق کرتا ہے۔ کیا اللہ کی ذات ایسی ہے کہ اس کے لیے مذاق جیسا لفظ استعمال کیا جائے۔

مفتی تقی عثمانی صاحب اردو ترجمہ کرتے ہوئے اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اللہ مذاق بھی کرتا ہے۔ پر یاد رکھیں اللہ ان تمام چیزوں سے بالاتر اور پاک ذات ہے۔ اللہ رب العزت نے کبھی اپنے پیارے حبیب جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے مذاق نہیں کیا اور یہ تمام مخلوق کیا چیز ہے۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عاشق رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ توحید پرست بھی تھے۔ جہاں کہیں بھی اللہ کا ذکر آجائے تو کتنے خوبصورت الفاظ کا چناؤ کیا تاکہ ادب کا تسلسل نہ ٹوٹ جائے۔

طالب دعا والدین محمد عثمان

سُنی اور وہابی کے چیلنج میں فرق

سُنی چیلنج کرتے ہوئے وہابیوں کے عقائد بیان کرتا ہے

جبکہ

وہابی چیلنج کرتے ہوئے (جاہل) عوام الناس کے کردار پر نقطہ چینی کرتا ہے۔

المختصریہ کہ

سُنی بات کرنے میں عقائد کو معیار رکھتا ہے۔ جبکہ وہابی کو اتنا بھی علم نہیں کہ کسی مذہب پر نقطہ اٹھانا ہو تو اُس مذہب کے عقائد پر بات کی جاتی ہے۔ عوام کے افعال پر نہیں۔ معلوم ہوا کہ وہابی بھی جانتا ہے کہ ہمارے عقائد درست ہیں اسی لئے وہ عقائد کی بجائے عوام کی غلطیاں بیان کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب لوگ گناہ کا کام ہوتے ہوئے دیکھیں

اور اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو

عنقریب ان سب کو اللہ کا عذاب گھیر لے گا۔"

(مسند احمد بن حنبل: 53)

Salman Qadri

فرمان حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

مجلسِ میلادِ پاک سے روکنا ذکرِ خدا سے روکنا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ 176/23)

مسلمانوں کی عید

سوال: اسلام میں عیدیں صرف 2 ہی ہیں تو پھر 12 ربیع الاول کو عید میلاد النبی کیوں کہتے ہیں؟

جواب: یہ بات غلط ہے کہ اسلام میں عیدیں صرف دو ہی ہیں کیونکہ احادیث مبارکہ ان دو کے علاوہ بھی کئی ایام کو عید قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((یوم الجمعة عید)) ترجمہ: جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔

(المستدرک، ج 1، ص 603)

ابن ماجہ میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی ((هَذِهِ الْجُمُعَةُ يَعْرِضُهَا عَلَيْكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ لِتَكُونَ لَكُمْ عِيدًا)) ترجمہ: یہ جمعہ کا دن ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے تا کہ آپ کے لیے عید ہو۔

(ابن ماجہ، ج 1، ص 250، دار ابن قیم، الدمام)

چونکہ سال میں یوم جمعہ 52 مرتبہ آتا ہے اس لئے مذکورہ احادیث سے سال میں کم از کم 52 عیدیں مزید ثابت ہوئیں۔

یوم عاشورا کو بھی عید فرمایا گیا ہے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ((إِنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمُ عِيدٍ)) ترجمہ: بے شک یوم عاشورا عید کا دن ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج 2 ص 312، مکتبۃ الرشد، ریاض)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ اور ایام تشریق کو بھی عید قرار دیا ہے چنانچہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

گستاخ صحابہ پر لعنت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اِذَا رَأَیتُمُ الَّذِینَ یَسُبُّونَ اَصحَابِی

فَقُولُوا لَعنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُم

جب تم لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو

ترمذی: حدیث نمبر 3866

فتاوی رضویہ جلد 21

جذامی کے ساتھ کھانا جائز ہے ضروری نہیں۔ 101

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجذوم کو اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔ 101

یہ خیال باطل ہے کہ بیماری اڑ کر لگتی ہے، احادیث صحیحہ میں اسے رد فرمایا ہے۔ 102

قوی الایمان کے لئے مجذوم سے مخالطت نقصان دہ نہیں اور ضعیف الاعتقاد کے لئے احتراز بہتر ہے۔ 103

خدا کا واسطہ دیا تو بلا وجہ نہ ماننا گناہ ہے۔ 104

یہ لفظ کہ ہم خدا اور رسول کو نہیں مانتے صریح کفر ہے، اس کے قائل پر توبہ و تجدید اسلام اور تجدید نکاح لازم ہے، اعلانیہ توبہ نہ کرے تو مسلمان اس سے بائیکاٹ کریں۔ 104

زنہار مال حرام قابل قبول نہیں نہ اسے راہِ خدا میں صرف کرنا روا، نہ اس پر ثواب بلکہ نرا وبال ہے۔ 105

جو چیز بارگاہِ الٰہی سے مردود ہو وہ دربارِ رسول میں مقبول نہیں ہو سکتی۔ 108

یہ کہنا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم ناپاک چیز کو قبول فرماتے ہیں توہین و گستاخی ہے۔ 108

نبی اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام عالم سے زیادہ ستھرے ہیں۔ 108

مباح و حرام میں کوئی مناسبت نہیں۔ 108

مال حرام سے تصدق کر کے امیدِ ثواب رکھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ 110

ضعیف الاعتقاد اور وہمی خیالات کے حامل لوگوں کو جذامی کے ساتھ کھانے پینے سے بچنا چاہئے۔ 111

یہ خیال محض غلط ہے کہ جذامی کے ساتھ کھانے کی تاثیر سے دوسرا شخص بیمار ہو جاتا ہے۔ 111

تقدیر الٰہی میں جو لکھا ہے ضرور ہو گا اور جو نہیں لکھا ہے ہر گز نہ ہو گا۔ 111

مردار کی چربی سر میں لگانا گناہ ہے کفر نہیں۔ 113

تلقین اسلام پر اجرت لینا گناہ ہے۔ 113

ہمارے ائمہ مالی جرمانہ (تعزیر بالمال) کے قائل نہیں۔ 113

مال غیر ناحق کھالینے کے بعد جب تک تاوان نہ دے گناہ سے توبہ نہ ہو گی۔ 113

اللہ تعالٰی کو عاشق اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو معشوق کہنا ناجائز ہے۔ 114

معنی عشق اللہ تعالٰی کے حق میں محال قطعی ہے۔ 114

صرف معنی محال کا وہم ممانعت کے لئے کافی ہے۔ 114

مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ممنوع و گناہ اور کہنے والا گنہگار ہے۔ 116

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت

فرمائی جو عورتوں جیسا چال چلن اختیار

کریں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو

مردوں جیسا چال چلن اختیار کریں۔

(بخاری شریف:5885)

صُلح کلّیو! غور سے پڑھو!

زانی شرابی سود خوار کے یہاں کھانا خلافِ اولیٰ ہے مگروہ کافر نہیں

اور یہود و نصاریٰ کافر ہیں پھر یہود و نصاریٰ باوصفِ کفر کے کافرِ اصلی ہیں مرتد نہیں اور رافضی وہابی قادیانی نیچری چکڑالوی مرتد ہیں اور احکامِ دنیا میں مرتد سب کافروں سے بدتر ہے اور کافروں کو بادشاہ اسلام جزیہ لے اپنے ملک میں رکھے گا بشرط جزیہ اُن کے جان و مال کی حفاظت کرے گا لیکن مرتد کو تین دن سے زیادہ زندہ نہ رکھے گا۔ تین دن میں مسلمان ہو گیا تو بہتر ورنہ سلطانِ اسلام اُسے قتل کردے گا مرتد کے یہاں کھانا کھانے جانا، اُس سے میل جول سب حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ شریف غیر مترجم جلد ۹)

''وہابی یا غیر مقلد سے میل جول مطلقاً حرام ہے اور اُس کے ساتھ شادی بیاہ خالص زنا'' [فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد ۲۳]

''وہابیہ کی برائی بیان کرنا فرض ہے.........'' [فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد ۶]

رافضی وغیرہ بدمذہبوں میں جس کی بدعت حد کفر تک پہنچی ہو وہ تو مرتد ہے اُس کے ساتھ کوئی معاملہ مسلمان بلکہ کافر ذمی کے مانند بھی برتنا جائز نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہا تمام معاملات میں اُسے بعینہٖ مثلِ سوئر کے سمجھیں.........۔ [فتاویٰ رضویہ شریف غیر مترجم جلد ۹]

جو وہابی کو وہابی جان کر اس کے پیچھے نماز پڑھے اگر وہابی کو قابلِ امامت جانتا ہے خود وہابی ہے اور اُس کے پیچھے نماز باطلِ محض، ورنہ اپنی نماز کا باطل کرنے والا اور کم از کم فاسقِ معلن ہے اُسے امام بنانا گناہ ہے اور اُس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ [فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد ۶]

جو شخص پڑھا لکھا ہو کر مدرسۂ دیوبند کی تعریف کرے اور دیوبندیوں کی نسبت کہے کہ میں ان کو برا نہیں کہتا، اسی قدر اس کے مسلمان نہ ہونے کو بس ہے.......... [فتاویٰ رضویہ شریف مترجم جلد ۱۴]

عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا۔۔۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جو عورت عطر لگائے اور پھر لوگوں کے سامنے سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے

سنن نسائی/حدیث نمبر:5129

چشتی رسول اللہ کے بہتان پر انجینئر پرستوں

اور مرزائیوں کو منہ توڑ جواب

نہ یہ کلمہ ہمارے کسی بابے نے پڑھوایا۔
نہ یہ کلمہ ہمارے کسی عالم نے پڑھایا۔
نہ یہ کلمہ ہمارے کسی درسی کتاب میں شامل ہے۔
نہ یہ کلمہ کسی نے ابتک سنا بھی نہ تھا جب تک مرزا نے ویڈیوز میں اسے عام نہ کیا۔ اس کو عام کرنے کا گناہ مرزے کی سر ہے۔
نہ یہ کلمہ کسی مستند عالم سے لکھی کتاب میں ہے۔
نہ یہ کلمہ ہمارے مسلکی اعتقادات کا جز ہے۔
نہ یہ کلمہ اس کتاب میں پڑھوانے اور عام کرنے کی ترغیب و تلقین ہے۔
نہ اس کلمہ کا دفاع کسی مستند سنی عالم نے کیا ہے۔
جو لوگ اسے چھاپتے تھے اب انہوں نے بھی اس سے رجوع کر لیا ہے۔

ہم اہل سنت اس کلمے کو کفر سمجھتے ہیں

یہ صوفیاء پر انجینئر پرستوں اور مرزائیوں کی جانب سے بہتان عظیم ہے



خالد بن ولیدؓ نے عبد الرحمٰن بن عوفؓ پر سب کیا۔
6488
معاویہؓ نے سعدؓ سے کہا: آپ کو کس چیز نے ابو تراب (علیؓ) پر سب کرنے سے منع کیا ہے؟
6220
حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے ایک دوسرے پر سب کیا۔
7305
حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے ایک دوسرے پر سب کیا۔
4033
حضرت عبد اللہؓ نے اپنے بیٹے پر سب کیا۔
989
نبیؐ نے دو افراد پر سب کیا۔
5947
مسلمان اور یہودی نے ایک دوسرے پر سب کیا
2411
ابو بکر صدیقؓ نے اپنے گھر والوں پر سب کیا۔
6141

۲۸۸۸۳..... جس شخص نے علماء کا استقبال کیا اس نے میرا استقبال کیا جس نے علماء کی زیارت کی اس نے میری زیارت کی جس شخص نے علماء کی مجلس کی اس نے میری مجلس کی اور جس نے میری مجلس کی اس نے گویا رب تعالیٰ کی مجلس کی۔ رواہ الرافعی عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص اپنی زبان کے ساتھ حق کو سربلند کرے گا،

حق اسے اس کا اجر عطا کرے گا“۔

(میزان الحکمت، ج ۲ حدیث ۲۱۳۳)

علماء سے دشمنی اور بغض رکھنا!

فرمانِ مصطفیٰ

صبح اِس حالت میں کر کہ تُو
خود عالِم ہے یا علم سیکھتا ہے
یا عالِم کی باتیں سنتا ہے
(ادنیٰ درجہ یہ کہ)
یا عالِم سے محبت رکھتا ہے
اور پانچواں نہ ہونا
کہ ہلاک ہو جائے گا۔

(معجم صغیر، جز۲، ص۹، حدیث: ۷۸۶)

علامہ ابنِ عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں:
وہ پانچواں
جس کے لئے
ہلاکت ہے
علماء سے دشمنی
اور بغض رکھنے
والا ہے۔



علامہ سجزی رحمہ اللہ (444) فرماتے ہیں:

”جس نے بھی ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم سے یا ان میں سے کسی ایک سے بغض رکھا یا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت، اولیت اور افضلیت کا انکار کیا، تو وہ رافضی ہے۔ جس نے سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدہ عائشہ، سیدنا معاویہ، سیدنا ابوموسیٰ اشعری یا سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کی شان میں تنقیص کی، وہ خارجی ہے، جس نے سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کی شان میں تو تنقیص نہ کی، مگر (مذکورہ صحابہ میں سے) کسی صحابی کی گستاخی کی، تو وہ گمراہ ہے، خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔“

(الرّدّ علی من أنکر الحرف والصّوت، ص 335)

چند باتیں جن کا تعلق اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک سے ہرگز نہیں

☆ مزارات پر الٹی سیدھی حرکتیں کرنا مثلاً بے پردہ عورتوں کا جانا، ناچ گانا کرنا، چرس پینا، جگہ جگہ جعلی عاملوں اور جعلی پیروں کی بورڈ ہونا۔ ان سب کاموں کو اہلسنت و جماعت پر ڈال کر بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا ان سب سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ عوام میں غلط رواج، تعزیہ بنانا، ناریل توڑنا، ڈھول بجانا، دس محرم کو ڈھول بجا کر گلیوں میں گھومنا، اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا ان سب سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک پر قبر پرستی کا الزام سراسر بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی ہے اگر کوئی بیوقوف مزارات اولیاء پر جا کر سجدہ یا طواف کرتا ہے تو اس کو روکا جائے منع کیا جائے لیکن جاہلوں کی اس حرکت سے ہمارا کوئی تعلق نہیں کیونکہ ہمارے سامنے ہمارے امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا مزاروں پر سجدے کے متعلق فتویٰ موجود ہے کہ "غیر خدا کو سجدہ عبادت کفر مبین اور سجدۂ تعظیمی حرام و گناہ ہے۔"

اولادِ رسول ﷺ کے گستاخ پر لعنت ہے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

چھ لوگ ایسے ہیں جن پر میں مصطفیٰ علیہ السلام خود لعنت کرتا ہوں اور اللہ ربّ العزت بھی لعنت کرتا ہے اور تمام انبیاءِ کرام لعنت کرتے ہیں ان میں سے ایک

وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰه

جو میرے اہلِ بیت اور خاندان کی توہین کرے

(جامع ترمذی ۲۱۵۴)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اللہ ہی کے رضا کے لیے محبت کی اللہ ہی کے رضا کے لیے دشمنی کی اللہ ہی کے رضا کے لیے دیا اللہ ہی کے رضا کے لیے منع کر دیا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا"

(سنن ابوداؤد-4681)

ایک حدیث کا حوالہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا کوئی ایسی حدیث ہے کہ بعد لوگ قرآن مجید پڑھیں گے مگر قرآن اُن کے گلے سے نیچے نہیں اُترے گا؟ اگر ہے تو حدیث اور ریفرنس بھیج دیں۔

User id: Muhammad Bilal

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

یہ روایت بخاری و مسلم میں موجود ہے کہ رسولِ کریم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذُوالخُوَیْصِرَہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے! حضور پُر نور ﷺ نے فرمایا: تجھے خرابی ہو، میں عدل نہ کروں گا تو عدل کون کرے گا؟ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئے کہ اس (منافق) کی گردن مار دوں۔ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲ / ۵۰۳، الحدیث: ۳۶۱۰،)

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج وصفاتھم، ص ۵۳۳، الحدیث: ۱۴۸(۱۰۶۴))

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مولانا محمد فرمان رضا مدنی

19 رمضان المبارک 1443ھ / 10 اپریل 2023ء

بسمِ اللہ الرَّحمنِ الرَّحِیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحبک یا حبیب اللہ

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

فرض — جو دلیل قطعی سے ثابت ہو وہ فرض اور جس کی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو وہ حرام — حرام

واجب — جو دلیل ظنی سے ثابت ہو وہ واجب اور جسکی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو وہ مکروہ تحریمی — مکروہ تحریمی

دلیل قطعی وہ ہے جس کا ثبوت قرآن پاک یا حدیث متواترہ سے ہو

دلیل ظنی وہ ہے جس کا ثبوت قرآن پاک یا حدیث متواترہ سے نہ ہو، بلکہ احادیث احاد یا محض اقوال ائمہ سے ہو

سنت موکدہ ⟷ اساءت

سنت موکدہ وہ ہے جس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے لیے کبھی ترک بھی کیا ہو، اس کا مقابل اساءت ہے

سنت غیر موکدہ ⟷ مکروہ تنزیہی

وہ کام جو شریعت کو پسند ہو مگر نہ کرنے پر عذاب کی وعید نہ ہو وہ سنت غیر موکدہ، اسکا مقابل مکروہ تنزیہی

مستحب ⟷ خلاف اولیٰ

جس کے کرنے پر ثواب ہو مگر چھوڑنا بھی ناپسندیدہ نہ ہو وہ مستحب، جس کا نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ سزا نہیں، وہ خلاف اولیٰ

مُباح یعنی جائز وہ کام جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو

مولانا محمد ایوب بریلوی

YouTube: Al Raza Quran o Fiqh Academy
Website: www.arqfacademy.com
Facebook Page: Mufti Muhammad Anas Raza Qadri
Facebook Group: Fiqhi Group فقہی گروپ
ناظرہ قرآن بمعہ تجوید وفقہ، علم حدیث اور فرض علوم کورس میں داخلہ کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں: 00923471992267

اہلِ بیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عبداللہ — والد ماجد

حضرت آمنہ — والدہ ماجدہ

آنحضرت ﷺ کے ایمان لانے والے چچا

سید الشہداء حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب

حضرت سیدنا عباسؓ بن عبدالمطلب

آنحضرت ﷺ کی پھوپھیاں

سیدہ صفیہؓ بنت عبدالمطلب

سیدہ میمونہؓ بنت عبدالمطلب

چچازاد بھائی

حضرت علیؓ بن ابوطالب — حضرت عبیداللہؓ بن عباسؓ

حضرت عقیلؓ بن ابوطالب — حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ

حضرت جعفرؓ بن ابوطالب — حضرت قثمؓ بن عباسؓ

حضرت فضلؓ بن عباسؓ

صاحبزادے

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ ○ حضرت عبداللہ (طاہر و طیبؓ)

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (سب بچپن میں وفات پاگئے)

صاحبزادیاں

سیدہ زینبؓ زوجہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ

سیدہ رقیہؓ زوجہ حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ

سیدہ ام کلثومؓ زوجہ حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ

سیدہ فاطمۃ الزہراء زوجہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

نواسے

حضرت علیؓ بن حضرت ابوالعاصؓ ○ حضرت عبداللہ بن عثمان غنیؓ

حضرت حسنؓ بن علی المرتضیٰؓ ○ حضرت حسینؓ بن حضرت علیؓ

نواسیاں

سیدہ امامہؓ بنت حضرت ابوالعاصؓ زوجہ حضرت علیؓ

سیدہ ام کلثوم بنت حضرت علیؓ زوجہ حضرت عمر فاروقؓ

سیدہ زینب بنت حضرت علیؓ زوجہ عبداللہ بن جعفرؓ

سیدہ رقیہ بنت حضرت علیؓ (بچپن میں وفات پائی)

ازواج مطہراتؓ
پاک بیویاں

یعنی امہات المومنینؓ
مومنوں کی مائیں

- سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ — نکاح ۲۸ سال قبل ہجرت، وفات ۳ سال قبل ہجرت
- سیدہ سودہؓ — نکاح ۳ سال قبل ہجرت، وفات ۲۳ ہجری
- سیدہ عائشہ صدیقہؓ — نکاح ۳ سال قبل ہجرت، وفات ۱۷ رمضان ۵۷ ہجری
- سیدہ حفصہؓ — نکاح ۳ ہجری، وفات ۴۵ ہجری
- سیدہ زینبؓ بنت خزیمہ — نکاح ۳ ہجری، وفات اسی سال چند ماہ بعد
- سیدہ ام سلمہؓ — نکاح ۴ ہجری، وفات ۶۲ ہجری
- سیدہ زینبؓ بنت جحش — نکاح ۵ ہجری، وفات ۲۰ ہجری
- سیدہ صفیہؓ — نکاح ۷ ہجری، وفات ۵۰ ہجری
- سیدہ ام حبیبہؓ — نکاح ۶ ہجری، وفات ۴۴ ہجری
- سیدہ میمونہؓ — نکاح ۷ ہجری، وفات ۵۱ ہجری
- سیدہ جویریہؓ — نکاح ۵ ہجری، وفات ۵۰ ہجری
- سیدہ ماریہ قبطیہؓ — نکاح ۸ ہجری، وفات ۱۵ ہجری
- سیدہ ریحانہؓ — وفات ۱۰ ہجری

نام کتاب	تعداد روایات			
	حضرت علیؓ	حضرت ابو بکرؓ	حضرت عمرؓ	حضرت عثمانؓ
بخاری شریف	96	32	137	25
مسلم شریف	67	9	74	30
ترمذی	142	22	78	19
نسائی	137	22	96	27
ابو داود	110	11	76	15
ابن ماجه	109	16	78	23
مسند امام احمد	804	81	332	150
درامی	118	17	106	23
کل تعداد	1583	210	977	312

ہمارے مہینے

ہندی	دیسی	انگریزی	اسلامی
چیت	عاشورہ	جنوری	محرم الحرام
بیساکھ	تیرا تیزاں	فروری	صفر المظفر
جیٹھ	بارہ وفاتاں	مارچ	ربیع الاول
ہاڑ	عرس والا	اپریل	ربیع الثانی
ساون	خالی	مئی	جمادی الاول
بھادوں	بیا خالی	جون	جمادی الثانی
اسو	معراج	جولائی	رجب المرجب
کاتک	شعبان	اگست	شعبان المعظم
مگھر	رمضان	ستمبر	رمضان المبارک
پوہ	عیدوالہ	اکتوبر	شوال
ماگھ	خالی	نومبر	ذی قعدہ
پھاگن	بقرعید	دسمبر	ذوالحجہ

ابن ہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سُئِلَ عَنِ الَّذِي يَشْتُمُ مُعَاوِيَةَ، أَيُصَلِّي خَلْفَهُ؟ قَالَ: لَا يُصَلِّي خَلْفَهُ، وَلَا كَرَامَةَ.

"امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ جو شخص سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہو، کیا اس کے پیچھے نماز ادا کی جا سکتی ہے؟ فرمایا: اس کے پیچھے نماز ادا نہیں کی جا سکتی، نہ اس کی عزت کی جائے گی۔"

(مسائل ابن ہانیء: 296)

آپ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کس کو بھائی کہا؟

اسلام کے اعتبار سے ابو بکر میرا بھائی ہے اور ہم میں موؤت ہے (بخاری :466، مسلم:6170)۔اے میرے بھائی (عمر) عمرہ کرتے وقت ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا اور ہمیں مت بھولنا (ترمذی:3562)۔اے علی آپ میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو (ترمذی: 3720)۔اے زید بن حارثہ آپ ہمارے بھائی ہو اور ہمارے مولا ہو (بخاری:2699)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچاؤں کے بیٹے کئی ہیں: سیدنا جعفر طیار، حضرت عقیل، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت ابوسفیان بن حارث، حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم۔یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں۔

کئی صحابہ کے بارے میں حدیث ہے کہ: عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَبَكَى، حَتَّى بَلَّ الثَّرَى، ثُمَّ قَالَ: يَا إِخْوَانِي لِمِثْلِ هَذَا فَأَعِدُّوا (ابن ماجہ:4195، مسند احمد:18601)۔

ذاکر مرزا پلمبر کو ٹائم **قیامت** تک ہے!

1 ۶۰ سال تک ممبروں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینا یا لعنت کرنا کسی ایک صحیح سند سے ثابت کر دو۔

2 ۷۲ شہداءِ کربلا کا کسی ایک صحیح سند سے ثابت کر دو۔

3 صلح حسنؓ کی پانچ شرائط کسی ایک صحیح سند سے ثابت کر دو۔

4 حضرت حسنؓ کی جنازے پر تیروں کا برسایا جانا کسی ایک صحیح سند سے ثابت کر دو۔

5 امام نسائیؒ کا شہادت والا واقع کسی ایک صحیح سند سے ثابت کر دو۔

﴿فرقہ واریت سے بچ کر، صرف ''قرآن اور صحیح الاسناد احادیث'' کو حجت و دلیل ماننے، اور جھوٹی، بے سند اور ''ضعیف الاسناد تاریخی روایات'' کے فتنوں سے بچنے والوں کیلئے﴾

01

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ و ازواجہ و اصحابہ اجمعین الی یوم الدین

Research Paper 5b

فرقہ واریت کی لعنت اور مسلک پرستی کی نحوست سے بچ کر قرآنِ حکیم، صحیح الاسناد احادیث اور اجماعِ اُمت کو حجت و دلیل بناتا ہوا تاریخ کی جھوٹی، بے سند اور ضعیف الاسناد روایات سے محفوظ اور 72- **شہداء کربلا** سے اظہارِ عقیدت پر مشتمل تحقیقی مقالہ

10 محرم الحرام 1441ھ

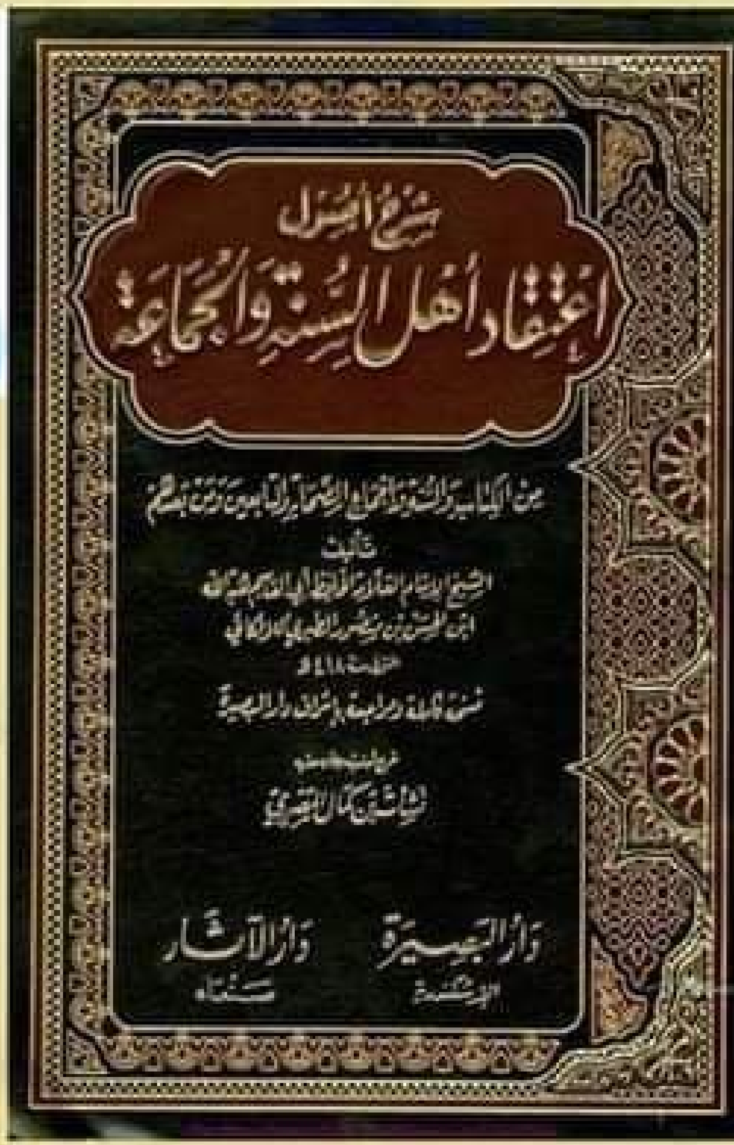
10 September 2019

واقعہ کربلا کا حقیقی پس منظر 72- صحیح الاسناد احادیث کی روشنی میں

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور عقیدہ تفضیل شیخین کریمین رضوان اللہ علیہم اجمعین

٢٦١٠ ـ أنا محمد بن رزق الله قال: نا عثمان بن أحمد قال: نا أحمد بن يحيى الحلواني قال: نا عباد بن موسى قال: نا حازم [. . .](*) الهذيل:

عن عمار بن ياسر قال: «من فضل على أبي بكر وعمر أحداً من أصحاب رسول الله ﷺ أزرى على اثني عشر ألفاً من أصحاب رسول الله ﷺ».



سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر کسی صحابی کو فضیلت دی اس نے بارہ ہزار صحابہ کرام پر اعتراض کیا

علامہ عاطف سلیم نقشبندی

شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ، رقم الحدیث۔ 2610

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا یومِ شہادت پانچ ربیع الاول ہے

حضرت سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ کے سن وصال میں مؤرخین کا کافی اختلاف ہے، اشہر یہ ہے کہ سن ۴۹ میں انتقال ہوا اور راجح یہ ہے کہ سن ۵۰ میں ہوا۔ رہا یہ کہ مہینہ کون سا تھا تو معتمد روایات میں ہے کہ وہ ربیع الاول کا مبارک مہینہ تھا اور بعض روایات میں ۵ ربیع الاول بھی بتائی گئی ہے۔ امام عالی مقام سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت عظمی پانچ (5) ربیع الاول، 50 ہجری اور ایک روایت کے مطابق 49 ہجری، مدینہ منورہ میں ہوئی، آپ کو زہر دے کر شہید کیا گیا، آپ کا مزار مقدس جنت البقیع شریف میں ہے۔ توفي رضي اللہ عنہ بالمدينة مسموماً ـــ وكانت وفاته سنة تسع و أربعين وقيل في خامس ربيع الأول سنة خمسين۔

(تاریخ الخلفاء، جلد 1 صفحہ 78)(تاریخ الخلفاء: ۱۴۷) (الصواعق المحرقۃ صفحہ ۱۹۸)(الاصابۃ جلد ۱ صفحہ ۳۸۹)(البدایۃ والنھایۃ جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۲)(تاریخ دمشق جلد 13 صفحہ ۳۰۰)(تاریخ دمشق جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۲،چشتی)(الوافی بالوفیات جلد ۱۲ صفحہ ۶۷)(وفیات الاعیان جلد ۲ صفحہ ۲۵)(الاستیعاب فی معرفۃ الصحاب : 1/115)(الثقات لابن حبان :3/68)(صفوۃ الصفوۃ :1/762)(تاریخ الاسلام وَوَفیات المشاہیر وَالاعلام:2/397)(المنتخب من ذیل المذیل صفحہ نمبر 19)(الجزء المتمم لطبقات ابن سعد :1/354)

بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی در آئی ہے کہ ۲۸ صفر کو حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت سمجھے ہیں اور اسی مناسبت سے اس دن نیاز کا اہتمام کرتے ہیں۔ نعت و منقبت اور تقاریر کی محفلیں سجاتے ہیں، حالانکہ در حقیقت یہ شیعہ مذہب کی روایت ہے جسے طوسی اور قمی کے استاد مشہور و معروف شیعی مصنف محمد بن محمد بن نعمان معروف بہ شیخ مفید نے "مسار الشیعۃ فی مختصر تواریخ الشریعۃ صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے اور اس پر ایران کے شیعوں کا عمل ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ خود شیعی علما اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں اور ان کے نزدیک حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی مستند روایت ۷ / صفر ہے جیسا کہ مشہور شیعی عالم قاسم بن ابراہیم رسی نے "تثبیت الامامۃ" صفحہ ۲۹ پر اور محمد بن مکی عاملی نے "الدروس الشرعیۃ في فقه الامامیۃ" جلد ۲ صفحہ ۷ پر اور ابراہیم بن علی عاملی کفعمی نے "المصباح صفحہ ۵۹۶ پر اور حسین بن عبد الصمد عاملی نے "وصول الاخیار الی اصول الاخبار صفحہ ۵۳ پر لکھا ہے اور نجف و عراق کے شیعوں کا اس تاریخ پر عمل ہے۔ مگر ہمارے بعض سنیوں کی زبوں حالی اس حد تک ہو گئی ہے کہ جو شیعی روایت خود شیعوں کے نزدیک قوی نہیں ہے، اس پر کار بند ہیں اور اس کو صحیح سمجھتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ۲۸ صفر کو ہر گز حضرت سیدنا امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کی شہادت نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ شیعوں کے مخترعات میں سے ہے۔ اہل سنت و جماعت کو چاہیے کہ ہر ربیع الاول کو آپ کا یوم شہادت قرار دیں تا کہ صحیح تاریخ بھی ہو اور ساتھ ہی شیعوں کا رد بھی ہو جائے۔

گستاخانِ صحابہ رضی اللہ عنہ سے تعلقات



اصحابِ مصطفیٰ ﷺ سے عداوت حرام ہے
اسلام کے شیروں کی مذمت حرام ہے
جو لوگ بھونکتے ہیں صحابہؓ پہ روز و شب



اُن سے تعلقات و رفاقت حرام ہے
قرآن مزین ہے صحابہؓ کے ذکر سے
قرآں کی آیتوں سے خیانت حرام ہے



آقائے نامدار ﷺ کی اُمت یہ جان لے
گستاخِ صحابہؓ سے مروت حرام ہے
ناموسِ صحابہؓ کی جسے فکر نہیں ہے



اُس پیرِ نامراد سے نسبت حرام ہے
یارانِ نبی ﷺ کو جو بُرا کہتے ہیں اُن پہ
روزِ جزاء نبی ﷺ کی شفاعت حرام ہے

ایک شعر	نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں مفتی احمد یار خان نعیمی
جواب	یہ بدعتوں کی چہل پہل ہے، یہ دینِ احمد نہیں ہے یارو! نبی کے پیارے تو روزِ اول سے دو ہی عیدیں منا رہے ہیں مخالفینِ میلاد
جواب الجواب	یہ جھوٹ کہتے ہیں روزِ اول سے دو ہی عیدیں منا رہے ہیں ہے عید جمعہ بھی، آؤ تم کو حدیث پڑھ کر سنا رہے ہیں از: شیخ احمد نقشبندی اعظمی
ایضًا	بنا ہے جمعہ جو عید کا دن ہوئے ہیں پیدا اسی میں آدم بنی وہ عیدوں کی عید جس میں حضور تشریف لا رہے ہیں از: شیخ احمد نقشبندی اعظمی
ایضًا	ہے عید دو ہی تو سچ بتاؤ دلیل اس پر کوئی تو لاؤ سعود والے تمہارے آقا جو عید وطنی منا رہے ہیں از: رضا ولید پوری



سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

آپ کے دینی مسائل اور اُن کا حل

Ata Online Scholars' Academy

سوال

کسی دوسرے مسلک کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو دل نہ مانے، تو تنہا نماز پڑھنا کیسا ہے؟

بد مذہب امام کے پیچھے نماز پڑھنا بالکل جائز نہیں۔ ان کی اقتدا کرنا، نہ صرف گناہِ کبیرہ ہے، بلکہ نماز کی فرضیت بھی ذمہ سے ساقط نہ ہوگی۔ جیسا کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب، فتح القدیر میں ہے،

اِنَّ الصَّلاۃَ خَلفَ اَھلِ الھَوَاءِ لا تَجُوزُ. یعنی بد مذہبوں کے پیچھے نماز، ناجائز ہے۔

اسی طرح فتاویٰ رضویہ میں ہے:

(ان) کے پیچھے نماز باطلِ محض ہے، ہوگی ہی نہیں، فرض سر پر رہے گا اور ان کے پیچھے پڑھنے کا شدید عظیم گناہ۔ یاد رہے کہ نماز، باجماعت پڑھنا واجب ہے اور واجب کا ترک، حرام سے قریب تر ہے۔ لہٰذا اولاً یہی حکم دیا جائے گا کہ کسی صحیح العقیدہ امام کے پیچھے نماز ادا کریں، اگر مطلوبہ امام میسر نہ ہو، تو اس صورت میں تنہا نماز پڑھنے کی رخصت حاصل ہوگی۔

(فتح القدیر ۔ جزء 1 ۔ صفحہ 350 ۔ المکتبة الشاملہ ...... فتاویٰ رضویہ ۔ جلد 6۔ صفحہ 573)

Muhammad Zahid Ata Madni

+92313-2870254

شرک کب ہوتا ہے ؟

اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات

مِنْ اٰیٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① (سورہ بنی اسرائیل ، 1)
بیشک اللہ ہی سننے اور دیکھنے والا ہے

اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ (سورہ زمر ، 41)
اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے موت کے وقت

یَخْلُقُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ۭ (سورہ نور ، 45) بیشک اللہ ہی خلق فرماتا ہے

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ (سورہ سجدہ ، 5)
اللہ تعالیٰ کام کی تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ یُحْیِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى (سورہ حج ، 6)
اور بیشک اللہ ہی مردے کو زندہ کرتا ہے

اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۸۶﴾ (سورہ البقرہ ، 286)
تو ہمارا مولیٰ ہے لہذا کافروں پر ہماری مدد فرما

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۭ یَهَبُ (سورہ الشوریٰ ، 49)
لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾
اللہ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے جسے چاہے بیٹا دے

بندوں کی عطائی صفات

فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ② (سورہ الدہر ، 2)
ہم نے انسان کو سننے اور دیکھنے والا بنایا

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ (سورہ سجدہ ، 10)
تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ (سورہ مائدہ ، 110)
اور جب تم (عیسیٰ علیہ سلام) میرے حکم سے خلق (بناتے تھے)
کرتے تھے مٹی سے پرند کی صورت بناتے تھے

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ⑤ (سورہ النازعات ، 5)
(قسم ہے) ان فرشتوں کی جو کام کی تدبیر کرتے ہیں

وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ (سورہ آل عمران ، 49)
میں (عیسیٰ علیہ سلام) مردہ زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے

تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ تو بیشک اللہ ان کا مددگار
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ہے اور جبریل اور نیک
ظَهِیْرٌ ④ (سورہ التحریم ، 4) ایمان والے ، اور اس کے
بعد فرشتے مدد پر ہیں ،

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا (سورہ مریم ، 19)
زَكِیًّا ⑲ اس نے (جبرئیل علیہ سلام) جواب دیا کہ میں تو
اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں ، تجھے ایک پاکیزہ لڑکا
دینے آیا ہوں

کچھ فرقہ پرست لوگ جیسے وہابی(نام نہاد اہلحدیث) ، دیوبندی شرک شرک کا رٹ لگاتے پھرتے ہیں ان فرقہ پرست لوگوں سے میرا سوال ہے کے قرآن میں جس صفات کا ذکر اللہ نے اپنے بارے میں بیان کیا ہے وہی صفات اللہ نے اپنے بندوں کے بارے میں بھی بیان کیا ہے لیکن فرقہ پرست لوگ یہاں شرک کا فتویٰ نہیں لگاتے تو پتا چلا کے جو اللہ تعالیٰ کی صفت اگر اسکے بندوں کے لئے مانی جائے اور وہ صفت بندوں کو اللہ نے عطا کیا ہو تو وہ شرک نہیں ہے شرک تب ہوگا جب ہم وہ صفت جو اللہ کے لئے مانتے ہیں اور وہی صفت بندوں کے لئے بھی ذاتی طور پر مانے یعنی اللہ کی صفت اسکی اپنی ہے اسے کسی نے عطا نہیں کیا لیکن بندوں کی صفت اسکی اپنی نہیں ہے اللہ نے عطا کی اور شرک تب ہوگا جب کوئی یہ عقیدہ رکھے کے بندوں کی صفت بھی اسکی خود کی صفت ہے اسکو اللہ نے عطا نہیں کیا تو شرک ہوگا ورنہ نہیں

سید لقب ہے یا نسب؟ نیز سید کون ہوتا ہے؟

1

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Pin6474　　　　تاریخ: 14-03-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شروع سے ہمارے ہاں یہ بات سمجھی جاتی رہی ہے کہ سیّد وہ شخص ہے، جو سیّدۃ النساء حضرت سیّدہ پاک فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے صاحبزادوں حضرت امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما کی نسل سے ہو، لیکن آجکل یہ بات سننے میں آئی ہے کہ قریشی اور ہاشمی خاندان کے بعض لوگوں نے اپنے آپ کو سیّد کہلوانا اور اپنے ناموں کی ابتدا میں سیّد لکھنا شروع کر دیا ہے، ان لوگوں کا دعوی ہے کہ سیّد کوئی نسب نہیں، بلکہ ایک لقب ہے، جو کسی بھی خاندان کے عالم وفاضل اور مفتی کے لیے بولنا جائز ہے، خاندانِ نبوت کا نسب ہاشمی قریشی ہے، سیّد نہیں۔ کیا ان لوگوں کا یہ نظریہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سیّد کے لغوی معنیٰ "سردار، آقا، مالک" وغیرہ ہیں اور مسلمان احتراماً یہ لفظ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دونوں نواسوں، امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی اولاد پاک کے لیے بولتے ہیں۔ نیز اہلِ عرب سادات کے لیے لفظ "شریف" استعمال کرتے ہیں، جیسا کہ علماء وفقہاء کی عبارات سے واضح ہے۔ صدرِ اول (شروع زمانے) میں عباسی، علوی وغیرہ تمام بنو ہاشم کو شریف (سیّد) کہا جاتا تھا اور یقیناً تمام مسلمانانِ بنو ہاشم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبتِ ہاشمی کا شرف رکھتے ہیں، لیکن بعد میں شریف (سیّد) کا لفظ بطورِ خاص حضرت سیدنا امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی اولاد پاک کے لیے بولا جانے لگا اور آج تک عرب و عجم کے عرف میں اسی معنیٰ کے اعتبار سے شریف اور سیّد کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے، لہٰذا حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اولاد کے علاوہ کسی ہاشمی (عباسی، علوی، قریشی وغیرہ) کا اپنے آپ کو سیّد کہنا یا کہلوانا یا اپنے نام کی ابتدا میں سیّد لکھنا، ہمارے پاک و ہند اور اس طرح کے دیگر ممالک کے عرف کے مطابق درست نہیں، کیونکہ کسی کے نام کے ساتھ سیّد کا ٹائٹل (عنوان) لگا ہوا ہو، تو فوراً ذہن اسی طرف جاتا ہے کہ یہ حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے ذریعے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نسل پاک میں سے ہے، جبکہ عباسی یا علوی وغیرہ

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اولاد میں سے نہیں ہوتے۔

حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اولاد سیّد کہلاتی ہے۔ چنانچہ علامہ طحطاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"یطلق علی مؤمني بني هاشم أشراف والواحد: شریف کما هو مصطلح السلف وإنما حدث تخصیص الشریف بولد الحسن والحسین في مصر خاصة في عهد الفاطمیین" ترجمہ: اشراف (سادات) کا لفظ بنوہاشم کے مؤمنین پر بولا جاتا ہے جیسا کہ علمائے اسلاف کی اصطلاح ہے اور اس کا واحد کا صیغہ "شریف" ہے اور اس کے بعد مصر میں فاطمی خلفاء کی خلافت کے دور میں حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اولاد امجاد کے ساتھ شریف (سیّد) کا لفظ خاص کر دیا گیا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، صفحہ 12، مطبوعہ کراچی)

امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "ان اسم الشریف کان یطلق في الصدر الاول علی کل من کان من اهل البیت سواء کان حسنیا ام حسینیا ام علویا من ذریة محمد بن الحنفیة وغیره من اولاد علي بن ابي طالب ام جعفریا ام عقیلیا ام عباسیا ولهذا تجد تاریخ الحافظ الذهبي مشحونا في التراجم بذلک یقول: الشریف العباسي، الشریف العقیلي، الشریف الجعفري، الشریف الزینبي، فلما ولي الخلفاء الفاطمیون بمصر قصروا اسم الشریف علی ذریة الحسن والحسین فقط فاستمر ذلک بمصر الی الآن" ترجمہ: صدرِ اول میں شریف (سیّد) کا اطلاق ہر اس فرد پر کیا جاتا تھا، جو اہلبیت میں سے ہوتا تھا، چاہے وہ حسینی ہو یا حسنی یا حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے علوی ہو اور ان کے علاوہ حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہو یا جعفری ہو یا عقیلی یا عباسی، اسی وجہ سے حافظ ذہبی علیہ الرحمۃ کی تاریخ میں تم یہ بات پاؤ گے کہ ان کی تاریخ اسی اصطلاح سے بھری ہوئی ہے کہ وہ کہتے ہیں: عباسی شریف (سادات) عقیلی شریف، جعفری شریف، زینبی شریف۔ پس جب مصر میں فاطمی خلفاء کی خلافت آئی، تو انہوں نے شریف (سیّد) کا لفظ فقط حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اولاد پاک کے ساتھ خاص کر دیا اور یہی اصطلاح اب تک مصر میں چلی آ رہی ہے۔ (الحاوی للفتاوی، جلد 2، صفحہ 39، دار الفکر، بیروت)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "اعلم ان اسم الشریف کان یطلق في الصدر الاول علی من کان من اهل البیت ولو عباسیا او عقیلیا ومنه قول المؤرخین: الشریف العباسي، الشریف الزینبي؛ فلما ولی الفاطمیون بمصر قصروا الشرف علی ذریة الحسن والحسین فقط واستمر

ذلک إلی الآن "ترجمہ: جان لو! بے شک صدرِ اول میں شریف (سیّد) کا اطلاق ہر اس فرد پر کیا جاتا تھا، جو اہلبیت میں سے ہوتا تھا، اگرچہ وہ عباسی یا عقیلی ہوتا اور اسی میں سے مؤرخین کا یہ قول ہے: عباسی شریف (سادات)، زینبی شریف۔ پس جب مصر میں فاطمی خلفاء کی خلافت آئی، تو انہوں نے شریف (سیّد) کا لفظ فقط حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اولاد پاک کے ساتھ خاص کر دیا اور یہی اصطلاح اب تک مصر میں چلی آ رہی ہے۔

(الفتاوی الحدیثیہ، صفحہ 168، مطبوعہ کراچی)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "سبطین کریمین (حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما) کی اولاد سیّد ہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 13، صفحہ 361، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "خیال رہے کہ امام حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) کی اولاد سید کہلاتی ہے" (اجمال ترجمہ اکمال ملحق بمرآۃ المناجیح، صفحہ 102، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

نیز اگرچہ پاک و ہند میں لفظِ سید تعظیم و تکریم کے لیے بطورِ لقب یا خطاب استعمال ہوتا ہے، لیکن عرف عام میں سیّد اسی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جو امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی اولاد پاک میں سے ہو اور اہل عرف اسی مفہوم میں ان الفاظ کا استعمال کرتے ہیں، جیسا کہ اوپر اس بارے میں تفصیلی دلائل گزر چکے اور اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ کسی لفظ سے عرف میں جو معنیٰ مراد لیے جاتے ہوں، اس معنیٰ کو نہیں چھوڑا جاتا، بلکہ عرف کی وجہ سے حقیقی و لغوی معنیٰ کو چھوڑ دیا جاتا ہے، تو معلوم ہوا کہ یہ لفظ عرف عام میں نسب کے بیان کے لیے ہی بولا جاتا ہے، لہٰذا اسے مجرد (صرف) لقب ماننا اور نسب کے لیے استعمال ہونے کا انکار کرنا بھی درست نہیں۔

ہندوستان (پاک و ہند) میں لفظِ سید تعظیم و تکریم کے لیے بطورِ لقب یا خطاب استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "شیخ کسی خاص قوم کا نام نہیں، ہندوستان میں مسلمانوں نے تین قومیں خاص شریف قرار دیں اور **انہیں سید یا میر اور خاں اور بیگ کے خطاب دئے** کہ ان سب لفظوں کے معنی عربی و فارسی و ترکی میں سردار ہیں، **باقی تمام شرفاء مثل اولاد امجاد خلفائے کرام و بنی عباس و انصار کو ایک لقب عام** دیا، شیخ کہ یہ بھی بمعنی بزرگ ہے، ان کے سوا جو قومیں رہ گئیں کہ دنیاوی عرف میں رذیل سمجھی جاتی ہیں، انہوں نے جب دیکھا کہ میر و خادم و بیگ تو خاص خاص اقوام کے لقب ہیں، ان میں گنجائش نہیں اور شیخ ایک عام لفظ ہے

جس میں باقی سب داخل، تو اسی کو سمائی والا خطاب پا کر سب قوموں نے اپنی بھرتی اسی میں کر دی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 719، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

کسی لفظ سے عرف میں جو معنیٰ مراد لیے جاتے ہوں، اس کی وجہ سے حقیقی و لغوی معنیٰ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ البنایہ شرح الہدایہ میں ہے: "أن مقتضی اللفظ قد یترک به بدلالة العرف" ترجمہ: لفظ کے مقتضیٰ کو عرف کی دلالت کی وجہ سے ترک کر دیا جاتا ہے۔

(البنایة شرح الهدایة، جلد 10، صفحه 58، دار الکتب العلمیة، بیروت)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہمارے عرف کے مطابق کسی ایسے فرد یا عالم یا مفتی وغیرہ کے لیے لفظِ سیّد مطلق نہیں بول سکتے کہ جو حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے نہ ہو، البتہ ہمارے ہاں بمعنیٰ لغوی بزرگانِ دین مثلاً صحابۂ کرام و اولیائے عظام علیہم الرضوان کے لیے سیّدنا (ہمارے سردار و آقا) نسبت و اضافت کے ساتھ بولا جاتا ہے، وہ اس ممانعت میں داخل نہیں، کیونکہ ان بزرگوں کے اسماء کے ساتھ صرف لفظ سیّد استعمال نہیں کیا جاتا، بلکہ اضافت کے ساتھ "سیّدنا" یا "سیدی" استعمال کرتے ہیں اور ہمارے عرف میں اس طرح اضافت کے ساتھ لفظِ سیّد بولنے سے کوئی بھی یہ نہیں سمجھتا کہ یہ بزرگ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نسل پاک میں سے ہیں، لہٰذا اس طور پر اضافت کے ساتھ کسی بزرگ کے ساتھ لفظ "سیّد" لکھنا یا بولنا درست ہے۔

یہ سارا عرف پاک و ہند کے تناظر میں بیان کیا ہے۔ کسی دوسرے ملک یا علاقے کا عرف اس سے ہٹ کر ہو تو اس پر یہ حکم نہیں ہو گا۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

18 رجب المرجب 1441ھ 14 مارچ 2020ء

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

[کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھ کے دکھاؤں؟ پس آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ کے دکھائی تو اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھایا مگر پہلی بار (تکبیر تحریمہ کے وقت) ہی اٹھایا]

(۱) جامع ترمذی: ۱/۵۹ (۲) سنن نسائی: ۱/۱۱(۲بار)

(۳) سنن ابوداؤد: ۱/۱۱۶(۲بار) (۴) مسند احمد: ۱/۳۸۷

(۵) مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/۲۳۶(۲بار) (۶) مسند امام اعظم: ۱/۳۵۲

(۷) سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۷۸(۲بار) (۸) شرح معانی الآثار: ۱/۱۶۲(۲بار)

(۹) المدونۃ الکبریٰ: ۱/۶۹ (۱۰) التمہید لابن عبدالبر: ۹/۲۱۵

(۱۱) کتاب الضعفاء للعقیلی: ۴/۴۲ (۱۲) میزان الاعتدال: ۳/۴۹۶(۳بار)

(۱۳) کتاب الحجۃ علیٰ اہل المدینۃ: ۱/۹۷ (۱۴) موطا امام محمد: ص ۹۰

(۱۵) المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۲/۲۰۰(۳بار) (۱۶) مسند ابی یعلیٰ: ۶/۳۶(۳بار)

(۱۷) سنن دارقطنی: ۱/۳۹۹ (۱۸) مصنف عبدالرزاق: ۲/۷۱(۳بار)

(۱۹) جامع المسانید للخوارزمی: ۱/۳۳۵ (۲۰) الکامل ابن عدی: ۶/۱۵۲

(۲۱) معجم اسامی شیوخ ابوبکر الاسماعیلی: ۱/۴۹۴ (۲۲) کتاب المجروحین ابن حبان: ۲/۲۷

(۲۳) الآلی المصنوعہ: ۲/۱۷ (۲۴) تاریخ بغداد: ۱۱/۳۲۰(۲بار)

(۲۵) محلیٰ ابن حزم: ۲/۲۶۵(۲بار)

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ، ابن حزم، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، ابن قطان رحمۃ اللہ علیہ، ابن دقیق العید مالکی رحمۃ اللہ علیہ، ابن تیمیہ حنبلی، ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احمد شاکر غیر مقلد، عطاء اللہ بھوجیانی غیر مقلد، شیخ ابوعبدالرحمن محمد الفنجانی، ناصر الدین البانی غیر مقلد اور امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہا نے اس حدیث کو حسن و صحیح قرار دیا ہے

قرآن شریف کی تفسیریں لکھیں اور بہت ساری تصنیفیں اس کی ہیں، انگریزوں نے سر کا خطاب دیا۔ درسیاتی کتابوں میں اس کے تعلق سے بہت کچھ پڑھایا جاتا ہے، جس میں اس کے بھی مضامین ہوتے ہیں۔ اس نے مسلم یونیورسٹی بھی قائم کیا اور مسلم قوم کے لیے اس نے کیا کچھ نہیں کیا۔ ایسی باوقار شخصیت کو کافر و مرتد کہنا کیسے درست ہوگا اور ایسا شخص کافر و مرتد کیسے ہو سکتا ہے؟

کیا سید احمد خان واقعی جنت و دوزخ و فرشتہ کا منکر تھا؟ اس کی کون سی کتاب ہے جس میں اس نے ان چیزوں کا انکار کیا ہے؟ کیا واقعی جنت و دوزخ کا منکر کافر و مرتد ہے؟ اب جواب طلب یہ ہے زید و بکر پر شریعتِ مطہرہ کیا حکم لگاتی ہے؟

الجواب

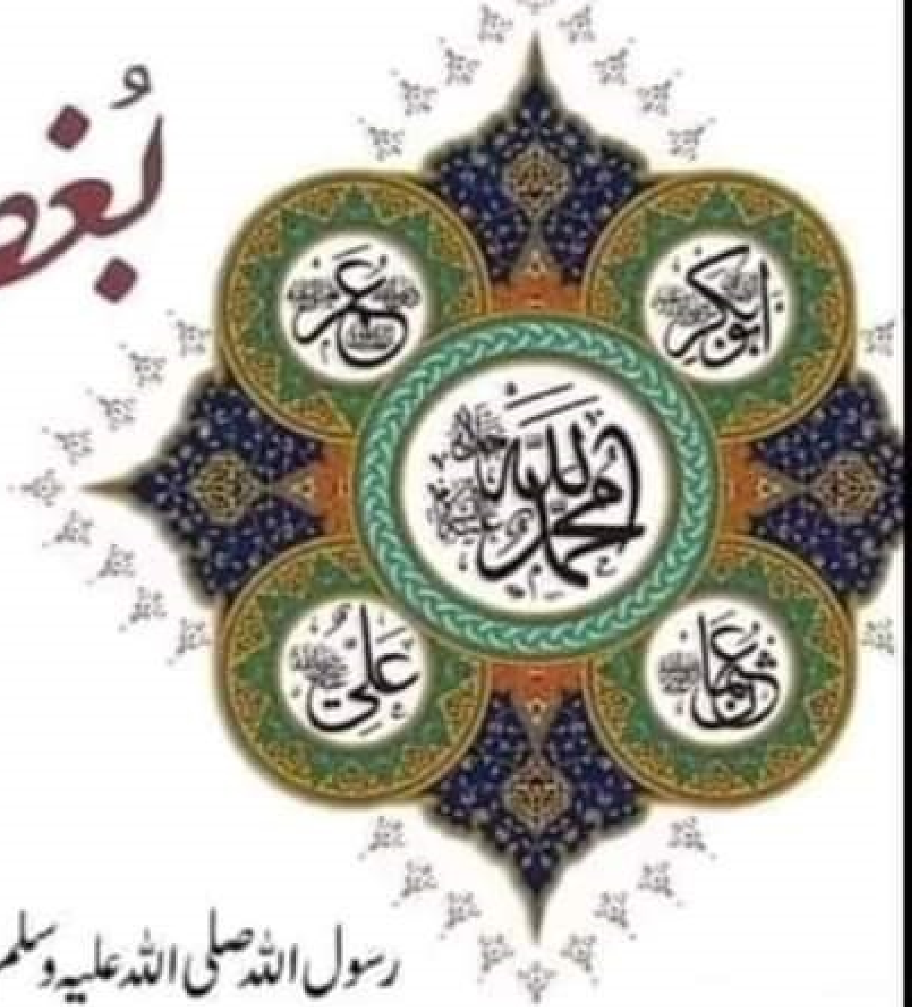
زید نے صحیح کہا۔ سرسید نے قرآن مجید کی ایک تفسیر لکھی ہے جس کا نام تفسیر القرآن ہے، اس میں اس نے وحی، فرشتے، جنت و دوزخ وغیرہ کا انکار کیا، جس کی وجہ سے اس وقت کے سارے علما نے خواہ وہ کسی بھی فرقے کے ہوں، سب نے اس پر کفر کا فتویٰ دیا۔ بلاشبہہ وہ کافر و مرتد ہے۔ رہ گیا یہ کہ اس نے یونیورسٹی قائم کی یہ کیا، وہ کیا۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا مثلاً قادیانی بہ اتفاق اہل اسلام کافر و مرتد اسلام سے خارج ہیں، لیکن انھوں نے بنام اسلام جو کچھ کیا وہ کسی فرقہ کے لوگوں سے نہیں ہو سکا۔ قادیانی یورپ گئے، وہاں اسلام کی تبلیغ کی، سیکڑوں کتابیں انگریزی میں لکھیں، قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا، تفسیر لکھی، کیا اس کی وجہ سے وہ کافر نہ رہے۔ بکر نے غلط کہا۔ بکر پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بدمذہبوں کی دلیل کا جواب

بدمذہب کہتے ہیں کہ اعمال کا وسیلہ مانگنا چاہیے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کا وسیلہ نہیں؟

کوئی بھی مسلمان اس بات کی سند نہیں دے سکتا کہ ہمارے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہیں اب آپ خود فیصلہ کر لیجئے کہ اعمال کا وسیلہ مضبوط ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کا۔

بُغضِ صحابہ کی پھٹکار!



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا

اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔"

محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کا مقام و مرتبہ قرآن و صحیح احادیث کی روشنی میں

سورۃ التوبہ آیت 100، سورۃ الحدید آیت 10، سورۃ الانبیاء آیت 101،
سورۃ الفتح آیت 29

صحیح البخاری 3783، صحیح مسلم 240، صحیح مسلم 6396،
السلسلۃ الصحیحۃ 3585، المستدرک 6656

بغض اہل بیت

خاتم النبیین ﷺ کا فرمان عالیشان:

جو بھی اہل بیت سے **بغض** رکھتا مر گیا تو وہ **کافر** مرا

(تفسیر قرطبی، ج16، ص23)

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنتی ہونے پر ایک صحیح حدیث

از قلم: محمد حسان عطاری مدنی

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حقیقی عاشق اہل بیت اور حقیقی خادم صحابہ کرام علیہم الرضوان تھے، جہاں اہل بیت اطہار کی غلامی کا حق ادا کیا، وہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی خوب دفاع کیا۔

حافظ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف **العلل المتناهية** پر اپنی تعلیقات میں ایک صحیح حدیث سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت اور جنتی ہونا بیان فرمایا۔ عربی عبارت، ترجمہ اور تخریج ملاحظہ فرمائیں:

أقول وبالله التوفيق: قد فتح الله بمنه وكرمه علي حديثا صحيحا يشهد لمعاوية بالجنة، أخرج البخاري عن عمير بن الأسود العنسي عن أم حرام –رضي الله تعالى عنها- أنها سمعت النبي -صلى الله تعالى عليه وآله وسلم- يقول: ((أول جيش من أمتي يغزون البحر قد أوجبوا)) قالت أم حرام: قلت: يا رسول الله! أنا فيهم؟ قال: ((أنت فيهم))[1]

ومعلوم أن هذا الغزو كان في خلافة سيدنا عثمان –رضي الله تعالى عنه- بإمارة معاوية –رضي الله تعالى عنه- فقد ثبت أنه من الذين وجبت لهم الجنة، وكان أميرا عليهم[2]

یعنی: اللہ عزوجل کی توفیق سے میں کہتا ہوں: اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان اور کرم سے مجھے حدیث صحیح پر مطلع فرمایا، جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنتی ہونے کی گواہی دیتی ہے:

امام بخاری، عمیر بن اسود العنسی سے اور وہ حضرت سیدتنا ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں غزوہ کرے گا، انہوں نے واجب کرلی (یعنی جنت) ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ان میں سے ہوں؟ فرمایا: تم ان میں سے ہو۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ یہ غزوہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت میں ہوا تھا۔ لہذا ثابت ہوا آپ ان لوگوں میں سے ہیں، جن کے لیے جنت واجب ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ان کے امیر تھے۔

---

[1] ((صحیح البخاري ج ٤ص ٤٢رقم ٢٩٢٤باب ماقيل في قتال الروم، طبع دار المنهاج، الطبعة الثالثة ١٤٣٦ھ، تحقيق الشيخ محمد زهير بن محمد ناصر الناصر))

[2] ((تعليقات الإمام أهل السنة على العلل المتناهية ص ٥ مخطوط))

فجاز بهم الخليج ، وقاتلوا أهل القسطنطينية على بابها ، ثم قفل بهم راجعًا إلى الشام ، وكان آخر ما أوصى به معاوية أن قال : شدّ خناق الروم .

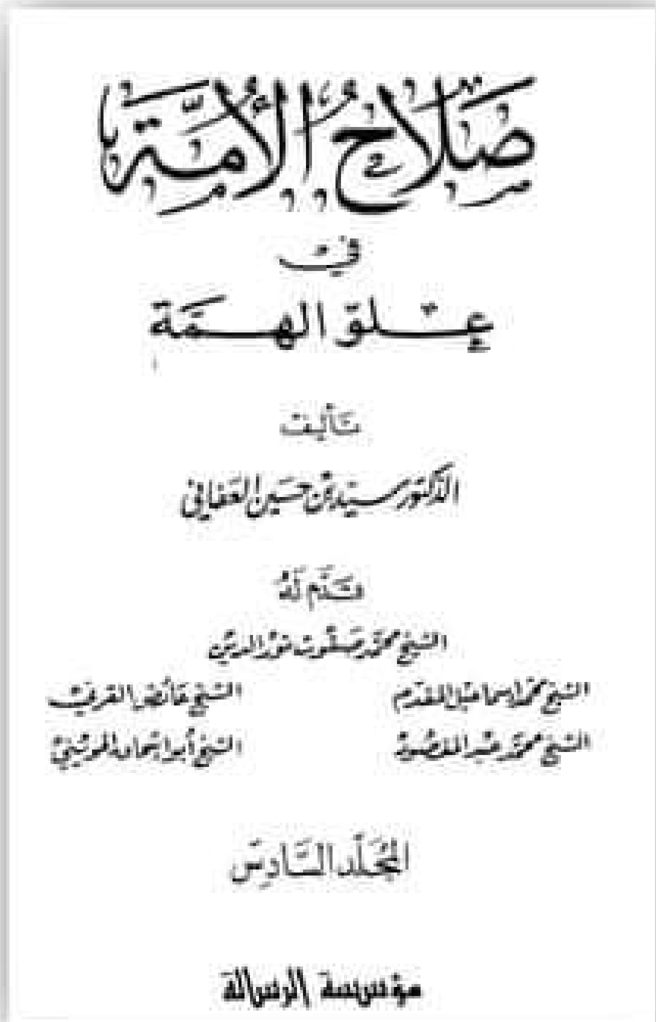
قد كان عليّ أقرب إلى الحقّ من معاوية .. قال أبو زرعة لرجل قال له : إني أبغض معاوية لأنه قاتل عليًّا ، فقال له أبو زرعة : « ويحك ! إن ربَّ معاوية رحيم ، وخصم معاوية خصمٌ كريم ، فأيش دخولك بينهما ؟! رضي الله عنهما » . قال تعالى : ﴿ **تلك أمّة قد خلت لها ما كسبت ولكم ما كسبتم ولا تُسألون عمّا كانوا يعملون** ﴾ . [البقرة : ١٣٤] .

الوليد بن عبد الملك ، فُتحت الفتوحاتُ العظيمة في عهده كأيّام عمر بن الخطاب :

قال السيوطي : « أقام الجهادَ في أيامه ، وفُتحت في خلافته فتوحات عظيمة ، وكان مع ذلك يختن الأيتام ، ويُرتّب لهم المؤدّبين ، ويرتّب للزَّمْنى مَنْ يخدمهم ، وللأضرّاء من يقودهم ، ورزق الفقهاء والضعفاء والفقراء ، وحرّم عليهم سؤال الناس ، وفرضَ لهم ما يكفيهم ، وضبط الأمورَ أتمّ ضبْط .

قال ابن أبي عبلة : ر...
والأندلس ، وكان يُعطيني الن...
بيت المقدس » .

فُتحت في عهده سنة ٨٧...
وقميقم ، وبحيرة الفرسان عن...
وفي سنة ٨٨هـ فُتحت...
منورقة وميورقة . وفي ٩١هـ...
أذربيجان . وفي ٩٢هـ فتح إقل...



وَيْحَكَ اِنَّ رَبَّ مُعَاوِيَةَ رَحِيْمٌ وَ خَصْمَ مُعَاوِيَةَ خَصْمٌ كَرِيْمٌ فَاَيْشِ دُخُوْلُكَ اَنْتَ بَيْنَهُمَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

ترجمہ:

بُرا ہو تیرا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ معاویہ کا رب بہت مہربان ہے اور معاویہ کا مقابل (مولیٰ علی) بڑا کرم والا ہے پھر دونوں کے بیچ آنے والا تو کون ہے؟ اللہ دونوں سے راضی ہوا۔

(البدایہ والنھایہ:۸/۱۳۹، احیاء التراث العربی بیروت)

تحقیق و تحریر: عبدالرحمن العطاری الحنفی

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہلاک ہونے والے لوگ

مُسْنَدُ الإمَامِ أحْمَد بْنِ حَنْبَل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

أشْرَفَ عَلَى تَحْقِيقِهِ
الشَيخ شعَيب الأرنؤوط

حَقّقَ هٰذا الجزء وَخرّج أحاديثه وَعلّق عَليه
شُعَيب الأرنؤوط — عَادِل مُرشِد

الجُزءُ الثّاني

مؤسسة الرسالة

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا: میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے میری محبت میں اِفراط کرنے (یعنی حد سے بڑھنے) والے مجھے اُن صفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بُغض رکھنے والوں کا بُغض انہیں اِس پر ابھارے گا کہ مجھے بہتان لگائیں گے۔

من المؤمنين والمسلمين(1).

● ١٣٧٦ ـ قال أبو عبدالرحمٰن: حدثني سُرَيج بن يونس أبو الحارث، حدثنا أبو حفص الأبّار، عن الحَكَم بن عبد الملك، عن الحارث بن حَصيرة، عن أبي صادق، عن ربيعة بن ناجذ

عن عليٍّ، قال: قال لي النبيُّ ﷺ: «فيكَ مَثَلٌ مِنْ عيسى، أبْغَضَتْه يَهُودُ حتى بَهَتُوا أُمَّه، وأحَبَّته النَّصارى حتى أنْزَلُوه بالمَنْزِلَةِ التي ليسَ بِهِ».

ثم قال: يَهْلِكُ فيَّ رجلان: مُحِبٌّ مُفرِطٌ يُقَرِّظُني بما ليس فيَّ، ومُبْغِضٌ يَحمِلُه شَنَآني على أن يَبْهَتَني(2).

---

(1) إسناده قوي.

وأخرجه الترمذي (٥٩٩)، والبزار (٦٧٣)، وأبو يعلى (٣١٨)، وابن خزيمة (١٢١) من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وقد تقدم برقم (٦٥٠).

(2) إسناده ضعيف لضعف الحكم بن عبد الملك القرشي.

وأخرجه النسائي في «خصائص علي» (١٠٣)، وأبو يعلى (٥٣٤) من طريقين عن أبي حفص الأبّار، بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي عاصم (١٠٠٤)، والحاكم ٣/١٢٣ من طريقين عن الحكم بن عبد=

اللہ کی لعنت

خاتم النبیین ﷺ کا فرمان عالیشان:

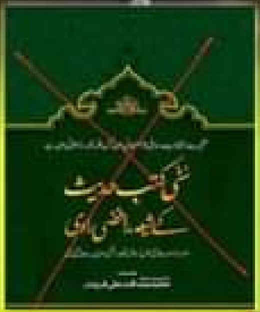
میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو جس نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا تو اس پر اللہ پاک کی لعنت ہے۔

(معجم الاوسط: 4771)

مولوی صداقت فریدی کی جاہلانہ گفتگو کے رد پر







خراجِ عقیدت

شہزادہ حضور غوث الثقلین

حضرت علامہ پیر سید پیر طریقت

ذوالفقار شاہ گیلانی

مدظلہ العالی

ابوتراب

اہل سنت کے لبادے میں چھپا ہوا رافضی محقق ڈاکٹر صداقت فریدی جس نے حال ہی میں فیضان روافض زندہ باد کا نعرہ لگایااور ایک کتاب لکھی "سنی کتب احادیث کے شیعہ رافضی راوی" جس میں اس کا دعوی ہے کہ 16 ہزاراحادیث سنی صحاح ستہ میں شیعہ رافضی راویوں سے لی گئی ہیں. جس کے رد میں محقق العصر حضرت علامہ سید ذوالفقار شاہ گیلانی صاحب نے ابھی صرف ایک راوی جریر بن عبدالحمید پر ڈاکٹر صداقت فریدی کو دبوچ لیا ہے۔ پہلے اس نے سند کا اتصال ثابت کرنے کا دعوی کیا مگر ابھی تک بری طرح ناکام ثابت ہوا۔ چونکہ جس راوی جریر بن عبدالحمید کو وہ رافضی ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے درحقیقت وہ رافضی (غالی) نہیں جریر بن عبدالحمید افضیلت شیخین کریمین کا بھی قائل ہے اور لا تسبوا اصحابي والی حدیث کے راویوں میں اس کا نام شامل ہے۔جس سے ڈاکٹر صداقت فریدی کا دعوی بے بنیاد ثابت ہوتا ہے اور اس کے مکر و فریب اور علمی لیاقت کا خوب اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ہم شاہ صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالی حضرت شاہ صاحب زیدہ مجدہ کے علم و فضل میں مزید برکات عطا فرمائے۔

منجانب

سنی سادات ایکشن کمیٹی پاکستان

بغدادی

گرافکس

کیا امیر معاویہؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو گالی کا حکم دیا..؟

اعتراض: صحیح مسلم 6220 نمبر روایت میں ہے معاویہؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو حکم دیا کہ وہ سیدنا علیؓ پر سب کریں یعنی گالیاں دیں (معاذ اللہ)

الجوب بعون الوھاب:

پہلی بات: سبّ کا معنیٰ صرف گالی نکالنا نہیں ہوتا بلکہ سبّ کے کئی ایک معانی ہیں جن میں سے ایک معنٰی ہے کسی کی اجتہادی خطاء کو بیان کرنا جیسا کہ صحیح بخاری حدیث نمبر: 4033 میں ہے کہ سیدنا علیؓ اور سیدنا عباسؓ کا اختلاف ہوا تو انہوں نے ایک دوسرے پر سبّ کیا (یعنی ایک دوسرے کی اجتہادی خطاء کو بیان کیا) اب کیا یہاں گالی معنٰی کیا جائے گا بالکل نہیں کیونکہ گالیاں نکالنا صحابہ کرام کا شیوہ نہیں۔

دوسری بات: روایات کے معانی اور مفہوم کو سمجھنے کے لیے ہمیں محدثین کی شروحات کو دیکھنا چاہیے

امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم میں 6220 روایت کے متعلق لکھتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے یہ کہا تھا کہ آپ ان کی اجتہادی خطاء کو کیوں نہیں بیان کرتے (کیونکہ معاویہؓ خود کو حق پر سمجھتے تھے)

معصومانہ سوال: اگر سیدنا علیؓ اور سیدنا عباسؓ کے لیے سبّ کا معنٰی گالی نہیں کیا جاسکتا تو سیدنا امیر معاویہؓ کے لیے سبّ کا معنٰی گالی کیوں ؟

سبّ کے مختلف معانی:

کسی کو ڈانٹ پلانا: نبی ﷺ نے دو صحابہ پر سبّ کیا (یعنی ڈانٹا) صحیح مسلم، 5947

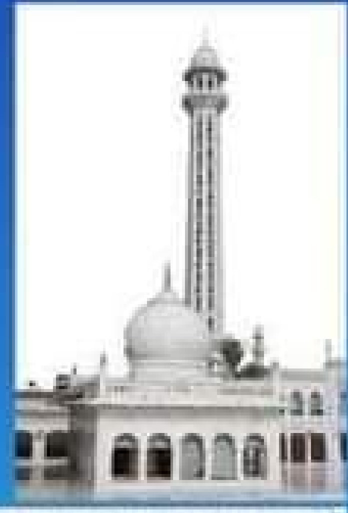
کسی سے اختلاف رائے رکھنا (صحیح بخاری: 2411)

کسی کو برا بھلا کہنا: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مشرکین مکہ پر سبّ کیا (صحیح بخاری: 520) اگر سبّ کا معنٰی صرف گالیاں ہے تو کیا (معاذ اللہ) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے گالیاں دی۔؟

نوٹ: کسی بھی صحیح روایت سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ امیر معاویہؓ سیدنا علیؓ کو گالیاں دیتے تھے یا اس کا حکم دیتے تھے یہ ایک بہت بڑا جھوٹ اور الزام ہے۔

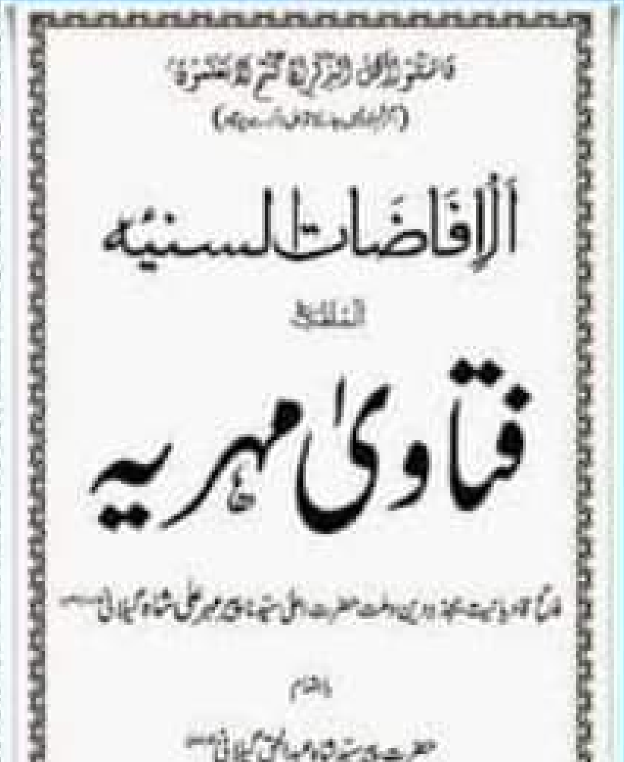
فاتح قادیانیت مجدد دین و ملت مامون من الرسول حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں





مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے افضل کہنے والا بدعتی اور اہلسنت سے خارج ہے۔۔

نہیں۔ پس اگر کہا کہ حضرت علی معبود تھے اور آسمان سے نازل ہوئے تو وہ کافر ہوگا اور شیعوں میں سے کچھ نے یہ کہا کہ سیدنا علی حضور ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک ہیں اور ان میں سے بعض نے کہا کہ نبوت علیؓ کیلئے تھی اور جبریلؑ سے خطا ہوئی (اور حضرت محمد ﷺ کے پاس چلے گئے) اور بعض نے کہا سیدنا علی حضور ﷺ سے افضل ہیں تو یہ بات کفر ہے۔ لیکن ان کے وہ اقوال جو بدعت ہیں کفر نہیں بنتے وہ یہ ہیں کہ سیدنا علیؓ حضرات شیخین سے افضل بتائے اور ان میں سے کچھ کہتے ہیں کہ جس نے حضرت علیؓ کی مخالفت کی جیسے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور سیدنا امیر معاویہؓ تو ان پر لعنت بھیجنا واجب ہے یہ تمام وہ اقوال ہیں جو بدعت کے مشابہ ہوتے ہیں کفر نہیں) اور ملا علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر میں تحریر فرمایا ہے فلو فرض انه یسب الشیخین لا یخرج عن الایمان نعم لو استحل السب او القتل فهو کافر لا محالة فالفسق والعصیان لا یزیل الایمان! (اگر بالفرض اس نے شیخین کو گالی دی ہے تو ایمان سے خارج نہیں ہوگا۔ ہاں اگر گالی دینے یا



شیعیت اور ناصبیت

محبتِ اہلِ بیت "شیعیت" نہیں --- بلکہ ---
بُغضِ صحابہ "شیعیت" ہے ---

محبتِ صحابہ "ناصبیت" نہیں، بلکہ بُغضِ اہلِ بیت "ناصبیت" ہے۔

الحمدللہ ! ہم اہلِ سُنّت ہیں --- محبتِ صحابہ ہمارا ایمان ہے --
اور محبتِ اہلِ بیت ہمارے اِیمان کی جان ہے ۔
یہی اہلِ سُنّت کے ترجمان "مسلکِ اعلیٰ حضرت" کی
پہچان ہے ---



اہلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور ﷺ
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ ﷺ کی

حضرت سیدنا پیر سید مہر علی شاہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں : اس حدیث لَا نُوْرِثُ مَا تَرَکْنَا فَھُوَ صَدَقَۃٌ کے راوی اکیلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی نہیں بلکہ اور لوگ بھی ہیں کتب صحاح ملاحظہ ہوں اسی وجہ سے یہ حدیث مجتمع علیہا ہے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

اور سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑو اور الگ الگ نہ ہو

تصفیہ مابین سُنّی و شیعہ

تالیفِ لطیف

عالمِ ربانی حضرت قبلۂ عالم خواجہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

بایماء

حضرت سید پیر غلام محی الدین شاہ صاحب قدس سرہٗ

○

باہتمام

جناب سید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب مدظلہ العالی

جواب نمبر ۲۔ اگر یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ میں خطاب عام مخصوص البعض بھی مانا جائے پھر بھی اس آیۃ شریفہ اور حدیث شریف نحن معاشر الانبیاء میں تخالف نہیں بلکہ حدیث آیت کے لیے مخصص ٹھہری۔

سوال نمبر ۳۔ حدیث شریف نحن معاشر الانبیاء کا راوی صرف ابوبکرؓ ہی ہے۔ لہٰذا بوجہ خبر واحد یعنی صرف ایک شخص کے روایت کرنے کے اس میں وہ قوت نہیں کہ قرآن کریم کے عموم کو توڑ دے چنانچہ مسلّمہ قضیہ ہے کہ قرآن کریم کی تخصیص اس حدیث کے ساتھ جس کا راوی ایک ہو جائز نہیں۔

جواب نمبر ۳۔ اس حدیث کے راوی اکیلے صدیق اکبرؓ ہی نہیں بلکہ اور لوگ بھی ہیں۔ کتب صحاح ملاحظہ ہوں۔ اسی وجہ سے یہ حدیث مجتمع علیہا ہے۔ اُمہات المومنینؓ میں سے کسی نے اسے سننے کے بعد مطالبہ میراث پر اصرار نہ کیا۔ اور نہ ہی نبی کریمؐ کے چچا نے۔ اور تمام خلفاء اربعہؓ کے عہد میں اسی حدیث پر عمل رہا حتیٰ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنے عہد خلافت میں اس میں ذرہ بھر تغیر نہیں کیا۔ تاہم بالفرض اگر اس کے راوی صرف صدیق اکبرؓ ہی ہوں تو بھی یہ حدیث بوجہ سامعین میں سے کسی کے انکار نہ کرنے کے یعنی بباعث اجماع سکوتی کے حد تواتر اور قطعیت تک پہنچتی ہے۔ اور آیت کا یہ مفہوم کہ اس میں عام مخصوص البعض ہے مختلف ٹھہرا کیونکہ اس کے عموم سے متوفی کے قاتل اور کافر رشتہ دار اور مملوک غلام کو بھی ایسے دلائل کی بنا پر جو حدیث نحن معاشر الانبیاء سے کم وزن ہیں مخصوص کیا گیا ہے۔ اور یہ مسلّم ہے کہ ظنی دلیل قطعی دلیل سے معارضہ اور مقابلہ نہیں کر سکتی۔

سوال نمبر ۴۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ (النمل۔ ۱۶) یعنی سلیمان (پیغمبر) اپنے والد داؤد کا وارث ہوا۔ اسی طرح ذکریا علیہ السلام دعا مانگتے ہیں کہ الٰہی مجھے ایک ولی عہد عطا فرما جو میرے بعد میرا وارث ہو۔ قال اللہ تعالیٰ عن ذکریا علیہ السلام:۔

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ۔ (مریم۔ ۵۔ ۶)	اور میں اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ تو مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما جو میری اور اولاد یعقوب کی میراث کا مالک ہو۔

بشہادت ان آیات کے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام بھی اُمت کی طرح مُورث ہوتے ہیں یعنی اُن کے مرنے کے بعد اُن کی اولاد اُن کے ترکہ کی مالک ہوتی ہے۔ اس لیے معلوم ہوا کہ آیت یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ میں خطاب نبیؐ اور اُمت دونوں کی طرف ہے۔ اور یہ آیت اپنے مفہوم عام میں نص قطعی ہے۔

جواب نمبر ۴۔ لفظ ارث اور وراثت کا مفہوم جنس ہے جس کے تحت انتقال کے کئی انواع ہیں۔ اس کا استعمال کبھی انتقال مالی میں ہوتا ہے کبھی انتقال فی الملک اور کبھی انتقال فی العلم جیسے کہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہوگا۔

(ا) وَاَوْرَثَکُمْ اَرْضَھُمْ وَدِیَارَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْھَا۔ (الاحزاب۔ ۲۷)	اور اُن کی زمین اور اُن کے گھروں اور مال کا، اور اس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا، تم کو وارث بنایا۔
(ب) اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ یُوْرِثُھَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ○ (الاعراف۔ ۱۲۸)	زمین تو خدا کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اُس کو وارث بناتا ہے اور بالآخر بھلا تو ڈرنے والوں کا ہے۔
(ج) وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ	اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے اُن کو زمین (شام) کے مشرق و مغرب

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ یَکْرَہُ اَنْ یُخَطَّئَ اَبُوْ بَکْرٍ (المعجم الاوسط للطبرانی کما فی مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۴۳۲۸، کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۰)۔ قَالَ الْهَیْثَمِی وَ ابْنُ حَجَرٍ مَکِّیْ وَ السُّیُوْطِی رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ ناپسند کرتا ہے کہ ابوبکر سے خطا ہو۔

کیا نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام کی میراث والی حدیث کے راوی صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:HAB-269 تاریخ:30-12-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید کا دعوٰی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث "**لا نورث ما ترکناہ صدقۃ** (ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے)" صرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ممکن ہے ان سے سننے میں خطا واقع ہو گئی ہو۔ کیا واقعی ایسا ہے کہ یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زید کی بات مکمل طور پر باطل و مردود ہے۔

مردودیت و بطلان کی پہلی وجہ یہ ہے کہ اس روایت کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تنہا روایت کہہ کر یہ وسوسہ ڈالنا کہ ممکن ہے سننے میں خطا واقع ہو گئی ہو، یہ جملے وہی ہیں، جو منکرینِ احادیث، جدیدیت کے شکار اور خبر واحد حدیثوں کے منکر جیسے لوگ استعمال کرتے ہیں اور یہ جملہ اسی گمراہی کی طرف قدم اٹھانا اور دین کے دو تہائی سے زیادہ ذخیرہ کو مشکوک بنانے کا طریقہ ہے۔

زید کے قول کے مردود و باطل ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ائمہ محدثین نے اس حدیث کے متواتر ہونے تک کی صراحت کی ہے، 13 صحابہ کرام علیہم الرضوان سے یہ حدیث مبارک مروی ہے اور

بکثرت کتب میں اس حدیث کی تخریج کی گئی ہے۔ زید کے قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سطحی علم رکھتا، ہوائی باتیں کرتا، علم حدیث سے ناآشنا، کتبِ احادیث کے مطالعہ سے محروم، فہم دین سے فارغ اور علم الحدیث وعلم العقائد سے جاہل ہے۔

حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین ایک فیصلے میں یہی حدیث مبارک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت کے سامنے بیان کی اور سب سے معلوم کیا کہ کیا آپ لوگوں نے یہ حدیث نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ جس کا سب نے اقرار کیا کہ ہاں ہم نے سُنی ہے۔

بعض ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے بھی اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ترکے کا مطالبہ کریں، تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں یہی حدیث یاد دلائی تھی، جس پر انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا تھا۔

افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرنے اور قبول کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے تھے، وہ کس طرح بغیر تحقیق وتثبت کے حدیث کو بیان کر سکتے ہیں۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تذکرۃ الحفاظ میں فرماتے ہیں: " وكان أول من احتاط في قبول الأخبار " ترجمہ: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شخص تھے جنہوں نے احادیث کو قبول کرنے میں احتیاط اختیار کی۔ **(تذکرۃ الحفاظ، جلد1، صفحہ9، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حافظ محمد مرتضیٰ زبیدی حنفی رحمہ اللہ نے متواتر احادیث پر لکھی گئی اپنی کتب میں اس حدیث کو بھی شمار کیا ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں: " أخرجه الشيخان: عن (1) عمر (2) وعثمان (3) وعلي (4) وسعد بن أبي وقاص ومسلم: عن (5) العباس (6) وأبي بكر الصديق (7) وعبدالرحمان بن عوف (8) والزبير بن العوام (9) وأبي هريرة. و

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا و سلام اللہ علیہا کا یومِ ولادت؟؟؟



خونِ خیر الرُّسل سے ہے جن کا خمیر	اُن کی بے لَوث طینت پہ لاکھوں سلام
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے	اس رِدائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
سیِّدہ زاہرہ طیِّبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا	جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

دُخترِ رسول ﷺ حضرت طیبہ طاہرہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وسلام اللہ علیہا کا ذکرِ خیر کسی بھی دن کیا جائے تو اس کی ہرگز کوئی ممانعت نہیں ہے یہ باعثِ خیر و برکت ہے۔ مگر بغیر کسی پختہ دلیل کے کسی دن کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت کا دن قرار دینا ہرگز درست نہیں۔ اہل سنت کی حدیث، تفسیر، فقہ، سیرت، تاریخ وغیرہ کی مستند کتب میں سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت مبارکہ کے سال کے بارے میں تو اقوال موجود ہیں مگر مستند کتبِ اہل سنت آپ کی ولادت کے مہینہ اور مہینہ کی تاریخ کے بارے میں بالکل خاموش ہیں۔ دوسری طرف روافض کی اکثر کتب بھی آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت کے مہینہ اور مہینہ کی تاریخ کے تعین سے خاموش ہیں حالانکہ تاریخ گھڑ لینے میں انہیں کافی تجربہ حاصل ہے۔ مشہور رافضی ملا باقر مجلسی نے بغیر کسی ثبوت کے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وسلام اللہ علیہا کی تاریخ ولادت 20 جمادی الاخریٰ لکھی ہے۔ مگر اسی باقر مجلسی نے بحار الانوار 214/43 پر سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کی تاریخ کی مشکلات اور ابہامات کے بارے میں لکھا:

اَقُوْلُ لَا یُمْکِنُ التَّطْبِیْقُ بَیْنَ اَکْثَرِ تَوَارِیْخِ الْوِلَادَۃِ وَالْوَفَاۃِ وَمُدَّۃِ عُمُرِھَا الشَّرِیْفِ.

ترجمہ: میں کہتا ہوں سیدہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت، وفات اور آپ کی عمر شریف کی مجموعی مدت کی تواریخ میں اکثر کے درمیان تطبیق ممکن نہیں۔

سنی بھائیوں سے اپیل ہے! کہ سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا وسلام اللہ علیہا کا ذکرِ خیر روزانہ کیجئے مگر موجودہ روافض کی خانہ ساز تاریخ کی پیروی کرتے ہوئے ان کی کسی روش کو مت اختیار کیجئے۔ نیز سیدہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی عظمت و شان کو بیان کرنے کے لیے چودہ صدیوں کے اکابرینِ اہل سنت کے منہج کو تاریخ و تذکرہ کے لحاظ سے معیار سمجھیے۔ ذاکرین اور ان کے زیرِ اثر آجانے والے مقررین (خواہ وہ سنی مسلک کے ہی شمار ہوتے ہوں) ان کے بیان کردہ من گھڑت قصے سننے سنانے سے مکمل اجتناب کیجئے۔ سوشل میڈیا پر ذاکرین کے وائرل ہونے والے بدترین گستاخیوں کے کلپ اسی بے احتیاطی کا نتیجہ ہیں۔ مستند سنی مآخذ کی طرف متوجہ رہ کر ہی ان تین لاکھ من گھڑت روایات سے بچا جا سکتا ہے جنہیں فضائل اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی احادیث قرار دے کر امت میں پھیلا دیا گیا۔

الٰہی بحقِ بنی فاطمہ رضی اللہ عنہا | کہ بر قولِ ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول | منو دست و دامانِ آلِ رسول ﷺ

والسلام مع الاکرام

محمد اشرف آصف جلالی

پوری امت کا اجماع

اس پر پوری امت کا اجماع ہے کہ صدیقِ
اکبر رضی اللہ عنہ تمام اولین و آخرین میں
سے ولایت میں سب سے افضل ہے

شرح فقہ اکبر صفحہ 61 ، ضربِ حیدری صفحہ 104

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

تاریخ ولادت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت اس مسئلہ کے بارے میں کہ 20 جمادی الثانی یوم ولادت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہے اس میں کوئی اختلاف بھی ہے کیا؟

Group participant

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سیدہ کائنات سیدہ فاطمۃ الزہرہ فداھا امی کی سن ولادت کے بارے میں کتب اہلسنت میں مختلف اقوال مروی ہیں لیکن ایک حد کے ساتھ تاریخ ولادت مستند کتب اہلسنت میں موجود نہیں ہے اور بیس جمادی الثانی کا قول کتب روافض اور وکیپیڈیا پر موجود ہے جو اہلسنت کے نزدیک معتبر نہیں ہے۔ جیسا کہ فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کی پیدائش کے سال میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ کی عمر شریف اکتالیس برس کی تھی آپ پیدا ہوئیں اور کچھ لوگوں نے لکھا ہے کہ اعلان نبوت سے ایک سال قبل ان کی ولادت ہوئی۔ اور علامہ ابن جوزی نے تحریر فرمایا ہے کہ اعلان نبوت سے پانچ سال پہلے جبکہ خانہ کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تب آپ پیدا ہوئیں۔

(خطبات محرم صفحہ 263 مطبوعہ کتب خانہ امجدیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مولانا محمد فرمان رضا مدنی

21 جمادی الاخری 1445ھ / 04 جنوری 2024ء

زیارت کے لئے گئے تو حرمین طیبین و دیگر بلاد سے آنے والے علماء نے حضرت مفتی اعظم ہند کے دست حق پرست پر بیعت کی ان سے احادیث و سلاسل اولیاء اللہ کی اجازتیں لیں۔

حرم کعبہ کے شیخ الحدیث کی شہادت

مکہ معظمہ کے سب سے بڑے عالم مولانا سید محمد مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو حرم مکہ میں شیخ الحدیث تھے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے بارے میں فرمایا۔

اذا جاء رجل من الھند نسئلہ عن الشیخ احمد رضا خان فان مدحہ علمنا انہ من اھل السنۃ وان ذمہ علمنا انہ من اھل البدع ھٰذا ھو المعیار عندنا	جب ہندوستان سے کوئی آتا ہے تو ہم اس سے مولانا شیخ احمد رضا خانصاحب کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ اگر وہ انکی تعریف کرتا ہے تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ سنی ہے اور اگر ان کی برائی کرتا ہے تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ بدمذہب ہے۔ یہی ہماری کسوٹی ہے۔

یہ اس دور کے ان اکابر علماء حرم میں سے تھے جو مسجد حرام میں باب السلام کے پاس درس حدیث دیا کرتے تھے اور یہ باشندے الجزائر کے تھے اس کے باوجود یہ الزام کہ ہم ساری دنیا کے مسلمان کو کافر کہتے ہیں افتراء دجل فریب نہیں تو اور کیا ہے؟ مگر قاری صاحب کیا کریں انکے اکابر سے انھیں ترکہ میں یہی ملا ہے ؎

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی بات چیت
بنتی نہیں ہے خلق کو دھوکہ دیئے بغیر

(۲) رہ گیا قاری صاحب کے دس بیس ناموں کی فہرست یا پانچ دس انجمنوں کی فہرست۔ تو یہ بھی ان کا بہت ہی باریک فریب ہے ؎

یہ مانا دونوں ہی دھوکے ہیں رندی ہو کہ درویشی
مگر یہ دیکھنا ہے کون سا رنگین دھوکا ہے



اعلیٰ حضرت

کو اعلیٰ حضرت کیوں کہتے ہیں؟

کسی دور میں جب بھی کسی کو کوئی لقب دیا جاتا ہے تو وہ اس کے زمانے کے
لوگوں کے اعتبار سے دیا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو بہت خرابی لازم آئے گی

مثلاً
امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
امام اعظم کہا جاتا ہے اور سارا عالم اسلام ان کو
امام اعظم کہہ کر ہی پکارتا ہے اور اعظم سے مراد سب
سے بڑا ہوتا ہے تو کیا اس سے یہ مراد ہوگی کہ معاذاللہ امام
ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم
سے مرتبہ میں بڑے ہیں یا برابر ہیں؟ نہیں بلکہ ایسا نہیں
ہے کیونکہ ان کو امام اعظم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ امام ابو
حنیفہ دوسرے ائمہ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد
بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سب سے
مرتبہ میں بڑے تھے

اسی
طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو صدیق اکبر (سب سے زیادہ سچ بولنے
والا) کہا جاتا ہے تو کیا معاذ اللہ عزوجل ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے
زیادہ سچے تھے؟ کیا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ
رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے زیادہ
ہو گیا؟ نہیں ہرگز ایسا نہیں۔

اسی طرح عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو سب سے زیادہ عدل کرنے
والا کہا جاتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو سب سے زیادہ بہادر کہا جاتا ہے تو کیا ان
القاب کی وجہ سے ان کا مرتبہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ وسلم سے بڑھ جائے گا؟ نہیں
ہرگز نہیں، کوئی بھی عاقل اس کا
قائل نہیں ہے



بالکل اسی طرح امام اہلسنت کو ان
کے معاصر علماء میں بلند درجہ کی وجہ
سے **اعلیٰ حضرت** کہا جاتا ہے۔


کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

آپ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس کس کو بھائی کہا؟

اسلام کے اعتبار سے ابوبکر میرا بھائی ہے اور ہم میں موؤت ہے (بخاری :466، مسلم: 6170)۔ اے میرے بھائی (عمر) عمرہ کرتے وقت ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا اور ہمیں مت بھولنا (ترمذی:3562)۔ اے علی آپ میرے دنیا اور آخرت میں بھائی ہو (ترمذی: 3720)۔ اے زید بن حارثہ آپ ہمارے بھائی ہو اور ہمارے مولا ہو (بخاری:2699)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچاؤں کے بیٹے کئی ہیں: سیدنا جعفر طیار، حضرت عقیل، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت ابوسفیان بن حارث، حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم۔ یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں۔

کئی صحابہ کے بارے میں حدیث ہے کہ: عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَبَكَى، حَتَّى بَلَّ الثَّرَى، ثُمَّ قَالَ: يَا إِخْوَانِي لِمِثْلِ هٰذَا فَأَعِدُّوا (ابن ماجہ:4195، مسند احمد:18601)۔

سیدنا علی المرتضی کی جائے ولادت

سوال: سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت کہاں ہوئی؟

User ID:Abu bakar

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولادت شعب بنی ہاشم میں ہوئی ہے، نیز جو آپ کے خانہ کعبہ میں ولادت کے متعلق روایت ہے وہ ضعیف ہے کیونکہ خانہ کعبہ میں صرف سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی ہے۔ چنانچہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے متعلق امام حافظ ابو عمرو خلیفہ بن خیاط اللیثی (المتوفی 240ھ)، تاریخ خلیفہ میں، امام حافظ ابو القاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ شافعی (المتوفی 571 ھ)، تاریخ دمشق میں، علامہ ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور (المتوفی 711ھ)، احمد بن محمد بن عبد ربہ الاندلسی (المتوفی 328ھ)، کتاب العقد الفرید میں فرماتے ہیں ''ولد علی بمکۃ فی شعب بنی ہاشم'' ترجمہ: حضرت علی کی ولادت شعب بنی ہاشم میں ہوئی۔ (تاریخ دمشق، جلد42، صفحہ575، دار الفکر بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

محمد آصف رضا العطاری

29 شعبان 1444ھ / 21 مارچ 2023ء

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Lar8646 تاریخ:13-05-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرنا کیسا ہے؟ سائل: اشتیاق عطاری (لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرنا یا آپ سے سوء عقیدت رکھنا بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے، کیونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیِ رسول ہیں اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر وصلاح اور عادل ہیں، ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ کرام کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ پھر جن اصحاب کے لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نام لے کر دعائیں فرمائیں ان میں سے ایک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ پر طعن کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا﴿وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْاؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰىؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو، حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے، تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پارہ 27، سورۃ الحدید، آیت 10)

تفسیر قرطبی میں اس آیت کے تحت فرمایا" فِيهِ خَمْسُ مَسَائِلَ:۔۔۔ الخامسة - قوله تعالى: (وكلا وعد الله الحسنى) أي المتقدمون المتناهون السابقون، والمتأخرون اللاحقون، وعدهم الله جميعا الجنة مع تفاوت الدرجات." ترجمہ: اس میں پانچ مسائل کا ذکر ہے۔ پانچواں مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: اللہ تعالیٰ نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمالیا ہے یعنی سبقت کرنے والے پہلے اور بعد میں شامل ہونے والے متاخرین اللہ تعالیٰ نے ان سب سے درجات کے فرق کے ساتھ جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، جز،17، صفحہ 205، 207، مطبوعہ کوئٹہ)

تفسیر مظہری میں ہے:" وَكُلًّا ۔۔۔ای کل واحد من الفريقين من الصحابة الذين أنفقوا قبل الفتح والذين أنفقوا بعده وَعَدَ اللهُ الْحُسْنى، لا يحل الطعن فى أحد منهم ولا بد حمل مشاجراتهم على محامل حسنة واغراض صحيحة او خطأ فى الاجتهاد۔۔۔وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ عالم بالبواطن كعلمه بالظواهر فيجازى كلا على حسبه." ترجمہ: اور تمام یعنی وہ صحابہ کرام جنہوں نے قبل فتح مکہ خرچ کیا اور جنہوں نے بعد فتح مکہ خرچ کیا ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے حسنیٰ کا وعد فرمالیا۔ ان میں سے کسی ایک کے بارے میں طعن کرنا حلال نہیں ہے اور ان کے مشاجرات کو اچھے محامل اور درست اغراض یا اجتہادی خطا پر محمول کرنا ضروری ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خبر دار ہے۔ وہ باطن کو بھی ایسے ہی جانتا ہے جیسے ظاہر کو جانتا ہے، تو وہ ہر ایک کو اس کے مطابق بدلہ دے گا۔ (تفسیر مظہری، جلد9، صفحہ192، مطبوعہ کوئٹہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا"لا تذکروا مساوی اصحابی فتختلف قلوبکم علیهم واذکروا محاسن اصحابی حتی تاتلف قلوبکم علیهم" ترجمہ: میرے صحابہ کا تذکرہ برائی کے ساتھ مت کرو کہ تمہارے دل ان کے خلاف ہو جائیں، میرے صحابہ کی اچھائیاں بیان کرو، یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لیے نرم ہو جائیں۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب الثالث، الفصل الاول، جز،11، صفحہ247، مطبوعہ لاہور)

صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم، ولا نصيفه" ترجمہ: میرے صحابہ کو بُرا نہ

کہو، پس اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا خیرات کرے، تو وہ ان کے ایک مُد یا آدھا مُد خیرات کرنے کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، جلد1، صفحہ518، مطبوعہ کراچی)

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا بعدی "ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد ان کو (اعتراضات کا) نشانہ نہ بنانا۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، جلد2، صفحہ706، مطبوعہ لاہور)

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا" دعہ فانہ قد صحب رسول اللہ "ترجمہ: ان کو کچھ نہ کہو یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابی ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب ذکر معاویۃ رضی اللہ عنہ، جلد1، صفحہ531، مطبوعہ کراچی)

سنن ترمذی، مسند امام احمد اور التاریخ الکبیر للبخاری میں حدیث صحیح منقول ہے (والنظم ھذا للبخاری):

" قال ابو مسھر حدثنا سعید بن عبد العزیز عن ربیعۃ بن یزید عن ابن ابی عمیرۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھدہ واھدبہ " ترجمہ: حضرت سیدنا ابن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے ہادی و مہدی بنا، اسے ہدایت دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

(التاریخ الکبیر، عبد الرحمن بن ابی عمیرہ، جلد5، صفحہ240، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن)

امام شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد (ابن حجر ہیتمی) شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو ذکر کر کے لکھتے ہیں" فتامل ھذا الدعاء من الصادق المصدوق وان ادعیتہ لامتہ لا سیما اصحابہ مقبولۃ غیر مردودۃ، تعلم ان اللہ سبحانہ استجاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الدعاء لمعاویۃ فجعلہ ھادیا للناس مھدیا فی نفسہ ومن جمع اللہ لہ بین ھاتین المرتبتین کیف یتخیل فیہ ماتقولہ علیہ المبطلون ووصمہ بہ المعاندون معاذ اللہ لا یدعو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الدعاء الجامع لمعالی الدنیا والاخرۃ المانع لکل نقص نسبتہ الیہ الطائفۃ المارقۃ الفاجرۃ الا لمن علم صلی اللہ علیہ وسلم انہ اھل لذلک حقیق بما ھنالک " ترجمہ: پس غور کرو یہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

بلاشبہ آپ کی امت کے حق میں بالخصوص آپ کے صحابہ کرام کے حق میں مقبول ہے، رد ہونے والی نہیں۔ تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں قبول فرما کر ان کو ہدایت یافتہ اور لوگوں کے لیے رہنما بنا دیا اور جس شخصیت میں اللہ تعالیٰ یہ دونوں مقام جمع فرما دے اس کے بارے میں وہ سب کچھ کیسے گمان کیا جا سکتا ہے، جو باطل پرست ان کے خلاف کہتے ہیں اور جو معاندین ان پر عیب لگاتے ہیں معاذاللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی دعا کہ جو دنیا و آخرت کے بلند مقامات کی جامع ہے اور ہر اس نقص کی مانع ہے، جس کی نسبت فاسق و گمراہ فرقہ حضرت امیر معاویہ کی طرف کرتا ہے، صرف اسی کے حق میں کر سکتے ہیں، جو حقیقتاً اس دعا کا اہل و حق دار ہو۔ (تطہیر الجنان، الفصل الثانی، صفحہ 49، دار الصحابہ للتراث)

مسند امام احمد، مسند بزار، صحیح ابن حبان اور التاریخ الکبیر میں ہے (والنظم هذا للبخاری) "أبو مسهر عن سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن عميرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم علم معاوية الحساب وقه العذاب" ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ معاویہ کو حساب سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔ (التاریخ الکبیر، معاویۃ بن ابی سفیان بن حرب۔۔۔، جلد 7، صفحہ 326، رقم 1405، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن)

المسامرہ میں ہے: "(واعتقاد أهل السنة) والجماعة (تزكية جميع الصحابة) رضي الله عنهم وجوباً بإثبات العدالة لكل منهم والكف عن الطعن فيهم، (والثناء عليهم كما أثنى الله سبحانه وتعالى عليهم)" ترجمہ: **اہل سنت کا عقیدہ (یہ ہے کہ) تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عدالت کو ثابت کرنے کے ساتھ ان کی پاکیزگی بیان کرنا واجب ہے اور ان سب کے معاملہ میں طعن سے رکے رہنا واجب ہے اور ان کی تعریف کرنا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی تعریف کی ہے۔**

(المسامرۃ شرح المسایرہ، الرکن الرابع، الاصل الثامن، صفحہ 259، دار الکتب العلمیہ)

نسیم الریاض میں ہے: "ومن يكن يطعن في معاوية فذاك كلب من كلاب الهاوية" یعنی جو حضرت معاویہ پر طعن کرے، تو وہ جہنمی کتوں میں سے کتا ہے۔ (نسیم الریاض، القسم الثانی، جلد 3، صفحہ 430، مطبوعہ ملتان)

نبراس میں ہے: "سبه رجل عند خليفة الراشد عمر بن عبد العزيز فجلده" ترجمہ: ایک شخص نے خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز کے سامنے حضرت امیر معاویہ کو برا بھلا کہا، تو آپ نے اسے کوڑے لگوائے۔

(النبراس شرح شرح العقائد، محاربات الصحابة واجبة التاویل، صفحہ 330، مطبوعہ ملتان)

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "ای للامیر معاویة رضی اللہ عنه اما عند اهل الحق فاستقامة الخلافة له رضی اللہ تعالی عنه من یوم صلح السید المجتبی صلی اللہ تعالی علی جده الکریم وابیه وعلیه وعلی امه واخیه وسلم۔ "ترجمہ: بہر حال اہل حق کے نزدیک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اس دن سے خلافت مستحکم ہو گئی، جس دن حضرت امام مجتبیٰ، امام حسن صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وابیہ وعلیہ وعلی امہ واخیہ وسلم نے صلح کی۔

اس کے بعد آپ رحمہ اللہ تعالیٰ امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح والی حدیث بخاری نقل کر کے فرماتے ہیں "وبه ظهر ان الطعن علی الامیر معاویة طعن علی الامام المجتبی بل علی جده الکریم صلی اللہ علیه وسلم، بل علی ربه عزوجل " ترجمہ: اسی سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنا در حقیقت امام مجتبیٰ پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ ان کے جد کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن کرنا ہے، بلکہ یہ تو اللہ عزوجل پر طعن کرنا ہے۔

اس کے بعد اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "کیونکہ مسلمانوں کی باگ ڈور کسی غلط آدمی کے ہاتھ میں دینا اسلام اور مسلمین کے ساتھ خیانت ہے اور اگر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلط تھے، جیسا کہ طعن کرنے والے کہہ رہے ہیں، تو پھر اس خیانت کے مرتکب معاذ اللہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ٹھہریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اس خیانت پر رضا لازم آئے گی اور یہ وہ ہستی ہے جس کی شان میں ﴿ وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی﴾ وارد ہے۔ **یہ جملے اس شخص کو فائدہ دیں گے جس کے لیے اللہ نے ہدایت کا ارادہ فرمالیا۔"**

(المستند المعتمد مع المعتقد المنتقد، صفحہ 192-193، برکاتی پبلشر، کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے: "سِیَر جن بالائی باتوں کے لئے ہے، اُس میں حد سے تجاوز نہیں کر سکتے، اُس کی روایات مذکورہ کسی حیض ونفاس کے مسئلہ میں بھی سننے کی نہیں نہ کہ معاذ اللہ اُن واہیات ومعضلات وبے سروپا حکایات سے صحابہ کرام حضور سید الانام علیہ وعلی آلہ وعلیہم افضل الصّلاۃ والسلام پر طعن پیدا کرنا، اعتراض نکالنا، اُن کی شانِ رفیع میں رخنے ڈالنا کہ اس کا ارتکاب نہ کرے گا، مگر گمراہ بد دین، مخالف ومضاد حق تبیین۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 582، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہلِ خیر و صلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے، تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے، ایسا شخص رافضی ہے، اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے۔ مثلاً: حضرت امیر معاویہ اور اُن کے والدِ ماجد حضرت ابو سفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہند،۔۔۔ کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے۔ مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ سب حضرات آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔ تمام صحابہ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بِھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیاء نہ تھے، فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں۔ ان میں بعض کے لیے لغزشیں ہوئیں، مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے خلاف ہے۔ اللہ عزوجل نے سورہ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں۔ مومنین قبل فتح مکہ اور بعدِ فتح مکہ اور اُن کو اِن پر تفضیل دی اور فرمادیا: ﴿ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ﴾ سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔ ساتھ ہی ارشاد فرمادیا: ﴿ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴾ اللہ خوب جانتا ہے، جو کچھ تم کرو گے۔ **تو جب اُس نے اُن کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنتِ بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے**، تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ اُن کی کسی بات پر طعن کرے؟ کیا طعن کرنے والا اللہ (عزوجل) سے جدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 252-255، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

07 رمضان المبارک 1440ھ/13 مئی 2019ء

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيفَهُ

میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو، کیونکہ تم میں سے کوئی شخص اگر احد پہاڑ کے برابر سونا بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالے تو کسی صحابی کے ایک مُد (یعنی ایک سیر غلہ) یا آدھے مُد (غلہ کے صدقہ) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(صحیح بخاری:3673)



صحابہ کرام

اللہ تعالیٰ کے مُنتخب کردہ لوگ

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے میرا انتخاب فرمایا اور پھر میرے لیے میرے صحابہ کو منتخب کیا۔ پھر ان میں سے کچھ کو میرا قریبی ساتھی، کچھ کو میرا مددگار اور کچھ کو میرا سسرالی رشتہ دار بنا دیا۔ لہٰذا جو شخص ان کو برا بھلا کہے گا اس پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہو گی۔ اور قیامت کے دن نہ اس کی نفل عبادت قبول ہو گی اور نہ فرض۔"

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: [illegible] وصححہ الذہبی)



امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو بحری سفر کر کے جہاد کے لیے جائے گا، اس نے (اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت) واجب کر لی۔

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا."

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (ام حرام رضی اللہ عنہا) اپنے شوہر عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے نکلیں، یہ پہلا موقع تھا کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے ساتھ مسلمان بحری جہاد پر گئے تھے۔

(صحیح بخاری / ۲۹۲۴- سنن ابن ماجہ / ۲۷۷۶)

حافظ عتیق الرحمن

+971 52 344 5154

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے گولڈ میڈلز



أُولٰٓئِكَ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یہی وہ لوگ ہیں
جو فلاح پانے والے ہیں۔ (سورۃ البقرہ)

هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ

یہی وہ لوگ ہیں
جو ہدایت پر ہیں۔ (سورۃ البقرہ)

هُمُ الرّٰشِدُوْنَ

یہی وہ لوگ ہیں
جو ٹھیک ٹھیک راستے پر آ چکے ہیں۔ (سورۃ الحجرات)

عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ

یہی وہ لوگ ہیں
جو جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔ (سورۃ الانبیاء)

هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

یہی وہ لوگ ہیں
جو کامیاب ہیں۔ (سورۃ النور)

هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا

یہی وہ لوگ ہیں
جو سچے مومن ہیں۔ (سورۃ الانفال)

هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

یہی وہ لوگ ہیں
جو سچے ہیں۔ (سورۃ الحجرات)

اللہ کی جماعت کا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا

میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔ اللہ کی طرف سے ان کی مدد کی جائے گی۔ قیامت تک ان کے مخالفین ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ (سنن ابن ماجہ: 3951- راوی: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء نے دینار و درہم کی میراث نہیں چھوڑی

بلکہ ان کی میراث علم ہے، پس جس نے ان کا علم حاصل کیا اس نے (انبیا کی

میراث کا) بڑا حصہ پالیا۔" (سنن ابی داؤد: 3641 باب الحث علی طلب العلم)

اللہ تعالیٰ ابوبکر کو غلطی نہیں کرنے دیتا

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نا پسند کرتا ہے کہ ابوبکر سے خطا ہو

(المعجم الاوسط للطبرانی کما فی مجمع الزوائد حدیث رقم: 14328، کنزالعمال جلد 11 صفحہ 250)۔

خوشخبری

خوشخبری

اب صرف ایک ہی نمبر کے ذریعے

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی) سے شرعی رہنمائی حاصل کیجئے۔

0311-7864100

اوقات کار: صبح 10 تا شام 4 (علاوہ جمعۃ المبارک و عام تعطیل)

وقفہ برائے نماز و طعام: دوپہر 1 سے 2

یہ نمبر ایک وقت میں ایک سے زائد لائنوں پر ٹرانسفر ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ دار الافتاء اہلسنت کے پرانے چار نمبر کچھ عرصہ بعد بند کر دیئے جائیں گے۔ براہ مہربانی اوپر دیا گیا نمبر نوٹ فرمالیجئے۔

نوٹ! دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔

لعنتِ خداوندی

نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "خدا کی قسم! تم ضرور نیکی کی دعوت دیتے رہنا اور برائی سے منع کرتے رہنا اور تم ضرور ظلم کرنے والے کے ہاتھوں کو پکڑ لینا اور اسے ضرور حق پر عمل کے لئے مجبور کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل بھی ایک جیسے کر دے گا پھر تم پر بھی اسی طرح لعنت کرے گا جس طرح بنی اسرائیل پر لعنت کی گئی۔

(ابو داؤد الحدیث 4337)



فرمانِ حضرت علی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

رسولِ کریم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہیں، میری محبت اور ابوبکر و عمر کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہ ہوگا۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۷۹، حدیث: ۳۹۲۰، ملخصاً)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اگر کوئی شخص حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اس نے روزہ بھی رکھا ہوا ہو اور اس حالت میں مر گیا کہ وہ اہل بیت سے بغض رکھتا تھا جہنم میں ہی جائے گا۔

مستدرک حاکم، حدیث نمبر ۴۷۱۲

عالم کی مجلس!

حضور نبیٔ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت (نفل) پڑھنے، ہزار مریضوں کی عیادت کرنے اور ہزار نماز جنازہ میں شرکت کرنے سے افضل ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! اور قرآن کی تلاوت سے (بھی افضل ہے)؟ ارشاد فرمایا: قرآن بھی تو علم کے ساتھ ہی نفع دیتا ہے۔



(قوت القلوب، الفصل الحادی والثلاثون، ج 1 ص 257)

سنت طریقہ سے نہانے سے باوضو ہونا اور

پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے (استنجا کر کے) نہانے کے تین (3) فرائض

(1) کلی کرنا (روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا) (2) نرم ہڈی تک ناک میں پانی ڈالنا (رینٹھ صاف کر کے)

(3) سارے بدن کو اس طرح دھونا کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔

احتیاطیں = سر کو اوپر اٹھاتے ہوئے گلے اور ٹھوڑی کے درمیانی حصے تک پانی بہانا۔ فوارہ کے نیچے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر دونوں بغلوں پر پانی بہانا۔ ناف کے نیچے ہتھیلی رکھ کر اس کے اندر پانی پہنچانا۔ اگر انگوٹھی تنگ ہو تو اسے ہلا کر اس کے نیچے تک پانی پہنچانا۔ نہاتے ہوئے بات نہ کرنا۔ نہاتے ہوئے زبان سے بِسْمِ اللہ یا کوئی قرآنی آیت نہ پڑھیں۔ کپڑے پہننے سے پاکیزگی بھی حاصل ہوگئی اور وضو بھی ہوگیا۔

وضو کے چار (4) فرائض

اعضاء کو ایک دفعہ دھونا (پانی بہانا) فرض جبکہ تین دفعہ دھونا سنت ہے۔

(1) منہ دھونا (2) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (ناخنوں پر لگی نیل پالش یا پینٹ کھرچ کر)

(3) چوتھائی سر کا مسح کرنا (4) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا (ناخنوں پر لگی نیل پالش یا پینٹ کھرچ کر)

نماز کی چھ (6) شرائط

(نماز شروع کرنے سے پہلے کے فرض)

(1) طہارت (2) جسم ڈھانپنا (مرد کا ناف سے گھٹنوں تک جسم ننگا کرنا حرام ہے) (3) خانہ کعبہ کی طرف چہرہ

(4) نماز کا وقت (ظہر کے وقت ظہر) (5) نیت نماز (پکا ارادہ) (6) تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر زبان سے کہنا)

نماز کے سات (7) فرائض

فرض رہ جائے تو نماز دوبارہ پڑھنا ہوتی ہے۔ نماز دل میں نہیں پڑھنی زبان کو حرکت دینا لازمی ہے

(1) تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) (2) قیام (صحت مند کا کھڑا ہونا) (3) تلاوت قرآن

(4) رکوع (5) سجدہ (6) قعدہ اخیرہ (التحیات) (7) سلام پھیرنا

نماز جنازہ کے دو (2) فرض

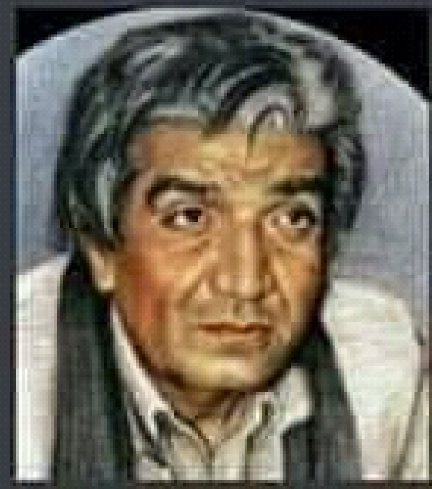
(1) قیام (2) چاروں دفعہ اللہ اکبر زبان سے کہنا

نماز جنازہ کی تین (3) سنتیں

(1) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنا (2) نبی ﷺ پر درود شریف پڑھنا (3) میت کے لئے دعا کرنا

جو شخص کسی طور پر بھی حُضور اکرم ﷺ
کیلئے ادب میں کمی کرتا ہے اس کے ساتھ
کھانا تو کیا اسے دیکھنا بھی منع ہے.

حضرت واصف علی واصف رحمۃ اللہ



گمنام ادیب، صفحہ 141



سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اے عبد اللہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کا سب سے مضبوط کڑا کون سا ہے؟ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ایمان کا سب سے مضبوط کڑا اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے نفرت کرنا ہے۔

(حسن صحیح الجامع: المعجم الصغیر للطبرانی)

ازواجِ مطہراتؓ

نمبر شمار ترتیب	زوجہ کا نام	بوقت نکاح حیثیت	حضرت محمد ﷺ کی عُمر مبارک
پہلا نکاح	حضرت خدیجہؓ	بیوہ	25سال
دوسرا نکاح	حضرت سودہؓ	بیوہ	50سال
تیسرا نکاح	حضرت عائشہؓ	کنواری	53سال
چوتھا نکاح	حضرت حفصہؓ	بیوہ	56سال
پانچواں نکاح	حضرت زینبؓ بنتِ خزیمہ	بیوہ	56سال
چھٹا نکاح	حضرت اُم سلمہؓ	بیوہ	56سال
ساتواں نکاح	حضرت زینبؓ بنتِ جحش	مُطلقہ	58سال
آٹھواں نکاح	حضرت جویریہؓ	قید سے آزاد	58سال
نواں نکاح	حضرت صفیہؓ	قید سے آزاد	60سال
دسواں نکاح	حضرت اُم حبیبہؓ	بیوہ	60سال
گیارہواں نکاح	حضرت میمونہؓ	مُطلقہ	60سال

حضرت میمونی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ مجھے

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

اے ابوالحسن! جب تم کسی

شخص کو، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں

سے کسی کا ذکر، بُرے انداز سے

کرتے دیکھو، تو سمجھ لو کہ اس کا

مسلمان ہونا مشکوک ہے۔

"البداية والنّهاية" ٨/١٤٨

فرمانِ آخری نبی ﷺ

جسے اس حالت میں موت آئے کہ وہ اسلام کو زندہ کرنے کی نیت سے علم سیکھ رہا ہو تو جنت میں اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان بس ایک ہی درجے کا فاصلہ ہوگا۔ (دارمی، 1/112، حدیث:354)





خبردار! خبردار! خبردار! آگے جہنم ہے۔

بچو اور امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز کی بات سنو۔

المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں کچھ لیڈروں کی غلط روش سے ایک ایسا بے خبر اور فریب خوردہ گروہ تیار ہو چکا ہے جو اپنے آپ کو رضوی تو کہتے ہیں مگر انہیں کسی نے بتایا نہیں کہ کشتۂ عشق رسول ﷺ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی برحق تعلیمات کیا ہیں۔ نہ یہ معلوم ہے کہ ہم اہل سنت کا کسی کے ساتھ کون سا اختلاف اصولی ہے اور کون سا فروعی ہے؟ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ چند دن پہلے قتل ہونے والا ایک دیوبندی اُسے کچھ فریب خوردہ لوگ دیوبندی بھی مانتے ہیں اور ساتھ ساتھ محافظِ ناموس رسالت بھی گردانتے ہیں۔ آیئے اپنے عظیم امام سے پوچھتے ہیں دیوبندی، وہابی، بدمذہب کون ہے؟ فتاویٰ رضویہ شریف سے چند فرامین ملاحظہ ہوں۔

نمبر 1: دیوبندی عقیدے والے خود مرتد ہیں اور ان سے میل جول مطلق حرام۔ ان سے میل جول رکھنا جہل وضلالت ہے، یونہی وہ جو دیوبندیہ سے میل جول رکھتا ہو اگرچہ اپنے آپ کو سنی کہتا ہو سخت فاسق ہے۔ اور مسلمانوں کو اس سے قطع تعلق لازم۔

قال اللہ تعالیٰ: وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (پارہ 11 سورہ ھود آیت 113)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ظالم لوگوں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تمہیں آگ چھو لے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 13، صفحہ 619 رضا فاؤنڈیشن)

نمبر 2: دیوبندی عقیدے والوں کے پیچھے نماز باطلِ محض ہے۔ ہوگی ہی نہیں، فرض سر پر رہے گا اور ان کے پیچھے پڑھنے کا شدید عظیم گناہ۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6، صفحہ 573 رضا فاؤنڈیشن)

نمبر 3: دیوبندیوں کو نہ خوف خدا نہ شرم رسول دن دہاڑے مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکتے پھرتے ہیں کہ ان کو دھوکے دیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5، صفحہ 395 رضا فاؤنڈیشن)

نمبر 4: وہابیہ کی برائی بیان کرنا فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6، صفحہ 597 رضا فاؤنڈیشن)

نمبر 5: بدمذہب کے لیے حکمِ شرعی یہ ہے کہ اس سے بغض وعداوت رکھیں، روگردانی کریں، اس کی تذلیل وتحقیر بجالائیں، اس سے لعن وطعن کے ساتھ پیش آئیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 11، صفحہ 397 رضا فاؤنڈیشن)

پھر فرمایا: بدمذہب کتا ہے یا نہیں؟ ہاں ضرور ہے بلکہ کتے سے بھی بدتر وناپاک، کتا فاسق نہیں اور یہ اصلِ دین ومذہب میں فاسق ہے، کتے پر عذاب نہیں اور یہ عذاب شدید کا مستحق ہے، میری نہ مانو سید المرسلین ﷺ کی حدیث مانو، ابوحازم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: أَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ النَّارِ. بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 11، صفحہ 399 رضا فاؤنڈیشن)

بدعتِ حسنہ کی چند مثالیں

ایسا اچھا نیا کام جو شریعت سے ٹکراتا نہیں ہے، اس کی بہت ساری مثالیں ہیں، جن میں سے پانچ یہ ہیں:

1 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کو ایک جگہ جمع کروایا اور اس کی تکمیل حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی 2 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تراویح کی جماعت شروع کروائی 3 حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں جمعہ کی اذانِ ثانی شروع ہوئی 4 قرآنِ پاک میں نقطے اور اِعراب حجاج بن یوسف کے دور میں لگائے گئے۔

5 مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کے لئے محراب ولید مَرْوانی کے دور میں سیّدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ایجاد کی تھی۔ ان کے علاوہ بھی بہت سارے ایسے کام ہیں، جو نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں یا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دورِ مبارک میں نہیں تھے، بعد میں ایجاد ہوئے، تو یہ سارے کے سارے کام کیا مَرْدُود اور باطل ہیں؟ ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اللہ کریم عقلِ سلیم عطا فرمائے اور دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ) صفحہ 25 پر یہ مسئلہ شائع ہوا تھا: ♛ دورانِ طواف حاجی صاحبان کی ایک تعداد کی پیٹھ یا سینہ کعبۂ مُشرّفہ کی جانب ...

☆ صوفیاء کے سلسلوں میں سب سے پہلے سلسلہ قادریہ ہے جس کی بنیاد شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ (1077ء .... 1177ء) نے رکھی تھی کا ذکر مناسب ہوگا۔ اگرچہ مغربی ایشیا میں یہ سلسلہ بڑا مستحکم تھا لیکن سلاطین دہلی (1206ء ...... 1526ء) کے زمانے میں اسے برصغیر میں کوئی خاص ترقی حاصل نہ ہوئی۔

☆ نقشبندیہ سلسلہ جو بہاؤ الدین نقشبند (1388ء) کے نام پر ہے وہ بھی برصغیر میں تاخیر سے پہنچا عوام کے اندر اسلام کی نشرواشاعت زیادہ تر بقیہ دو سلسلوں یعنی چشتیہ اور سہروردیہ کی مرہون منت ہے۔

☆ چشتیہ سلسلہ جس کے بانی خواجہ ابو اسحٰق شامی (940ء) تھے برصغیر میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے توسط سے آیا۔

☆ سلسلہ سہروردیہ کو جس نے شیخ نجیب الدین عبدالقادر سہروردی (م1169ء) کے نام سے یہ نام پایا ہے برصغیر میں ملتان کے شیخ بہاؤ الدین ذکریا نے ہردلعزیز بنایا۔

فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم:

کامل مومن کے علاوہ کسی کو دوست نہ بناؤ اور تمہارا کھانا پرہیزگار ہی کھائے۔

(ابوداؤد، ۴/۳۴۱، الحدیث: ۴۸۳۲)



نیکی کی دعوت!

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم، شہنشاہِ اُمم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اللہ عزوجل کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہارے
ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے تو یہ
تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(مسلم، ص 1311، حدیث: 2406)

شانِ صحابہ کرام!

صادق و امین نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے صحابہ کے متعلق اچھی بات کہی تو وہ نفاق سے بری (یعنی آزاد) ہوگیا۔ جس نے میرے صحابہ کے متعلق بُری بات کہی تو وہ میرے طریقے سے ہٹ گیا اور اُس کا ٹھکانا آگ ہے اور کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی۔

(جمع الجوامع، 8 / 428، حدیث: 30262)

خلفائے راشدین کی محبت!

حضور نبیِّ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے تم پر ابو بکر، عمر، عثمان اور علی کی محبت کو فرض کردیا ہے جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو تم پر فرض کیا ہے جو اِن میں سے کسی ایک سے بھی بغض رکھے اللہ عزوجل اُس کی نماز قبول فرمائے گا نہ زکوٰۃ، نہ روزہ اور نہ ہی حج اور اُسے قبر سے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(مسند الفردوس، 1 / 101، حدیث: 619)

آگ کے طوق کی وعید!

مکی مدنی مصطفٰے، احمدِ مجتبٰی حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! جو تیری فضیلت میں شک کرے وہ قیامت کے روز یوں اٹھایا جائے گا کہ اُس کے گلے میں آگ کا طوق ہو گا۔

(تاریخ ابنِ عساکر، 59 / 90)

شیخین سے محبت!

حضور نبیِؐ پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ابو بکر اور عمر سے محبت کرتا ہے آسمانِ دنیا میں اُس کے لئے 80 ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص اِن دونوں سے بغض رکھتا ہے تو دوسرے آسمان پر موجود 80 ہزار فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔

(تاریخ ابنِ عساکر، جلد 30، صفحہ 148)

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

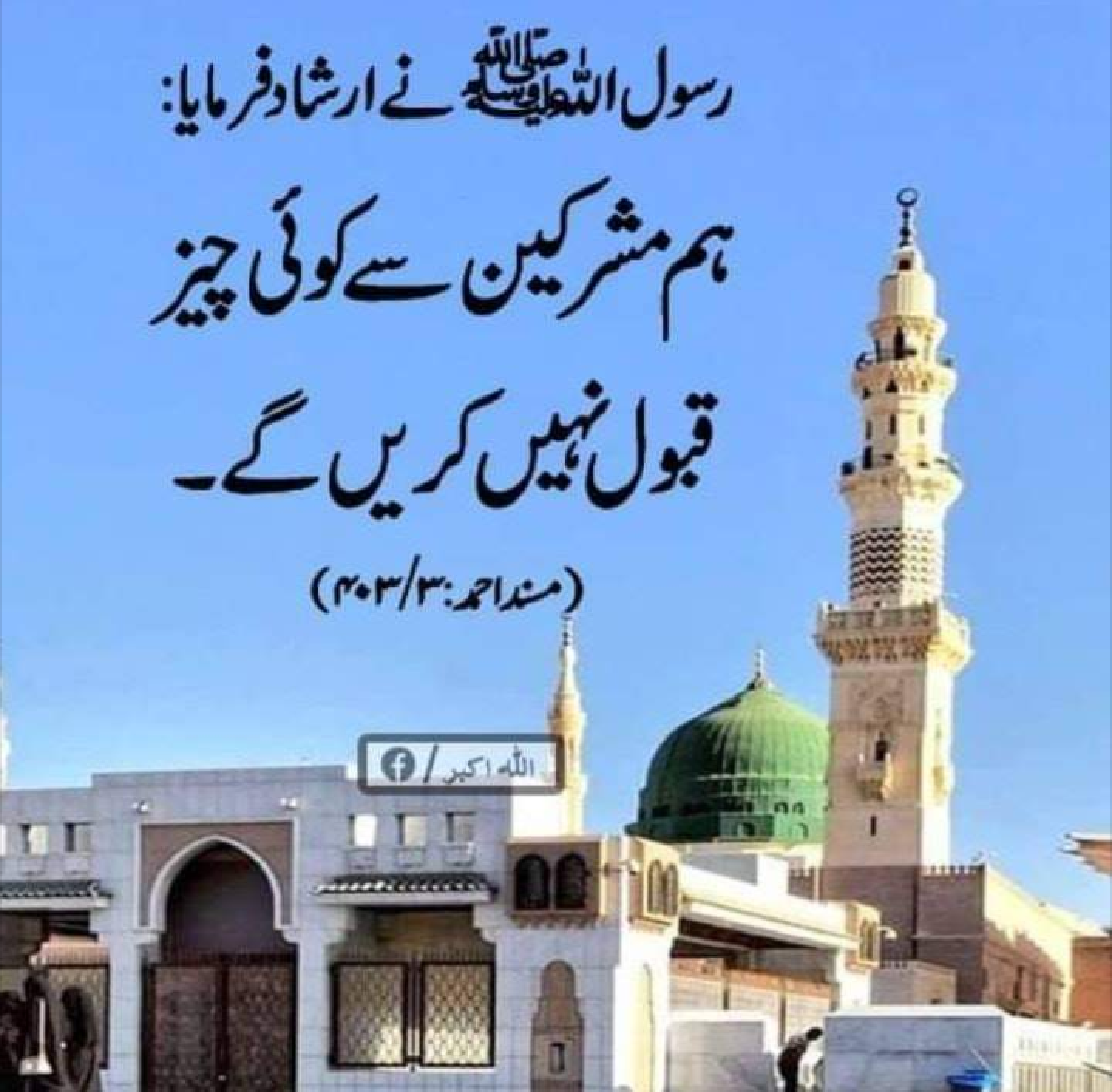
مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَغَيَّرَهُ بِيَدِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهِ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ

حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

جو شخص برا کام ہوتا دیکھے، وہ اسے اپنے ہاتھ سے ختم کر دے اور اگر طاقت نہ ہو تو زبان کے ساتھ روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے برا جانے۔ اور یہ (آخری درجہ) کمزور ترین ایمان ہے۔

Whoever among you sees an evil and changes it with his hand, then he has done his duty. Whoever is unable to do that, but changes it with his tongue, then he has done his duty. Whoever is unable to do that, but changes it with his heart, then he has done his duty, and that is the weakest of Faith.

سنن نسائی، الرقم :5011


رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ہم مشرکین سے کوئی چیز
قبول نہیں کریں گے۔
(مسند احمد: ۳/۴۰۳)
اللہ اکبر /


رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں اپنے دین پر ثابت قدم
رہنے والا، ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا
سنن الترمذی 2260

فرمانِ رسول ﷺ

”جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے
گزرو تو ضرور کچھ کھا لیا کرو، کچھ پی لیا کرو۔“

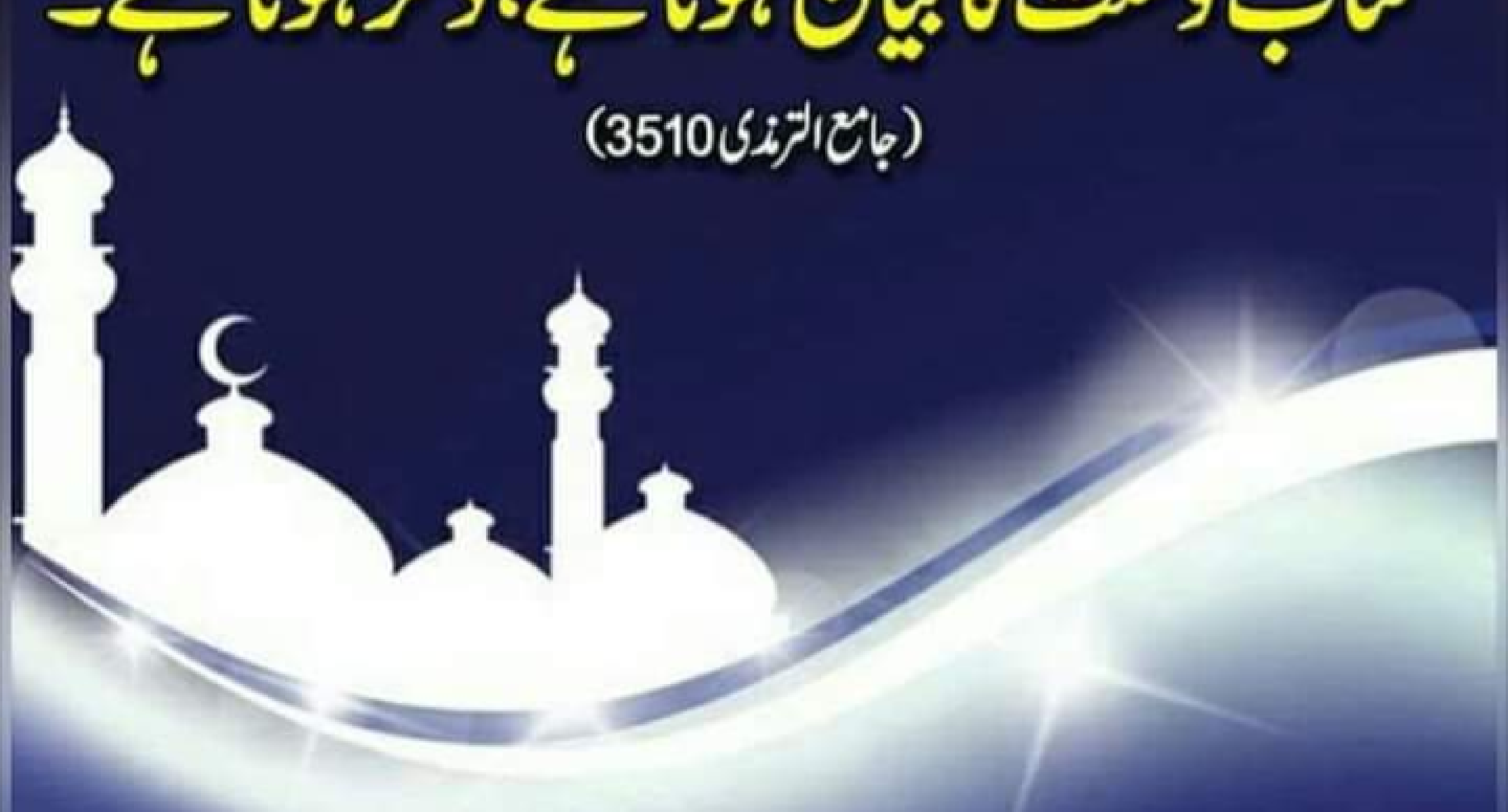
صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

جنت کے باغیچے کیا ہیں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اس زمین پر قائم جو علماء کی مجالس ہیں، جن میں
کتاب وسنت کا بیان ہوتا ہے، ذکر ہوتا ہے۔

(جامع الترمذی 3510)

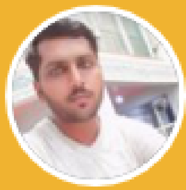


نبی کریم ﷺ نے علم کو عبادت سے
افضل قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے
میری فضیلت میرے ادنیٰ صحابی پر۔

(ترمذی، ج4، ص314، حدیث:2694)

حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: از مذہب رفاض واز ملت خوارج بے زارم، من کہ سنی دوست دار چار یارم یعنی میں رافضیوں کے مذہب اور خارجیوں کی ملت سے بے زار ہوں، میں سنی ہوں اور چار یار کا یار ہوں (عقل بیدار صفحہ ۲۴۶ مصنف حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ)۔



Ishaq
Today, 12:52 PM

اگر تم غلط کو غلط
نہیں کہہ سکتے تو
تم غلامی کے اعلیٰ
ترین درجے پر ہو ..
اور اگر تم غلط کو
غلط نہیں سمجھتے
تو تم جہالت کے
اعلیٰ ترین درجے پر
ہو ..

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا چوتھا نمبر کے منکر پر لعنت ۔ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا پہلا نمبر کہنے والوں کے منہ پر حیدری طمانچہ : ⬇️

شیعہ محدث علامہ ابن شاذان اپنی کتاب میں باسند روایت نقل کرتے ہیں : مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : جو مجھے چار خلفاء (رضی اللہ عنہم) میں سے چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر اللہ کی لعنت ۔
حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا پہلا نمبر کہنے والوں پر خود مولا علی رضی اللہ عنہ نے لعنت فرمائی ہے ۔ اب کیا بنے گا سنیوں کے لبادے میں چھپے تفضیلی رافضیوں کا ؟ ۔ ⬇️

جو مجھے چار خلفاء میں سے چوتھا خلیفہ نہ مانے اس پر اللہ کی لعنت

مائة منقبة

من مناقب أمير المؤمنين علي بن أبي طالب
والأئمة من ولده عليهم السلام
من طريق العامة

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

تأليف
الشيخ الفقيه والحبر النبيه
أبي الحسن محمد بن أحمد بن علي بن الحسن القمي
المعروف بـ ابن شاذان
من مفاخر أعلام القرنين الرابع والخامس

المنقبة التاسعة والخمسون

حدّثنا أبو القاسم عبيد الله بن الحسن بن محمّد السكوني، قال: حدّثني الحسن بن محمّد البجلي، قال: حدّثني أحمد بن يحيى بن الحسين بن زيد بن عليّ، قال: حدّثني أبي[١]، عن جدّي الحسين بن زيد[٢]، عن جعفر بن محمّد، عن أبيه، عن عليّ بن الحسين، عن أبيه [قال:]

قال أمير المؤمنين عليه السلام: «من لم يقل: إنّي رابع الخلفاء الأربعة فعليه لعنة الله».

قال الحسين بن زيد: قلت لجعفر بن محمّد عليه السلام: قد رو ... ذا فإنكم لاتكذبون؟

قال: نعم، قال الله تعالى في محكم كتابه: ﴿وإذ قال ربّك ... كة إنّي جاعل في

⬅ عن والده. عنه البحار: ٢٤١/٣٦ ح٤٧ وعن الطرائف.

ورواه الخزّاز القمّي في كفاية الأثر: ٤٥ بإسناده عن الصدوق. ورواه السيّد عليّ الهمداني في مودّة القربى: ٩٥، والكشفي الحنفي الترمذي في المناقب المرتضوية: ١٢٩ بإسنادهما إلى سليم.

وأخرجه القندوزي في ينابيع المودّة: ١٦٨ عن مودّة القربى، وفي ص٤٤٥ عن الحمويني والخوارزمي. وأخرجه الأمرتسري في أرجح المطالب: ٤٤٨ عن مودّة القربى ومناقب الخوارزمي. عنها إحقاق الحقّ: ٧١/١٣ ـ ٧٢. وأورده في كشف الغمّة: ٥٠٨/٢ والإنصاف: ١٦٤ ح١٧٢ عن سلمان.

١ ـ يحيى بن الحسين بن زيد بن عليّ بن الحسين عليه السلام. قال الشيخ: واقفي، وعدّه من أصحاب الكاظم عليه السلام كما في معجم رجال الحديث: ٤٤/٢٠ رقم ١٣٤٨٤، وذكر أنّه من شهود وصيّة أبي إبراهيم عليه السلام على ابنه عليّ بن موسى عليه السلام كما في معجم رجال الحديث: ٢٩٠/١ في ترجمة إبراهيم بن محمّد الجعفري نقلاً عن الكافي والعيون والخصال، وذكره الخطيب في تاريخ بغداد: ١٨٩/١٤ رقم ٧٤٨٧ وقال: سكن بغداد وحدّث عن أبيه، وذكر وفاته سنة ٢٣٧ ودفن في مقابر قريش ببغداد، وصلّى عليه عبدالله بن هارون ودخل قبره، وذكره المزّي في تهذيب الكمال: ٤٦٥/٤ ضمن الرواة عن أبيه

وأمّا ابنه أحمد فلم أجده في الرجال.

٢ ـ الحسين بن زيد بن عليّ بن الحسين بن عليّ عليه السلام العلوي، أبوعبدالله الكوفي، يلقّب بذي الدمعة، كان أبوعبدالله عليه السلام تبنّاه وربّاه، وزوّجه بنت الأرقط، روى عن أبي عبدالله، وأبي الحسن عليه السلام، له كتاب، وعدّه البرقي والشيخ في أصحاب الصادق عليه السلام، روى عنه ابنه يحيى كما في تهذيب الكمال: ٤٦٤/٤ رقم ١٢٩٢، وذكره الذهبي في ميزان الإعتدال: ٥٣٥/١ رقم ٢٠٠٢ والسيّد الخوئي في معجم رجال الحديث: ٢٣٩/٥ رقم ٣٤٠٥.

حلالہ کے لیے جماع شرط ہے

سوال: حلالہ کے لیے جماع شرط ہے یا خلوت صحیحہ سے بھی حلالہ ہو جائے گا؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی چینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حلالہ کے درست ہونے کے لیے دخول شرط ہے محض خلوت صحیحہ سے حلالہ درست نہیں ہو گا۔ فتح القدیر میں ہے: والشرط الايلاج بقيد كونه عن قوة نفسه وان كان ملفوفاً اذا كان يجد لذة حرارة المحل ترجمہ: حلالہ صحیح ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر آلہ تناسل کی قوت سے دخول کرے اگرچہ اس پر کپڑا لپیٹ کر کے دخول کریں جب اسے فرج کی حرارت محسوس ہو۔

(فتح القدیر، کتاب الطلاق، فصل فیما تحل بہ المطلقۃ، جلد 4، صفحہ 160)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

21 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ / 11 جون 2023ء

ہر جگہ بیٹھنا اور ہر جگہ منہ مارنا کبھی کبھی مہنگا پڑ جاتا ہے اس لئے اپنے منہ اور زبان کو لگام دیں۔۔۔
توجہ رکھیں کہاں بیٹھنا ہے کہاں نہیں کہاں منہ کھولنا ہے کہاں بند رکھنے میں فائدہ ہے۔۔۔!!🌹♥️🌹



فرمانِ حضرت مجدّد الف ثانی:

"سیدنا ابوبکر صدیق کی افضلیّت کا منکِر یزید بدبخت کا ساتھی ہے۔"

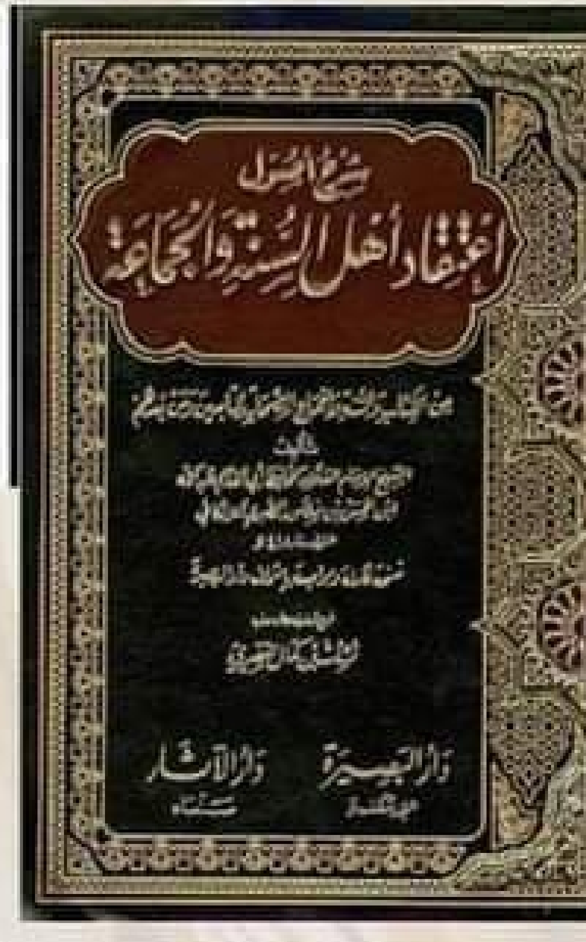
مکتوبات شریف، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب 266، صفحہ 130



سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے صدیق ہونے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے فاروق ہونے کا انکار کرنے والا فقط رافضی ہی ہو سکتا ہے ۔۔۔ امام باقر رضی اللہ عنہ

٢٦٨٥ ـ أنا علي بن محمد بن عيسى قال: أنا علي بن محمد المصري قال: نا أبو زيد ـ عبد الرحمن بن حاتم ـ قال: نا عمر بن خالد قال: نا زهير بن معاوية عن عروة عن عبد الله بن قشير قال:

«لقيت أبا جعفر ـ محمد بن علي ـ يشهد أن أبا بكر: الصديق، وعمر: الفاروق رضوان الله عليهما، والرافضة تنكر ذلك».



امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بیٹے امام ابو جعفر محمد بن علی (امام باقر) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک ابو بکر صدیق ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فاروق ہیں حالانکہ رافضی ہی اس کا انکار کرتے ہیں

علامہ عاطف سلیم نقشبندی

شرح اصول الاعتقاد اہل السنہ للالکائی ۔ رقم ۔ 2685

شیعہ 👉 جو اہل سنت کے خلاف بد دعا کرتے
ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اے اللہ! ان کا
حشر ابوبکر، عثمان اور عمر کے ساتھ فرما،
رضی اللہ عنھم!
جوابِ سنی: آمین یا رب العالمین 😍

کفِ لسان کا ھرگز یہ مطلب نہیں کہ فضائل و مناقب بھی بیان نہ کئے جائیں۔بلکہ کفِ لسان کا مطلب ھے (مشاجرات صحابہ) جن معاملات میں صحابہ کرام کا آپس میں اختلاف ھوا اس پر اپنی زبان بند رکھنا ھے۔

دلائل۔۔فضائل و مناقب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سنن ترمذی، جلد 4، صحفہ 526، بیروت چھاپہ

الجامع الکبیر، مصنف امام ترمذی، جلد 6، باب 47، صحفہ 157

کتاب فضائل صحابہ، مصنف امام احمد بن حنبل، جلد 2، صحفہ 1155

کتاب الشریعہ، مصنف امام ابوبکر محمد بن حسین عاجوری وصال 360 ھ، فضائل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر دس باب قائم کئے

الجواب:

جب کوئی گمراہ بددین رافضی ہو یا مرزائی، وہابی ہو یا دیوبندی وغیرہم خذلھم اللہ تعالٰی اجمعین (اللہ تعالٰی ان کو بے یارو مددگار چھوڑے۔ت) مسلمانوں کو بہکائے فتنہ وفساد پیدا کرے تو اس کا دفع اور قلوب مسلمین سے شبہات شیاطین کا رفع فرض اعظم ہے جو اس سے روکتا ہے "یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا"[1] "میں داخل ہے کہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں۔ اور خلافت کمیٹی کا حیلہ اللہ کے فرض کو باطل نہیں کرتا نہ شیطان کے مکر کو دفع کرنے سے روکنا شیطان کے سوا کسی کا کام ہو سکتا ہے۔ جو ایسا کہتے ہیں اللہ عزوجل اور شریعت مطہرہ پر افتراء کرتے ہیں مستحق عذاب نار وغضب جبار ہوتے ہیں۔ ادھر ہندوؤں سے وداد واتحاد منایا، ادھر روافض ومرزائیہ وغیرہم ملاعنہ کا سد فتنہ ناجائز ٹھہرایا، غرض یہ ہے کہ ہر طرف سے ہر طرح سے اسلام کو بے چھری حلال کردیں اور خود مسلمان بلکہ لیڈر بنے رہیں،

"وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۠"[2] "اور اللہ تعالٰی ظالم لوگوں کو راہ نہیں

بدمذہب کا رد فرضِ اعظم ہے

فتاوی رضویہ شریف

جلد 21

دکھاتا۔ت) مسلمانوں پر فرض ہے کہ ایسے گمراہوں، گمراہ گروں، بے دینوں کی بات پر کان نہ رکھیں، ان پر فرض ہے کہ روافض ومرزائیہ اور خود ان بے دینوں یا جس کا فتنہ الخصوص دیکھیں سد باب کریں، وعظ علماء کی ضرورت ہو وعظ کہلوائیں، اشاعت رسائل کی حاجت ہو اشاعت کرائیں، حسب استطاعت اس فرض عظیم میں روپیہ صرف کرنا مسلمانوں پر فرض ہے حدیث میں ہے

اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ۘ
يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ وَ
يَقۡبِضُوۡنَ اَيۡدِيَهُمۡ‌ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمۡ‌ؕ اِنَّ
الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝٦٧

محمد جونا گڑھی

تمام منافق مرد و عورت آپس میں ایک ہی ہیں یہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بھلی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں یہ اللہ کو بھول گئے اللہ نے انہیں بھلا دیا بیشک منافق ہی فاسق و بد کردار ہیں ۔

(۶)۔ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے دانے کو پھاڑ کر پودا نکالا اور ایک ذرے (مالیکیول) سے انسان کو پیدا کیا، اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو میں آپکے فرمان کی خاطر جہاد کرتا۔ اگر میرے پاس تلوار نہ ہوتی تو اپنی چادر سے ہی مخالفین پر حملہ کر دیتا اور ابوبکر کو منبرِ رسول ﷺ کی ایک سیڑھی بھی نہ چڑھنے دیتا۔ لیکن آپ ﷺ نے میرے

مرتبے اور ابوبکر کے مرتبے کو خوب سمجھ کر فیصلہ دیا اور فرمایا ابوبکر کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ آپ نے مجھے نماز پڑھانے کا حکم نہیں دیا، لہٰذا رسول اللہ ﷺ جس شخص کو ہمارا دینی پیشوا بنانے پر راضی ہیں ہم اسے اپنا دنیاوی پیشوا بنانے پر کیوں نہ راضی ہوں (صواعقِ محرقہ صفحہ ۶۲)۔

ترجمہ: حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل ابوبکر ہیں اور ابوبکر کے بعد سب سے افضل عمر ہیں (ابن ماجہ حدیث رقم:۱۰۶، مسند احمد حدیث رقم:۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۷۴، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۹۱۱، ۹۲۵، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۴۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۸، ابنِ ابی شیبہ جلد ۸ صفحہ ۵۷۴، السنۃ لعبداللہ ابن احمد حدیث رقم: ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۷، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۶ السنۃ لابن ابی عاصم حدیث رقم: ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹)۔

ترجمہ:۔ ''بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں۔'' (کنزالایمان)

تفسیر:۔ ''منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہ دنیا میں اظہار اسلام کر کے مجاہدین کے ہاتھوں سے بچا رہا ہے اور کفر کے باوجود مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔'' (تفسیر خزائن العرفان)

”وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۞ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ “.

حوالہ:۔ قرآن شریف، پارہ نمبر۔۱۰، سورۃ التوبہ، آیت نمبر۔۶۵ اور ۶۶

ترجمہ:۔ ”اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔ تم فرماؤ کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو؟ بہانے نہ بناؤ، تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔“ (کنز الایمان)

✿ حوالہ :

(۱) ''اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِطِبْرَانی '' از : امام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی، المتوفی سنہ۳۶۰ھ، مطبوعہ :۔ دار الفکر ،عمّان ،جورڈن،جلد نمبر: ۱، صفحہ نمبر: ۲۳۲،۲۳۱

◈ مندرجہ بالا حدیث کا اردو ترجمہ :

''ہم سے احمد بن یحیٰی حلوانی نے حدیث بیان کی ،انھوں نے کہا ہم سے حسین بن عمر عنقزی نے ،انھوں نے کہا ہم سے ہمارے والد نے ،انھوں نے کہا ہم سے اسباط بن نصر نے سُدِّی سے ،انھوں نے ابو مالک سے، انھوں نے ابن عباس سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد'' وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ ''(التوبۃ : ۱۰۱) (ترجمہ:۔ ''اور تمہارے آس پاس کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے۔ان کی خو ہو گئی ہے نفاق۔تم انہیں نہیں جانتے ،ہم انہیں جانتے ہیں۔جلد ہم انہیں دو ۲ بار عذاب کریں گے ،پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے'') اس آیت کے ضمن میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے ،تو فرمایا کہ ''اُٹھ اے فلاں اور نکل جا، بیشک تو منافق ہے۔

”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی نماز کے خطبہ میں نام لے لے کر منافقین کو کھڑا کر کے مسجد سے نکال دیا“

تفسیر کبیر کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت شدہ ایک حدیث ذیل میں درج ہے:۔

رَوَی السُّدِّیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَامَ خَطِیْبًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: اخْرُجْ یَا فُلَانُ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ اخْرُجْ یَا فُلَانُ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ فَاَخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ نَاسًا وَفَضَحَهُمْ فَهٰذَا هُوَ الْعَذَابُ الْاَوَّلُ، وَالثَّانِیْ عَذَابُ الْقَبْرِ.
❁ حوالہ : (۱) ”تفسیر الفخر الرازی المشتهر بالتفسیر کبیر ومفاتیح الغیب“ مفسیر: امام فخر الدین محمد رازی، (المتوفی ۶۰۴ھ) ناشر: دارالفکر، بیروت، لبنان، سن طباعت ۱۴۲۳ھ، جلد نمبر: ۸، جزء نمبر: ۱۶، صفحہ نمبر: ۱۷۷
❁ مندرجہ بالا حدیث کا اردو ترجمہ:۔
”حضرت سدی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بیشک جمعہ کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانے کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ اے فلاں نکل جا، تو منافق ہے۔ اے فلاں نکل جا، تو منافق ہے۔ پس مسجد سے اسی طرح ذلیل کر کے کئی لوگوں کو نکالا۔ ان منافقوں کو ذلیل کر کے نکالنا پہلا عذاب ہے، اور دوسرا عذاب قبر کا۔“

حوالہ :

(۱) ''اَلدُّرُ الْمَنْثُوْرِ فِی التَّفْسِیْرِ الْمَاثُوْرِ'' مفسیر : امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر السیوطی۔ (المتوفی سنہ ۹۱۱ھ) ناشر : دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، الطبعة الثانیہ، سنہ ۱۴۲۴ھ، **جلد نمبر: ۳، صفحہ نمبر: ۴۸۷**

مندرجہ بالا حدیث کا اردو ترجمہ:۔

''ابن مردویہ نے حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ بیشک حضور اقدس ﷺ نے ہمیں ایک ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے ایسا خطبہ ہم نے کبھی نہیں سنا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگوں! تم میں کچھ منافقین ہیں۔ تم میں جس کا نام لوں تو اسے چاہیئے کہ وہ فوراً کھڑا ہو جائے۔ ''اے فلاں تو کھڑا ہو جا۔ اے فلاں تو کھڑا ہو جا'' یہاں تک کہ چھتیس (۳۶) آدمی کھڑے ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یقیناً تم میں۔ یقیناً تم میں۔ یقیناً تم میں۔ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو۔ ان کھڑے ہونے والوں میں سے ایک شخص کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ دنیوی تعلقات تھے۔ وہ شخص کے ساتھ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی، تو آپ نے اس شخص سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ اس شخص نے جواب میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں ایسا ایسا ارشاد فرمایا۔ حضرت عمر نے اس شخص سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ تجھے دور ہی رکھے (اللہ تعالیٰ تجھے ہمیشہ کے لئے ہلاک فرمائے)


MINHAJ





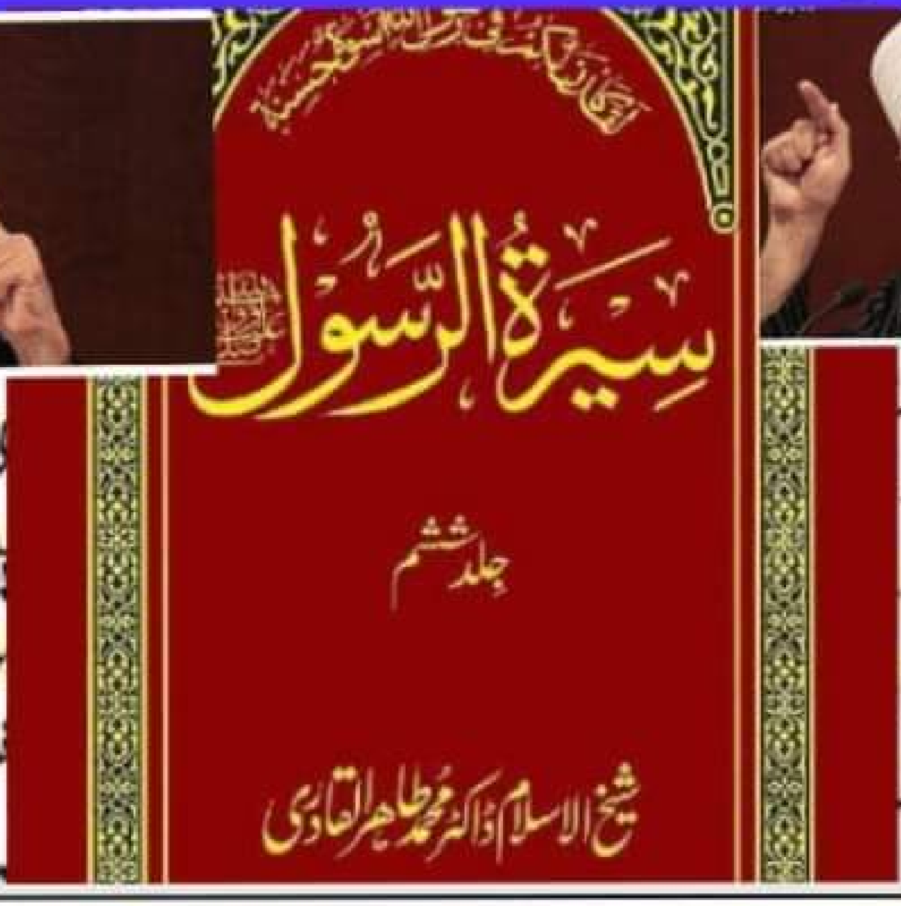


ڈاکٹر طاہر القادری گستاخ فاطمۃ الزہرا

درج بالا حدیث سے واضح ہے کہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو وقتی طور پر
جو معمولی سی غلط فہمی ہوئی تھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ان کی عیادت کے لئے
ان کے گھر گئے تو یہ معمولی سی غلط فہمی فوری طور پر دور ہو گئی۔ جب نیتیں صاف ہوں تو
زندگی میں چھوٹی موٹی غلط فہمیاں نفرت کی دیوار نہیں بنتیں۔ یہ غلط فہمیاں بہت جلد دور







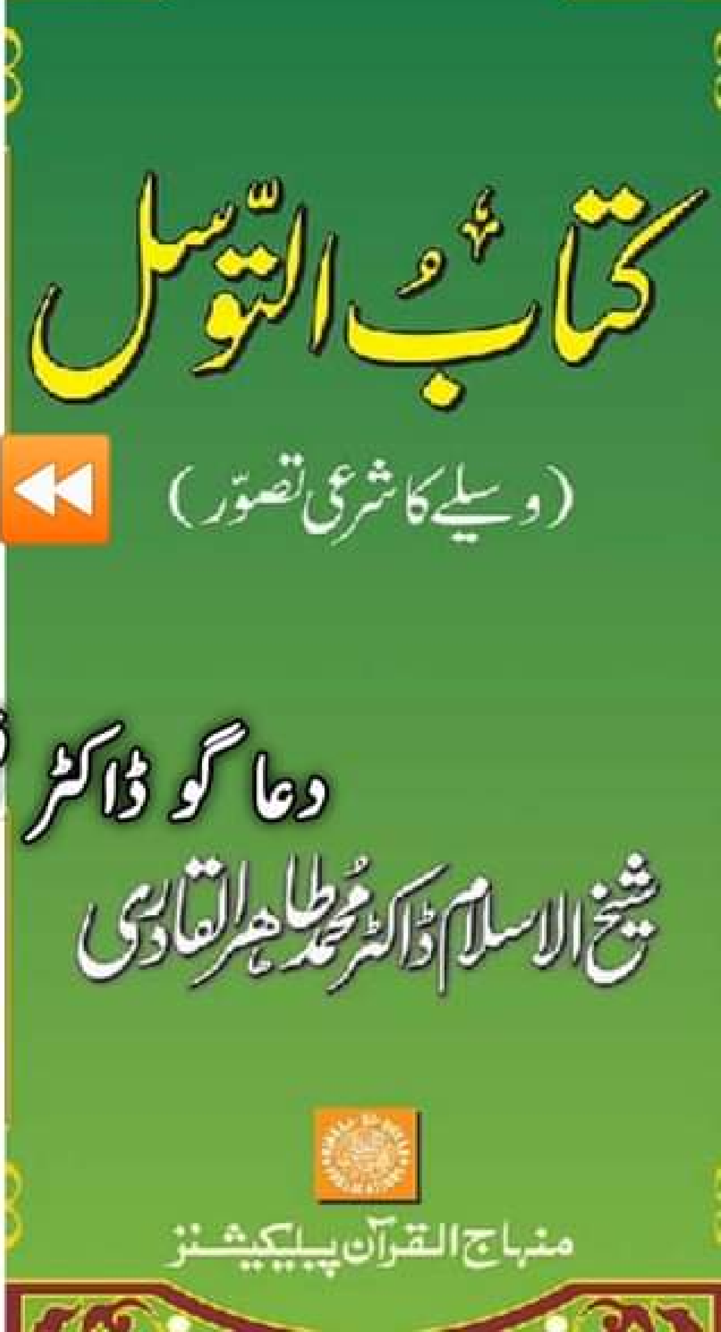
مزید غور ...
بڑا فتنہ سرنہ ... کی زمین کی وراثت
کے حوالے ... کی اتباع میں جو
موقف اختیا ... موقف کی تائید کی۔
یہی نہیں بلکہ ... فضیلت بھی بیان کی

جناب ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب لکھتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خطا کی معافی کے لیے ۔ لفظ خطا کا مطلق استعمال نبی کے لیے کیا اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

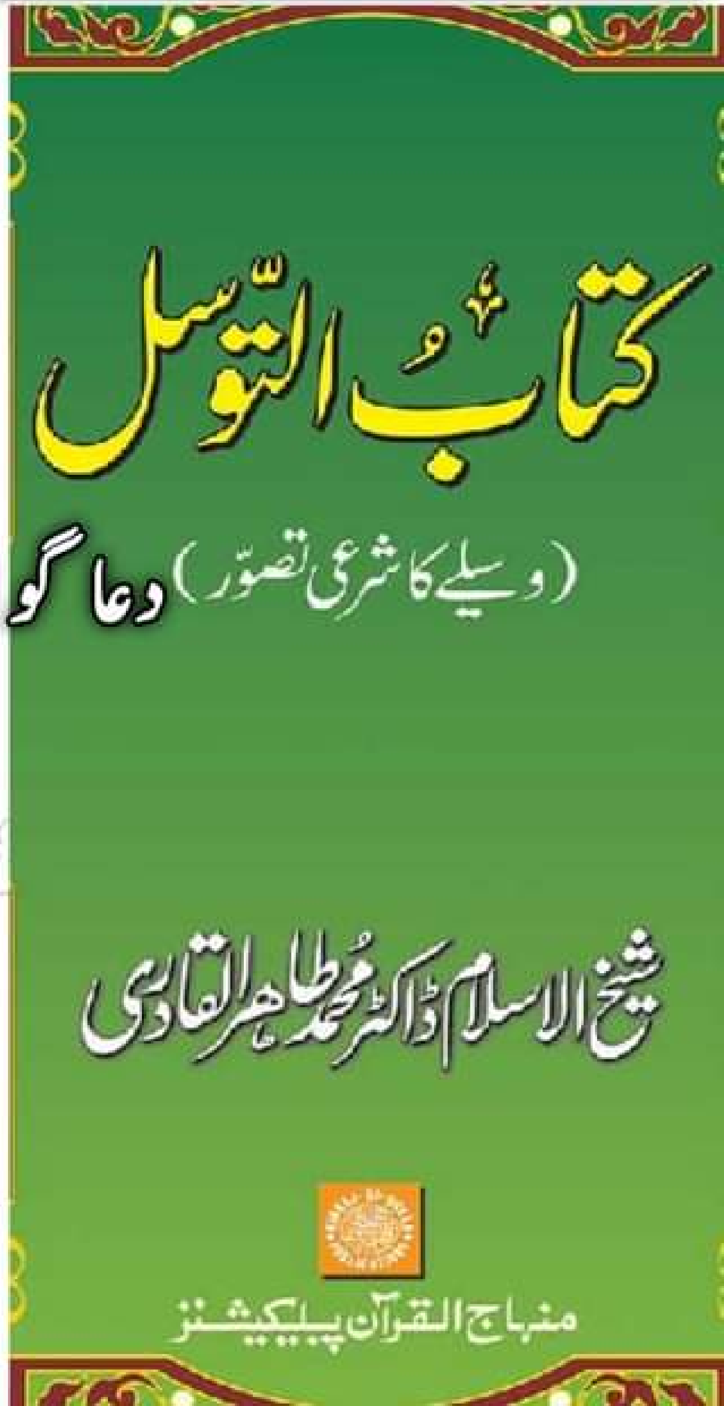
۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کا حضور نبی اکرم ﷺ کو وسیلہ بنانا

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے توسّل کا عمل...... آپ ﷺ کی تخلیق سے قبل، آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں اور بعد از وصال ...... ہر دور میں جاری وساری رہا ہے۔ اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں اپنی خطاؤں اور لغزشوں کی معافی کے لیے حضور ﷺ کی ذات مبارک سے توسّل کرنا، ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی خطاء کی معافی کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ کو ربّ کی بارگاہ میں بطور وسی[illegible] رب رحیم نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ان کی بھول چوک کو معاف کر دیا۔

امام طبرانی [illegible]ر، سیوطی اور بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں سے مروی جو حدیث روایت کی ہے وہ اس طرح ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی فکرِ توبہ میں مستغرق تھے کہ اس عالم اضطراب میں آپ علیہ السلام کو یاد آیا کہ میں نے اپنی پیدائش کے وقت عرشِ معلی پر **لا إله إلا الله محمد رسول الله** (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں)، لکھا دیکھا تھا جو اس امر کا مظہر ہے کہ بارگاہِ الٰہی میں جو مقام حضرت محمد ﷺ کو حاصل ہے، وہ مقام کسی اور کو میسر نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے عرش پر اپنے نام کے ساتھ ان کا اسم گرامی لکھا ہوا ہے۔ اس پر آپ علیہ السلام نے



جناب ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب لکھتے ہیں : حضرت آدم علیہ السلام خطا کے مرتکب ہوئے ۔ لفظ خطا کا مطلق استعمال نبی کے لیے کیا اس کا شرعی حکم کیا ہے ؟



اقتَرَفَ آدم الخطيئَةَ قال: رب! أسألُكَ بحقِ محمدٍ ﷺ لما غفرت لي۔ فقال الله: يا آدم! و كيف عَرَفْتَ محمدًا و لم أخلُقْه؟ قال: يا رب! لأنك لمّا خلقتني بيدك و نفختَ فيّ من روحك رفعتُ رأسي فرأيتُ على قوائمِ العرشِ مكتوباً: لا إله إلا الله، محمد رسول الله، فعلمتُ أنك لم تُضِفْ إلى اسمكَ إلا أحَبَّ الخلقِ إليك۔ فقال الله: صدقتَ يا آدم! إنه لأحَبُّ الخلقِ إليّ ادعني بحقه، فقد غفرتُ لك، و لو لا محمدٌ ما خلقتُكَ۔

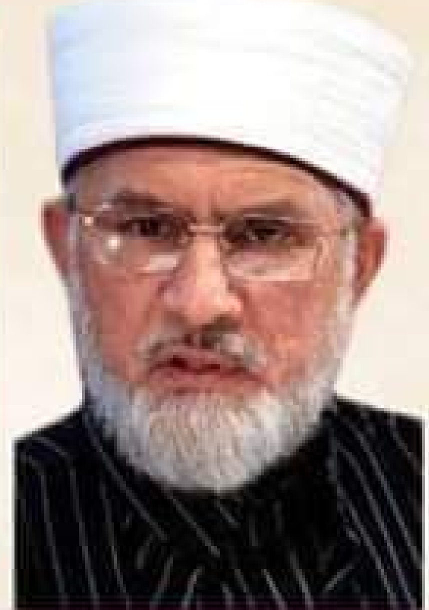
حضرت آدم علیہ السلام خطاء کے مرتکب ہوئے تو انہوں نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد ﷺ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ تو اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا: اے آدم! تم نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک میں نے انہیں تخلیق بھی نہیں کیا؟ اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: مولا! جب تو نے اپنے دست قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے ہر ستون پر لا إله إلا الله، محمد رسول الله لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی



اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل
بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم اہل علم و فکر کے لیے قابل
رشک ہے نیز اعلیٰ حضرت اگر قرون اولیٰ میں پیدا ہوتے تو
آپ کا شمار ائمہ اربعہ کے بعد فقہائے اعلام میں ہوتا

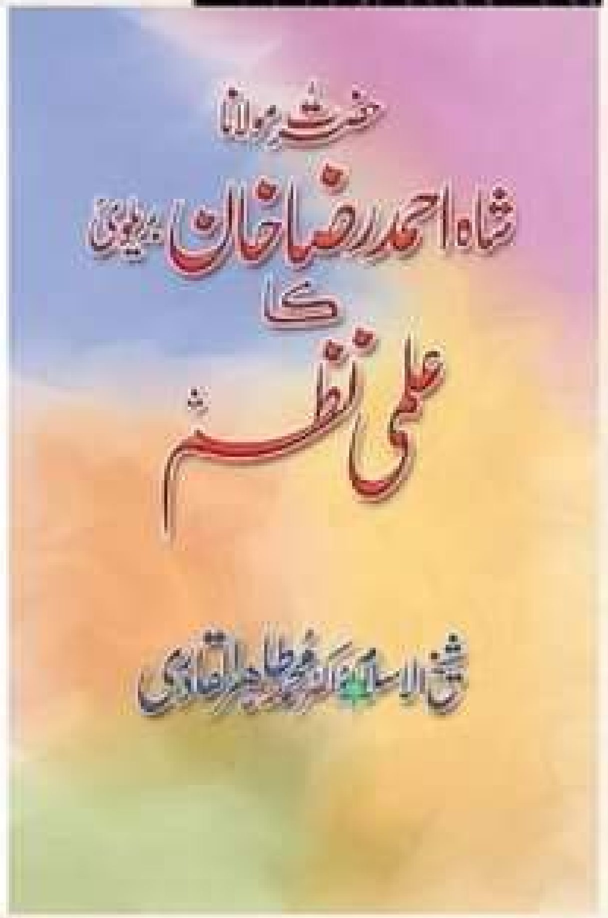
مجدد کینیڈی۔ طاہر القادری



الغرض آپ کی ہر تحقیق کے اندر ایک ایسا عظیم الشان نظم و ضبط نظر آتا ہے کہ ایک سلیم الطبع صاحب علم و تحقیق بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے فیوضاتِ علمی میں سے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاںؒ کو وہ حصہ وافر عطا فرمایا کہ آپ کا تفقہ فی الدین اہل علم و فکر کے لئے واقعتہً قابلِ رشک بن گیا۔ مگر المیہ یہ ہے کہ آپؒ کے معاصرین کو آپ کی علمی عظمت و رفعت کا اعتراف کرنے کی توفیق کم ملی۔

اگر اعلیٰحضرتؒ قرونِ وسطیٰ میں پیدا ہوتے تو آج آپؒ کا اسم گرامی تاریخ فقہ اسلامی میں ائمہ اربعہ کے بعد ائمہ مجتہدین اور فقہاء اعلام کی صفِ اول میں شمار ہوتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اعلیٰحضرتؒ کے فیوضاتِ علمی کو تا قیامت جاری رکھے۔



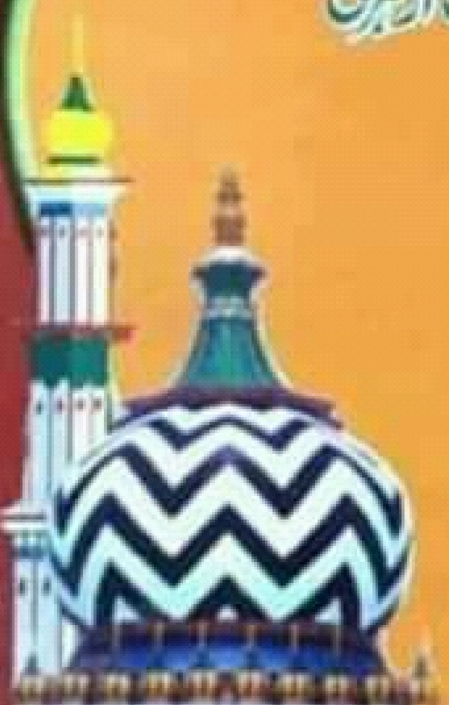
شاہ احمد رضا کا علمی نظم، صفحہ۔ ۳۳

علامہ عاطف سلیم نقشبندی

مرکزِ اہلسنت بریلی شریف کا فیصلہ

ڈاکٹر طاہر القادری سُنی نہیں

نبیرۂ اعلیٰ حضرت جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ
حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری
مدظلہ العالی، بریلی شریف



شائع کردہ
آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ
شاخ ہبلی، شاخ دھارواڑ، کرناٹک
09620747008, 09342969075

جعلی شیخ لوگوں کی بہن بیٹیوں کی "پونڈی" کرتے ہوئے

"Actually You are Looking Beautiful" 😛



عیسائیوں کے ساتھ کرسمس یعنی نعوذ باللہ
اللہ کے بیٹے کا دن منانا ان کا مذہب متواترہ
ہے مگر بنو اسرائیل کے انبیاء کی سی شان و
شوکت کے حامل بعد میں آنے والے علمائے امت
محمدیہ جس کے پاؤں کی خاک برابر نہیں
اس امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس
منانا ثابت نہیں نہ ہی جائز نہیں بلکہ منانے
والا خارجی ہے 🤔



یہ وہ عالم دین جو . پوپ کے غلام جو ان
مرید ہونگے اللہ ان کے ایمان بچا لے امین
اس نے نوازشریف کے خلاف بہت اہم رول
ادا کیا مناقفت ہے پوپ کے پاؤں .میں...
See More






MERRY

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عظیم المرتبت صحابی ہیں ان کا گستاخ مسلمان نہیں ہو سکتا وہ رافضی ہیں جو گستاخی کرتے ہیں مفتی منہاج القرآن کا فتویٰ۔ (ماہنامہ منہاج القرآن جنوری 2013ء)

میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ بعد انہیں (طعن و تشنیع کا) نشانہ نہ بنانا۔ سو جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا، اس نے میرے ساتھ بغض رکھنے کی بنا پر ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف دی اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے یقیناً اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو عنقریب اسے اللہ پکڑے گا"۔

اسی طرح ارشاد فرمایا:

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔

"میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جس کی پیروی کرو گے راہ پا جاؤ گے"۔ (مشکوٰۃ، ۵۵۴)

[illegible]

اپنے رب سے راضی ہو چکے۔ قرآن کریم میں ہے:

[illegible] تجری تحتھا الانھر خلدین فیھا ابدا ذلک الفوز العظیم۔ (التوبۃ، ۱۰۰)

"اللہ ان (سب) سے راضی ہوگیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہے"۔

پس ہر شخص کو آگاہ ہونا چاہئے کہ صحابہ کرامؓ سے محبت رکھنا، ان کے راستے پر چلنا، ان کے باہمی تنازعات میں پڑے بغیر ان کے لئے دعائے خیر کرنا، امت پر فرض ہے۔ ان [illegible]

جلنا طریق کفار و منافقین ہے۔

حضرت امیر معاویہؓ نبی کریم ﷺ کے عظیم المرتبت صحابی ہیں، کاتب وحی ہیں۔ ام المومنین ام حبیبہؓ کے بھائی ہیں۔ اس لحاظ سے تمام اہل اسلام کے قابل صد تکریم روحانی ماموں ہیں۔ لہذا کوئی مسلمان ان کی شان میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کرسکتا اور جو گستاخی کرے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا کیونکہ مسلمانوں کی پہچان قرآن میں یہ بتلائی گئی ہے کہ وہ اہل ایمان کے لئے ہمیشہ دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (مومن، ۷)

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان صرف دو مرتبہ جنگ ہوئی۔

۱۔ جنگ صفین ۲۔ جنگ جمل

ان جنگوں کا سبب جیسا کہ معلوم ہے بنیادی طور پر خلیفہ راشد، امیر المومنین سیدنا عثمان غنیؓ کی مظلومانہ شہادت تھی جس کے پس پردہ وہی یہودی و مجوسی سازش کارفرما تھی جو خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کی ذمہ دار تھی۔ صحیح صورتحال اور معلومات کا ایک جگہ سے [illegible] جبکہ اسلام دشمن عناصر گمراہ کن افواہیں تسلسل سے پھیلاتے [illegible] غلط فہمیوں کا پیدا ہوجانا باعث تعجب نہیں۔ غلط فہمیاں پھیلیں اور اس کے نتیجہ میں:

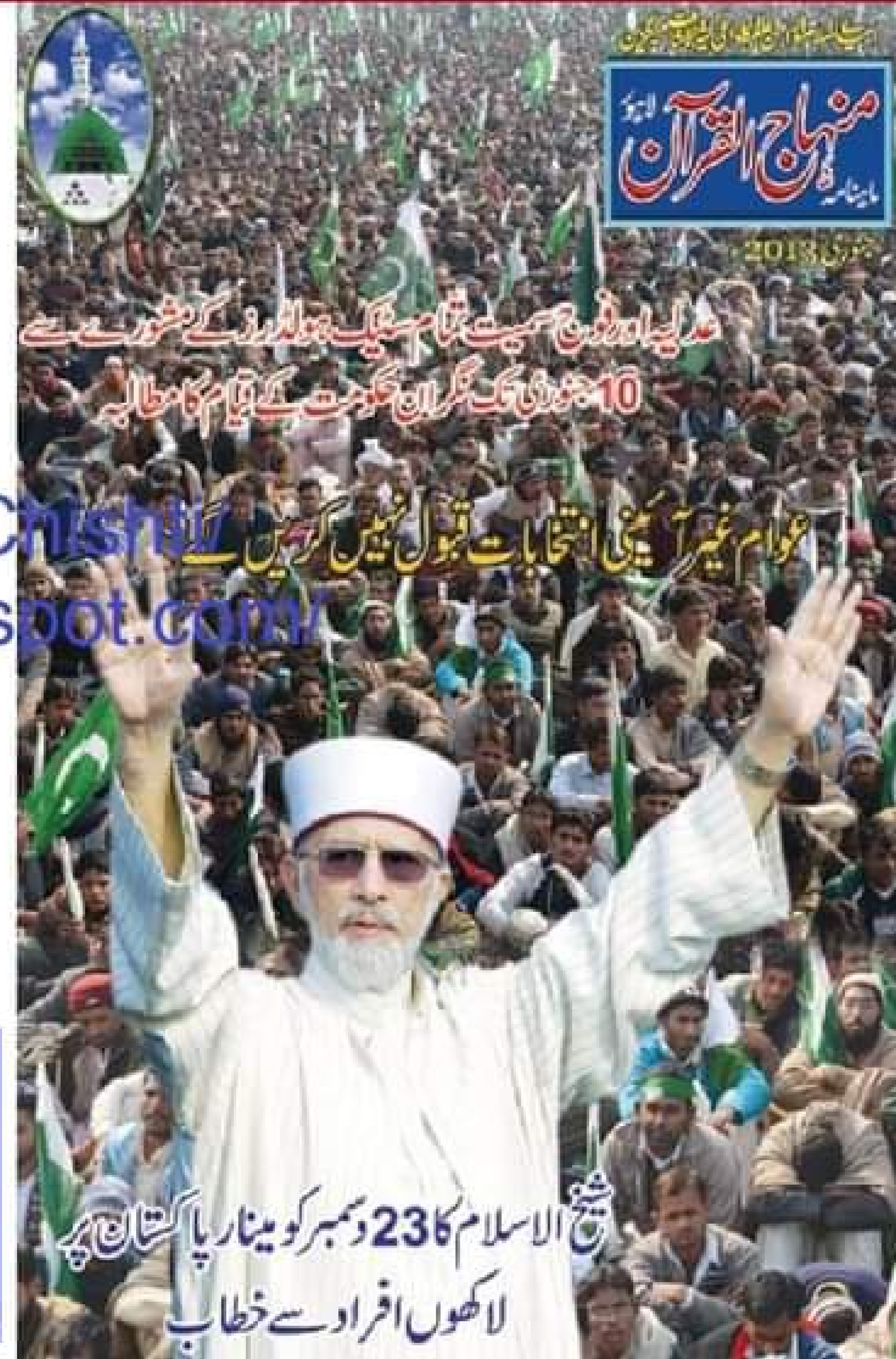
۱۔ باہمی جنگیں ہوئیں جس میں مسلمانوں کا ناقابل بیان جانی و مالی نقصان ہوا۔

۲۔ ملی وحدت ٹکڑے ٹکڑے ہوئی۔

۳۔ وہ فاتحانہ قدم جو بڑی تیزی کے ساتھ یورپ، افریقہ اور ایشیا کی طرف بڑھتے چلے جارہے تھے یکدم رک گئے۔

تاہم یہ قضا و قدر کے وہ قطعی فیصلے تھے جن کی خبر مخبر صادق ﷺ نے ان واقعات کے رونما ہونے سے [illegible]

ایک کو مورد الزام ٹھہرانا نہ صحیح ہے نہ انصاف۔ اس مسئلہ میں ناصبی، خارجی بھی غلط ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان اقدس میں زبان طعن دراز کرتے ہیں اور رافضی بھی غلط ہیں جو حضرت امیر معاویہؓ یا دیگر صحابہ کرامؓ کی اجتہادی خطاء پر ان کی شان عظمت میں گستاخی کرتے ہیں۔



پاکستان میں طاہر القادری کے خلاف لکھی گئی کتابیں

ڈاکٹر طاہر القادری کے خلاف بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں، آخر یہ لوگ کس کس کے خلاف مقدمہ درج کریں گے اور کہاں تک شخصیت پرستی سے کام لیں گے؟ طاہر القادری کے خلاف لکھی جانے والی بعض کتابوں کی فہرست یہ ہے۔

.عورت کی دیت کا مسئلہ — حضرت غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

.دیت المرأۃ — مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی علیہ الرحمہ

.جواب الجواب — مفتی تقدس علی خان

.دوسرا مودودی آگیا — مفتی تقدس علی خان

.خطرہ کی گھنٹی — مفتی ابوداؤد محمد صادق

. پروفیسر کا علمی و تحقیقی جائزہ — جسٹس غلام سرور قادری

.تہتر فرقے اور طاہر القادری — جسٹس غلام سرور قادری

.فتنہ طاہریہ کی حقیقت — مفتی محبوب رضا خان

.علمی گرفت پروفیسر طاہر القادری — مفتی محبوب رضا خان

.ضرب حیدری — مفتی غلام رسول قاسمی

............اس کتاب میں ۳۰ علماء کی تقاریظ موجود ہیں جن میں طاہر القادری صاحب کے استاذ علامہ عبد الرشید صاحب رضوی بھی شامل ہیں۔

.الہامات شیطانی — مفتی عبداللہ قادری

.خوابوں کا شہزادہ — مفتی محمد صدیق ہزاروی

.نیا فتنہ — محمد حنیف اختر

.الفتنۃ الجدیدہ — مفتی بشیر القادری

.اسلام اور وائرس مسیحیت — علامہ بشیر القادری صاحب

.متنازعہ ترین شخصیت — محمد نواز کھرل

............اس کتاب میں ۱۰۰ سے زائد علماء، وکلاء، صحافیوں اور دانشوروں کے مضامین یکجا ہیں جو طاہر القادری کے خلاف لکھے گئے ہیں۔

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے اپنی کتاب السیف الجلی میں لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سیاسی خلیفہ تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ باطنی اور روحانی خلیفہ تھے۔ نیز لکھا ہے کہ سیاسی خلافت کا دائرہ فرش تک ہے اور ولایت کا دائرہ عرش تک ہے (حاصل السیف الجلی صفحہ ۸، ۹)۔

ڈاکٹر صاحب نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی روحانی خلافت کا انکار کیا ہے جو خالص اور خالص رافضیت ہے اور اسی طرح خلافت کا دائرہ فرش تک اور ولایت کا دائرہ عرش تک بتا کر موازنہ کرنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس میں بے ادبی ہے۔ اس بات کو سمجھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ یہی الفاظ اگر کوئی خارجی شخص مولا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بک دے تو یہ لوگ معاذ اللہ اور لاحول ولا قوۃ کی صدائیں بلند کرنے لگیں گے۔ بس فیصلہ ہو چکا کہ جس طرح یہ الفاظ بولنا خارجیت ہے بالکل اسی طرح صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں ایسے الفاظ بولنا رافضیت ہے۔ اہلِ سنت وہ ہے جو چاروں خلفاءِ راشدین کو ظاہر اور باطن دونوں لحاظ سے خلیفہ تسلیم کرے۔



آسیہ کیلئے کینیڈا
میں پناہ یورپ کا
عمران سے اظہار تشکر

کینیڈا میں پناہ دینے کی تیاریاں مکمل، ٹھکانہ خفیہ رکھا جائے گا

حساس معاملے پر "شاندار تعاون" پر عمران کا شکریہ: صدر یورپی یونین

اسلام آباد (قومی اخبار نیوز) توہین رسالت | کے مقدمے میں (باقی صفحہ نمبر 2 بقیہ 0


آسیہ بی بی کی سپریم کورٹ سے رہائی پر ایک گروپ نے مخالفت کی، وزیراعظم
BREAKING
LERT A
واشنگٹن: وزیراعظم عمران خان کی یو ایس انسٹیٹیوٹ آف پیس میں گفتگو
RAN
JUST IN
CIVIL-MILITARY LEADERSHIP IN PA
TUE
پہلی حکومت ہے جس نے ریاست کی رٹ چیلنج کرنے والوں کو جیل میں ڈالا، وزیراعظم
مظاہرہ کرنے والوں کو جیل میں ڈالا گیا اور آسیہ بی بی کو ملک سے باہر بھجوادیا گیا، وزیراعظم عمران خان
LIVE
BREAKING NEWS
#BNHQ
بول
ہماری حکومت اقلیتوں کو برابر کا پاکستانی سمجھتی ہے
افغان حکومت نہیں چاہتی تھی کہ میں طالبان کے وفد سے ملوں، وزیراعظم
BREAKING
ERT AI
BREAKING NEWS
#BNHQ
بول
امریکا سپر پاور ہے، بہتر تعلقات چاہتے ہیں، وزیراعظم
23 Jul, 2019
پاکستان میں اقلیتوں کے مکمل تحفظ کیلئے کام کر رہے ہیں، وزیراعظم عمران خان
BREAKING
ERT AI




قادیانی اور یہودی لیڈر پاکستان
کے مولویوں سے بہت اچھے
ہیں، فواد چودھری
express
نیوز
www.express.pk
expressnewspk
expressnewspk

Rabwah Times

16 hrs •

UK Prime Minister's Special Envoy Lord Tariq Ahmad met with Pakistan's Minister of Information Fawad Chaudhry to discuss religious freedom and media freedom in Pakistan. Lord Ahmad is member of Ahmadiyya community which is persecuted by Pakistan for their beliefs.



مجرہ پروگرام کا شیڈول جاری











عمران خان کی گستاخیاں

1: اللہ نے مجھے غلطی سے انسان بنا دیا (اللہ
کی گستاخی)

2: اللہ مجھے ایسے تیار کر رہا ہے جیسے اس
نے نبی کو تیار کیا) اس کا مطلب کیا

3: مکہ والوں نے نبی پاک کو زلیل کیا
(نعوذباللہ) (نبی پاک کی گستاخی)

4: صحابہ ڈر گئے تھے (صحابہ پر بہتان)

5 : صحابہ نے لوٹ مار شروع کر دی
(صحابہ کی گستاخی)

6: تاریخ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا
کوئی زکر نہیں
(پیغمبر کی گستاخی)

7: دوزخ میں مجھے گرمی نہیں لگے گی (اللہ
کے
عذاب کا بھی مذاق)

پی ٹی آئی سپوٹرز کی دوغلی پالیسی

آسیہ ملعونہ کے کیس میں علماء کرام کا فتوی نہیں مانتے اور کرونا کے وقت فتوی مانتے ہیں یعنی کہ انکی نظر میں رسول اللہ سے زیادہ اہم انکو اپنی جان تھی۔معاذاللہ

گستاخ کو گستاخ تسلیم نہیں کیا لیکن کرونا کو کر لیا

یہ تو ایمان کا لیول ھے پی ٹی آئی سپوٹرز کا



اسرائیل کے شکر گزار ہیں جس نے ہمارے لئے عالمی فورم پر
آواز بلند کی: عمران خان



کنز العلماء کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ریاض حسین شاہ کی گفتگو میں قرآن مجید کی تین معنوی تحریفات درج ذیل ہیں۔

P-1

پہلی معنوی تحریف:

''ادریس کا مقام علیا ہے یا مصطفیٰ ﷺ کا مقام، مقام علیا ہے۔''

یہاں ریاض شاہ نے استفہام انکاری سے حضرت ادریس علیہ السلام سے معاذ اللہ ''مکانا علیا'' کی نفی کر دی۔ جبکہ قرآن نے حضرت ادریس علیہ السلام کے لیے ''مکانا علیا'' قطعی طور پر ثابت کیا ہے۔ ''مکانا علیا'' کی تفسیر جو بھی لیں، اس کا اثبات حضرت ادریس علیہ السلام کے لیے قطعی ہے۔

دوسری معنوی تحریف:

''رفعنا'' ماضی کا صیغہ ہے جو یہاں قطعی پور ماضی کے معنی میں ہے۔ لہٰذا جب قرآن کریم نازل ہوا تو ''مکانا علیا'' پر حضرت ادریس علیہ السلام کا ''رفع'' ماضی میں قطعی طور پر ہو چکا تھا جبکہ ریاض شاہ نے جب ''مکانا علیا'' سے اپنی من گھڑت تفسیر میں نجف اشرف میں مزار مراد لیا۔ چونکہ اس وقت تو نجف اشرف میں حضرت ادریس علیہ السلام کا مزار نہیں ہے تو ریاض شاہ نے کہا: ''ادریس علیہ السلام کا مزار ہو گا نجف اشرف میں''۔ تو ترجمے میں ''رفعنا'' کو ''نرفع'' بنانا یہ دوسری معنوی تحریف ہے۔

تیسری معنوی تحریف:

''مکانا علیا'' میں لفظ ''علیا'' وصف ہے، عَلَم یعنی نام نہیں۔ یعنی قرآن مجید میں قطعی طور پر ''مکانا علیا'' حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ کا ہرگز نام نہیں۔ اور ریاض حسین شاہ نے کہا: ''ہم نے ان کو وہ جگہ دی جو جگہ علی کو دی۔'' وہ لفظ جس کا لغوی معنی (بلند) مراد تھا، وہاں ریاض حسین شاہ نے اپنی طرف سے مراد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا۔

نوٹ:۔ ''مکانا علیا'' میں ''مکانا'' کی تفسیر میں جو ریاض شاہ نے غلطیاں کی وہ اس سے علیحدہ ہیں۔ نیز اس کے اصل کلپ اور وضاحتی کلپ میں جو تعارض ہے وہ علیحدہ ہے۔

P-2

تحریف لفظی یا معنوی کا حکم:

قاضی عیاض شفاء شریف میں فرماتے ہیں:

قرآن نے جس چیز کو ثابت کیا، جو اس کی جانتے ہوئے نفی کرتا ہے وہ اہلِ علم کے نزدیک بالاجماع کافر ہے۔

(شفاء شریف، ص: 597)

1۔ یہاں قرآن مجید نے "مکانا علیا" حضرت ادریس علیہ السلام کے لیے ثابت کی ہے جبکہ ریاض شاہ نے اس کی نفی کی ہے۔

2۔ قرآن نے "رفعنا" سے ماضی میں ان کے لیے "مکانا علیا" ثابت کیا ہے جبکہ ریاض شاہ نے ماضی کی نفی کر کے مستقبل میں قربِ قیامت میں اس کا قول کیا ہے۔

3۔ قرآن نے لفظ "علیا" لغوی ثابت کیا ہے وصف کے طور پر جبکہ ریاض شاہ نے "علیا" کا معنی جو قرآن نے ثابت کیا تھا، اسے چھوڑ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام مراد لیا ہے۔

شفاء شریف کی روشنی میں ریاض حسین شاہ پر جو کچھ لازم آتا ہے وہ آپ سب پہ واضح ہے۔

تصفیۂ مابین سُنّی و شیعہ

تصنیفِ لطیف

امام العارفین، رئیس المجددین، مامور من الرسول ﷺ

اعلیٰحضرت پیر سیّد مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY
فقہی مسائل گروپ

فتوی نمبر: 1669

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ کو اعلی حضرت کہنا

سوال: زید کہتا ہے کہ مجھے امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ کو "اعلی حضرت" کہنے سے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ ہم ابو بکر، عمر، عثمان وعلی رضی اللہ عنھم کو حضرت کہتے ہیں اور ان کو اعلی حضرت؟

سائل: عبد اللہ قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زید یاتو دین کی بدیہی باتوں سے انجان ہے یا انجان بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ تعجب کی بات یہاں یہ ہے کہ زید نے اپنی اس تکلیف کے اظہار سے پہلے بھی امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ کو اعلی حضرت کہا، تو اولا زید پر اعتراض ہوتا ہے کہ اگر ایسا کہنا درست نہیں تو آپ کیوں کہتے رہے ہیں؟ اگر تنقید کے ڈر سے ایسا کیا تو واضح ہوتا ہے کہ زید ایک لاعلم آدمی ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ جب کسی کو کوئی لقب دیا جاتا ہے تو عموما اس دور کے متعلقہ افراد کے مابین دیا جاتا ہے، اگر ایسا نہ ہو تو زید سمیت بہت سارے اکابرین اس اعتراض کی زد میں آئیں گے۔ امام اہلسنت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ کو اعلی حضرت اپنے دور سے لے کر اب تک کے علماء دین میں فائق ہونے کے اعتبار سے کہا جاتا ہے، بلکہ آپ کو تو علمانے مجتہد فی المسائل کا درجہ دیا ہے، اس اعتبار سے آپ مجتہدین کی ترتیب میں تیسرے نمبر پر آتے ہیں۔ کبھی کسی عام آدمی کا تصور بھی اس طرف نہیں جا سکتا کہ امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ کو جو اعلی حضرت کہا جا رہا ہے تو آپ صحابہ کرام سے بھی بڑھ گئے معاذ اللہ!۔ لہذا امام اہلسنت کو "اعلی حضرت" کہنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں۔ اللہ پاک نے قرآن پاک میں فتوی دینے کی نسبت اپنی طرف فرمائی کہ اللہ تمہیں فتوی دیتا ہے (النساء: 176/127)، اب کوئی یہ کہے کہ کسی کو مفتی اعظم کہنے میں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ فتوی تو اللہ پاک دیتا ہے، یقینا اس کا یہ اعتراض مردود و باطل ہے۔ ہم سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو "صدیق اکبر" سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو "فاروق اعظم" سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو "غنی" سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو مولا علی کہتے ہیں، اس سے کسی کی یہ مراد نہیں ہو سکتی کہ یہ خلفائے اربعہ انبیاء کرام علیھم السلام سے بڑھ گئے کہ ان انبیاء کرام کو صدیق اکبر، فاروق اعظم، غنی یا مولا کے القاب سے یاد نہیں کیا جاتا۔ حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو امام اعظم اور حضرت عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو عوام وخواص سب ہی "امام اعظم" اور "غوث اعظم" کہتے ہیں، مگر کسی کی یہ مراد نہیں ہوتی کہ یہ حضرت صحابہ واہل بیت رضوان اللہ علیھم اجمعین سے بڑھ گئے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

25 جمادی الاخر 1445ھ 08 جنوری 2024ء

جناب ریاض شاہ پنڈی والے لکھتے : اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کا منہجِ انقلاب ۔ تو جناب کل اعلیٰ حضرت لکھنے سے تکلیف نہیں تھی تو اب تکلیف کیوں ہے ؟

باوقار خاندان سے تعلق کی سعادت حاصل تھی۔۔۔ دینی اور دنیوی علوم پر انہیں مکمل دسترس حاصل تھی۔۔۔ طباع اور ذہین شاعر ہونے کی شہرتیں بھی آپ کے حصے میں آئی تھیں۔۔۔ زہد واتقا کے رنگ بھی آپ کی آنکھوں نے دیکھے تھے۔۔۔ عرفان و معرفت کی بے گنتی نے بھی آپ کی حیات رحمت فروغ میں مستیاں بانٹی تھیں۔۔۔ آپ کے مہم جو قلم و فنون کے ناقابل شکست ابواب کھولے تھے۔۔۔ آپ کی زبان حق آگاہ نے ان گنت ایوانوں میں لرزہ طاری کیا تھا۔۔۔ آپ کی فکر رسا نے بحر بصارت سے انمول موتی اکٹھے کئے تھے۔ وشت کائنات میں علوم و معارف سے تیز رفتار وسائل احمد رضا کی سواریاں بن کر منزل حسن کو قریب سے قریب تر کرنے میں منہمک تھے۔ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ہمہ جہت شخصیت تھے۔ ان کے حسن کی عظمتوں کا بیان نیرنگی اسلوب کے جدید پیکروں میں ڈھل سکتا ہے۔ ان سے عقیدت رکھنے والا قلم بے تاب شوخیوں کے مہ پارے تاریخ کے اوراق میں بکھیر سکتا ہے اور ان کی خوبیاں لکھنے والا مورخ فردوس حسن میں سنابل رحمت اگا سکتا ہے لیکن فی وقت دیکھنا یہ ہے کہ عالم احمد رضا۔۔۔ فاضل احمد رضا۔۔۔ محدث احمد رضا۔۔۔ مفسر احمد رضا۔۔۔ نعت گو احمد رضا۔۔۔ عارف احمد رضا۔۔۔ فقیہ احمد رضا۔۔۔ محقق احمد رضا۔۔۔ مورخ احمد رضا۔۔۔ کس چشمہ حیات سے فیض یاب ہو چکا تھا جس کی مستیوں نے اسے صاحب فکر انقلابی بنا دیا تھا' ایسا صاحب فکر جس کا سکوت شور کلام بن گیا۔۔۔ جس کی خانہ بیت اجتماعیت کا شیرازہ ثابت ہوئی جس کی پرصولت آواز سے تاریخ کے بہرے کان کھل گئے۔۔۔ یاد رکھئے! احمد رضا نبی نہیں تھے' رسول نہیں تھے' صحابی نہیں تھے' اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت کے دعویدار کے منہ پر تھوکتے بھی نہیں تھے لیکن اس کے باوجود ان پر افکار عالیہ کا نزول ہوتا تھا۔ انہوں نے خطرات کے سربستہ رازوں کو بے حجاب دیکھنے کا وسیلہ حاصل کر لیا تھا۔ وہ شبنم کے قطروں میں مقدس آیات کے جلوے دیکھنے والے راہی بن چکے تھے۔ ان کی مہم جوئیوں نے وہ آئینہ حاصل کر لیا تھا جس میں ماضی اور مستقبل دونوں کو بیک وقت دیکھا جا سکتا ہو۔ ان کی محدود زندگی نے معرفت کا وہ مرحلہ طے کر لیا تھا جہاں رنگ بے رنگ ' جانیں بے جان' زمان اور مکاں لامکاں دکھائی دیتے ہیں۔ عرفان کی دہلیز سے احمد رضا نے اپنی گود میں رحمتوں کے وہ پھول چنے کہ مستانہ وار جھوم جھوم کر اپنے پیچھے آنے والوں کو آواز دی آنے والو! بے حوصلہ نہ ہونا یہی صراط مستقیم ہے' یہی منہاج حقیقت ہے' اسی سے تسخیر کائنات کی جا سکتی ہے' اسی سے وشت مسائل عبور کیا جا سکتا ہے اور پھر پیار سے اپنی مساعی حیات کا ظرف انسانیت کی جھولی میں انڈیل دیا۔ احمد رضا نے کیا دیا اور تاریخ نے کیا دیکھا یہ اہم عنوان ہے جس پر بڑی دقت سے کام ہونا چاہئے۔ امام شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جس دور میں جی رہے تھے' اس دور کا اصل مسئلہ یہ تھا کہ دماغ اور دل اور عمل کرنے والے اعضا اپنے اصل وظیفہ حیات سے محروم ہو جانے کی بنا پر فاسد ہو چکے تھے۔ اس دور کا منہاج یہی ہو سکتا تھا کہ دل و دماغ اور قوائے عمل صحیح فکر' مناسب تعلیم' حقیقی عشق اور تغیر بدل عمل کو منزل بنا کر اپنا رخ اس سمت موڑ دیتے بظاہر یہ تصور حسین اور لطیف ہے لیکن حقیقت میں جبکہ انگریزی دور حکومت نے عربی درسگاہوں کو تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ مسلمانوں کا اپنے ماضی کی تاریخ سے ارتباط کمزور پڑ چکا تھا۔ جدید درسگاہوں میں اسلامی روایات کے خلاف طوفان بدتمیزی بپا تھا۔ علما کی ایک خاصی تعداد انگریز کی خوشامد کو اپنا ایمان بنا چکی تھی۔ اسلامی احکام پر ادیبوں کے لیے معذرت خواہانہ بن چکے تھے۔ اس دور کی صحافت ایک مخصوص دائرہ میں محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ ایسے میں احمد رضا ملت کے آنگن میں شبنم کی طرح اترے۔ ان کی فکر بجلیوں کی طرح کوندی' ان کی سیرت نے دھنک کی طرح رنگ بانٹے' ان کا فیض ساون کی طرح برسا۔ احمد رضا کا انقلابی کام افلاطونی طرز پر تھا نہ ہی ارسطوئی انداز میں ڈھلا تھا بلکہ یہ کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہو

اعلیٰ حضرت کا منہج انقلاب

قبلہ علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب

دعا گو ڈاکٹر فیض احمد چشتی

ادارہ تعلیمات اسلامیہ

خیابان سید سیکٹر ۳ راولپنڈی



دستار کے ہر پیچ کی تحقیق ہے لازم ... ‼️
ہر صاحبِ دستار معزز نہیں ہوتا ... 🙏



قادری
Qadri
LIVE
Qadri Sound & 4K Video Production
+92 321 55 66 444
حق کا نقارہ
چار یار
ایوان اقبال لاہور سے براہ راست
Qadri Production 0321-5566444 , 0312-5046051 Like Our official Facebook Channel Qadri Sound for Watching Live transmissions and Live Events of Mehfil-e-Sama





چکوال میں ذوالجناح (گھوڑے)
کی تدفین کے مناظر ____
تدفین کے بعد قرآنی آیت والی چادر کو قبر پر بچھا
دیا گیا ...... شعیوں تواڈا دھر فٹے منہ

کیا یہ ہے درس کربلا ہے____؟؟؟؟ ؟؟



یہ کیسی نماز ہے ؟
کیا یہ فجر ،ظہر ،عصر ،مغرب ، عشا یا نفلی نماز ہے ؟؟؟؟؟
یا پھر مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم ؟ یا پھر بارہ اماموں میں سے کسی ایک نے بھی یہ کوئلوں پر نماز پڑھی ہے ؟؟
سارا سال نماز کے قریب نا جانے والے مجوسی رافضی ____ محرم میں ماؤں بہنوں کو کوئلوں پر نماز پڑھا رہے ہیں 😂😂



مومن کبھی مکمل نہ ہو گا جب تک متعہ نہ کرے

اور روایت کی گئی ہے کہ مومن کبھی مکمل نہ ہو گا جب تک کہ وہ کوئی متعہ نہ کرے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۷

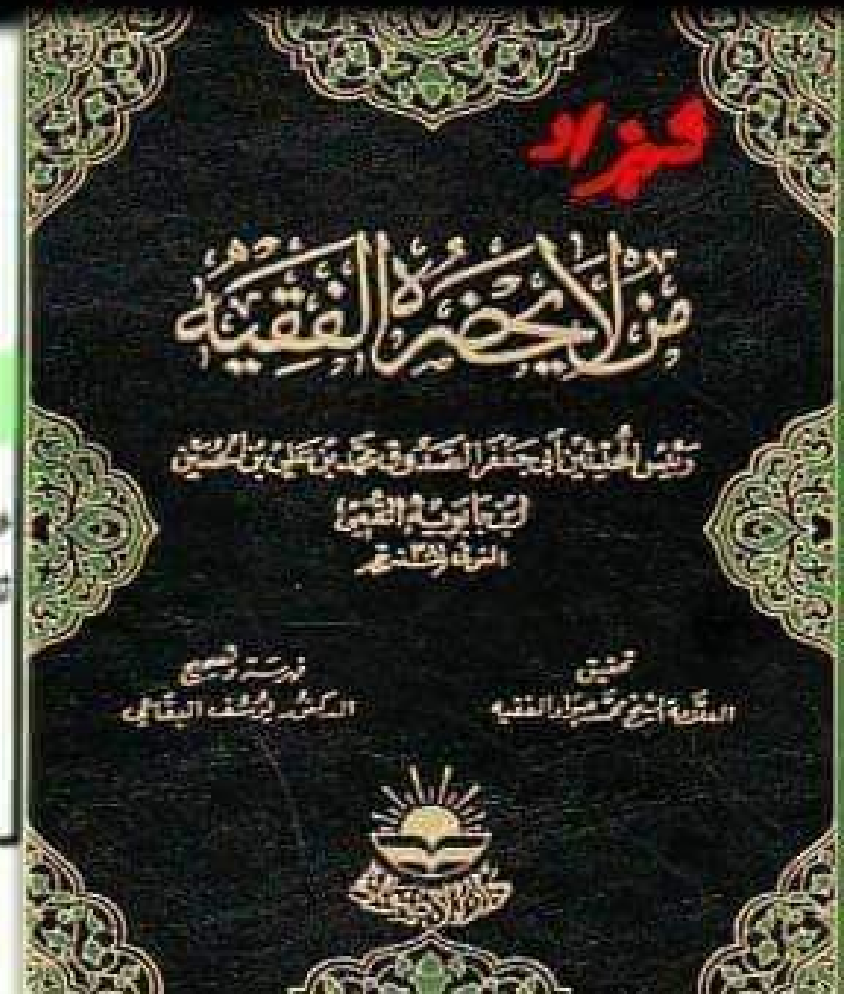
دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو مباح ان (باکرہ عورتوں) کے لئے ہی کے لئے کیا گیا ہے (کسی اور کے لئے نہیں ہے) خیر اگر کرنا ہے اس کو لوگوں سے چھپا کر کرو اور اس کی عفت اور پاکدامنی کا خیال رکھو اور صیغہ متعہ پڑھ لو)۔

(۱۴۶۲) اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک نوجوان کنیز سے نکاح متعہ کیا اس شرط پر کہ وہ اس کی بکارت نہیں توڑے گا پھر اس کنیز نے اس کی اجازت دے دی۔ آپ نے فرمایا جب اس نے اس کی اجازت دے دی تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۴۶۳) اور روایت کی گئی ہے کہ مومن کبھی مکمل نہ ہوگا جب تک کہ وہ کوئی متعہ نہ کرے۔

(۱۴۶۴) حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا۔ اے لوگوں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے عورتوں کی شرمگاہیں تین طرح سے حلال کی ہیں ایک وہ نکاح ہو (ایک دوسرے کا) وارث بنادے اور یہ قطعی و دائمی ہے اور دوسرا وہ نکاح جس سے کوئی بھی ایک دوسرے کا وارث نہ بنے اور وہ متعہ ہے اور تیسرا تمہاری کنیزیں۔

(۱۴۶۵) اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ مرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں سے کسی سنت پر عمل کرنا باقی رہ جائے کہ اس نے اس پر عمل نہ کیا ہو۔





مملکت خداداد میں نفرت اور فرقہ واریت کو ہوا
دینے کے لیے متنازعہ ترمیمی بل کو منظور کرایا
گیا ہم اس گھناؤنے عمل کی شدید مذمت کرتے ہیں

صدر شیعہ علماء کونسل بلوچستان علامہ محمد آصف حسینی

قائد ملت جعفریہ پاکستان

عارضی پتہ:
16، اصغر مال اسکیم، راولپنڈی

فون:- 051-4906061
051-4906062

فیکس:- 051-4906064

ای میل:- syedsajidnaqvi12@gmail.com

تاریخ 09 SEP 2023

حوالہ نمبر QMJP-671/23

اعلامیہ

صورتحال کے عمیق جائزے کے بعد **بزرگ علماء کرام کی تائید** سے "یکم ربیع الاول ملک گیر اجتماع" **صورتحال واضح ہونے تک ملتوی** کیا جاتا ہے۔

متنازعہ بل پر احتجاج اور ہر قسمی اقدام کے لیے آمادگی قائم رہے۔

سید ساجد علی نقوی

شیعہ دھرم میں اگر عورت ایک وقت میں تین آدمیوں سے متعہ کرے تو باپ کا معلوم کرنے کے لیے قراندازی کرنی پڑے گی

(من لایحضرہ الفقیہ جلد3 صفحہ60)

اُردو

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی
المتوفی ۳۸۱ ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

ناشر

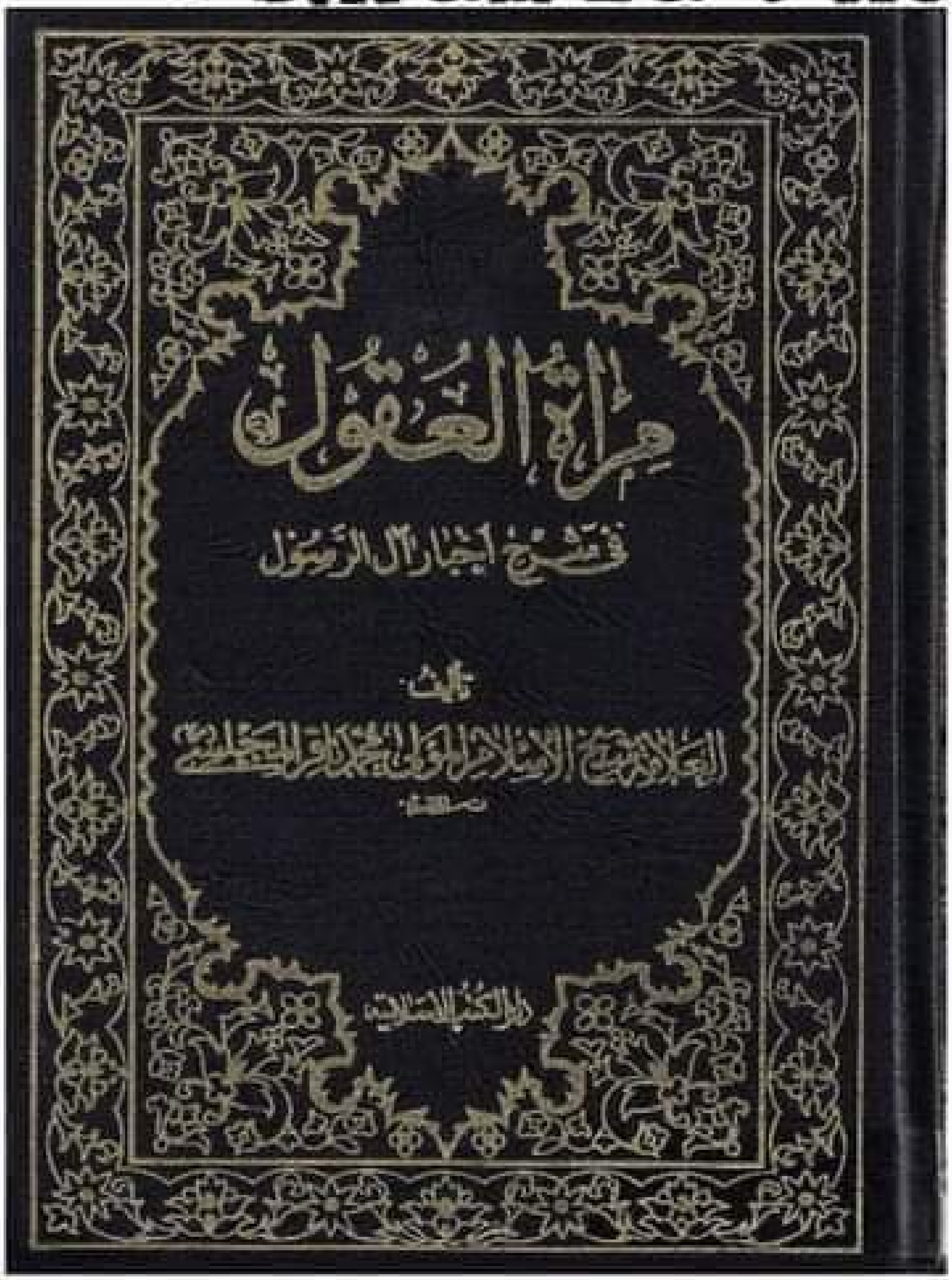
الکساء پبلشرز

[illegible]

دیکھیں معتبر شیعہ کتاب مراۃ العقول
امام معصوم کا کلام ملاحظہ فرمائیں

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ جو قرآن جبرئیل امین حضرت محمد ﷺ پر لے کر آئے تھے اس میں 17000 آیتیں تھیں

باقر مجلسی نے اس روایت کو صحیح کہا ہے اس روایت کو نا ماننے والوں کو چوتیا بھی کہا ہے دیکھیں شیعہ کتاب



قراءة أبي».

٢٨ ـ علي بن الحكم، عن هشام بن سالم، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ

الحديث الثامن و العشرون: موثق. و في بعض النسخ عن هشام بن سالم موضع هارون بن مسلم، فالخبر صحيح ولا يخفى ان هذا الخبر و كثير من الأخبار الصحيحة صريحة في نقص القرآن و تغييره، و عندي ان الأخبار في هذا الباب متواترة معنى، و طرح جميعها يوجب رفع الاعتماد من الأخبار رأساً بل ظنّي ان الأخبار في هذا الباب لا يقصر عن أخبار الامامة فكيف يثبتونها بالخبر.

فان قيل: انه يوجب رفع الاعتماد على القرآن لانه إذا ثبت تحريفه ففي كل آية يحتمل ذلك و تجويزهم عليهم السلام على قراءة هذا القرآن و العمل به متواتر معلوم اذ لم ينقل من أحد من الأصحاب ان أحداً من ائمتنا أعطاه قرآناً أو علّمه قراءة، و هذا ظاهر لمن تتبع الأخبار، و لعمري كيف يجترؤن على التكلفات الركيكة في تلك الأخبار مثل ما قيل في هذا الخبر ان الآيات الزائدة عبارة عن الأخبار القدسية أو كانت التجزية بالآيات أكثر وفي ... كانت مكتوبة على الهامش على سبيل التفسير والله ... تفسيره ... أكثر القراء ذهبوا إلى ان سور ال... ان آياته ستة آلاف و ستمائة و ست... و اربعمائة و سبع و ثلاثون كلـ... الفا و ستمائة و سبعون حرفاً و ... و اربعون فتحة، و الى ان ضمّ... كسراته تسع و ثلاثون الفاً و خمسـ... تسعة عشر الفاً و مائتان و ثلاثة و خمسو... و سبعمائة و أحد و سبعون مدة، و الى ان همزاته ثلاث آلاف ... و ثلاث و سبعون همزة

شیعہ مرد عورت کے نزدیک سب سے عمدہ اور لذیز چیز مباشرت ہے

بعض اصحاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
نے ہم سے پوچھا کہ سب سے زیادہ لذیذ چیز کیا ہے۔
ہم نے ایک چیز چھوڑ کر باقی کئی چیزوں کے نام لئے تو امام علیہ السلام
نے فرمایا:
سب سے زیادہ لذیذ چیز مباشرت (Sex) ہے۔
(وسائل الشیعہ، جلد: ۱۴، باب: ۳، صفحہ: ۵۴)



أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴾ (اے ایمان والو! خدا کی حلال کردہ (نعمتوں) کو حرام قرار نہ دو۔ اور حد سے نہ بڑھو کہ خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور خدا کے عطا کردہ رزق حلال میں سے کھاؤ اور اس خدا سے ڈرو جس پر ایمان لائے ہو)۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم نے تو ایسا کرنے کی قسم کھائی ہے۔ اس پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ ـــــ تا قولہ تعالیٰ ـــــ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ﴾ (خدا تمہاری لغو اور بے ہودہ قسموں پر مواخذہ نہیں کرے گا ـــــ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو)۔ (المحکم والمتشابہ)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۰ اور ۴۸ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ۳

حلال عورتوں سے محبت کرنا اور انہیں یہ بات بتانا اور تمام (جائز) لذتوں پر اسے ترجیح دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کرکے باقی نو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عمر بن یزید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرا خیال ہے کہ جوں جوں آدمی کے ایمان میں اضافہ ہوتا جاتا ہے توں توں (حلال) عورتوں سے اس کی محبت بڑھتی جاتی ہے۔ (الفروع، الفقیہ، الفروع، العلل، التہذیب)

۲۔ اسحاق بن عمار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: عورتوں سے محبت کرنا نبیوں کے اخلاق میں سے ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۳۔ حفص بن البختری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے تمہاری دنیا سے صرف عورتیں اور خوشبو حاصل کی ہے۔ (الفروع) یا یوں فرمایا کہ تمہاری دنیا سے مجھے صرف دو ہی چیزیں پسند ہیں عورتیں اور خوشبو۔ (الفروع)

بعض اصحاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سے پوچھا تھا کہ سب سے زیادہ لذیذ چیز کیا ہے؟ ہم نے ایک شئی چھوڑ کر باقی کئی چیزوں کے نام لئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: سب سے زیادہ لذیذ چیز مباشرت ہے۔ (ایضاً)



لوٹے۔ بغداد آتے ہوئے واپسی کے دوران امام خمینی نے سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کا ارادہ کیا اور بالائی علاقے کی طرف جانے کے لئے کہا، جہاں ایک ایرانی النسل آدمی رہتا تھا جن کو سید صاحب کہتے تھے۔ امام خمینی اور اس کی اچھی جان پہچان تھی۔

سید صاحب ہمارے آنے پر بہت خوش ہوئے، ہم وہاں تقریباً ظہر کے وقت پہنچے تھے۔ انہوں نے ہمارے لئے بہت عمدہ کھانا تیار کروایا اور اپنے بعض قریبی دوستوں سے رابطہ کر کے ان کو بھی بلالیا اور ان کا گھر ہمارے استقبال میں بھر گیا۔ سید صاحب نے رات وہیں رہنے کی گزارش کی تو امام خمینی راضی ہو گئے۔ شام کو انہوں نے شام کا کھانا پیش کیا۔ لوگ امام کے ہاتھوں کو چومتے اور ان سے سوالات کرتے تو امام ان کو جواب دیتے رہے۔ جب سونے کا وقت ہوا اور گھر والوں کے سوا سب لوگ چلے گئے، تو امام خمینی نے چار یا پانچ سال کی ایک بچی دیکھی جو کہ بہت خوبصورت تھی۔ امام خمینی نے اس کے والد سید صاحب سے اس بچی کے ساتھ متعہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو اس کے باپ نے بڑی خوشی سے اجازت دے دی۔

امام خمینی نے اس طرح رات گزاری کہ بچی اس کے پہلو میں تھی اور ہم ساری رات اس کا رونا اور چیخنا سنتے رہے۔

خلاصہ یہ کہ رات گزر گئی، جب صبح ہوئی، ہم ناشتے کے لئے بیٹھے تو میری طرف دیکھا تو میرے چہرے پر انکار کی واضح علامات دیکھیں کہ اس چھوٹی بچی کے ساتھ کیسے متعہ کیا جبکہ گھر میں نوجوان بالغ لڑکیاں موجود تھیں جن کے ساتھ بھی یہ کام کیا جا سکتا تھا۔

سید حسین مجھے پوچھنے لگے کہ: چھوٹی بچی کے ساتھ متعہ کرنے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟
میں نے جواب دیا کہ بات تو آپ کی ہی ہوگی اور آپ کا عمل درست ہی ہوگا کہ آپ امام مجتہد ہیں، میرے جیسے کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں اس کے خلاف کچھ کہہ سکوں جو آپ کو کرتے ہوئے

اہلِ تشیعہ کی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو ہتھیار اٹھانے
کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کا متعہ ہی ان کا جہاد ہے۔

خمینی



عقیدۂ اہلسنّت و جماعت پر مرنے والے کی شان کتب شیعہ کی روشنی میں





الفصل السادس والثلاثون ٦٩ فی صلوٰة الجماعة

دينار على المساكين وسجدة يسجدها مع الامام خير له من عبادة سنة وركعة يركعها العبد مع الامام خير له من مائتي رقبة يعتقها في سبيل الله وليس على من مات على السنة والجماعة عذاب القبر ولا شدة يوم القيامة يا محمد من أحب الجماعة أحب الله والملائكة أجمعين، روى عن ابن عباس انه قال صلى هذه الصلوات في الجماعة فان فاتتك الفجر في جماعة فصم يومك وان فاتتك الظهر في الجماعة فصل بين الظهر والعصر فان فاتتك العصر في جماعة فاذكر الله تعالى حتى تغرب الشمس فان فاتتك المغرب في الجماعة فصل بين العشائين فان فاتتك العشاء في الجماعة فاحي ليلتك لعلك تدرك ما أدرك أهل الجماعة، عن النبي المختار صلى الله عليه وآله وسلم التكبيرة الاولى مع الامام خير من الدنيا وما فيها، وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه انه فاتته تكبيرة الافتتاح يوما فاعتق رقبة وجاء الى النبي فقال يا رسول الله فاتتني تكبيرة الافتتاح يوما فاعتقت رقبة هل كنت مدركا فضلها فقال لا فقال ابن مسعود ثم اعتق أخرى هل كنت مدركا فضلها فقال يا ابن مسعود ولو أنفقت ما في الارض جميعا لم تكن مدركا فضلها

شیعہ مذہب کی معتبر کتاب جامع الاخبار میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اہلسنت و جماعت سے تعلق رکھنے والا جب انتقال کرے گا تو اسے عذاب قبر نہ ہوگا اور قیامت کی سختیوں سے بھی محفوظ رہے گا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو جماعت (یعنی اہل سنت) سے محبت کرے گا اللہ تعالی اور تمام ملائکہ اس سے محبت کریں گے

(جامع الاخبار فصل السادس والثلاثون ص 69)

حسن رضا حنفی رضوی

"تقیہ" جھوٹ کا ہم معنی ہوتا ہے

اصول کافی :۔

عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
التَّقِیَّۃُ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ قُلْتُ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ قَالَ
اِیْ وَ اللّٰہِ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ وَلَقَدْ قَالَ یُوْسُفُ
اَیَّتُھَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ ۔ وَ اللّٰہِ مَا کَانُوْا
سَرَقُوْا شَیْئًا ۔

(اصول کافی جلد دوم صـ۲۱۷ کتاب الایمان
والکفر باب التقیہ مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ :۔

ابو بصیر روایت کرتا ہے۔ کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ "تقیہ" اللہ تعالیٰ کے دین سے ہے۔ میں نے کہا۔ کیا واقعی اللہ کے دین سے ہے فرمایا اللہ کی قسم اللہ کے دین میں سے ہے۔ حضرت یوسف نے کہا تھا۔ اے قافلہ والو تم سب چور ہو۔ حالانکہ وہ کسی ایک چیز کے بھی چور نہ تھے۔ (لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو چور بطور تقیہ کہا تھا۔

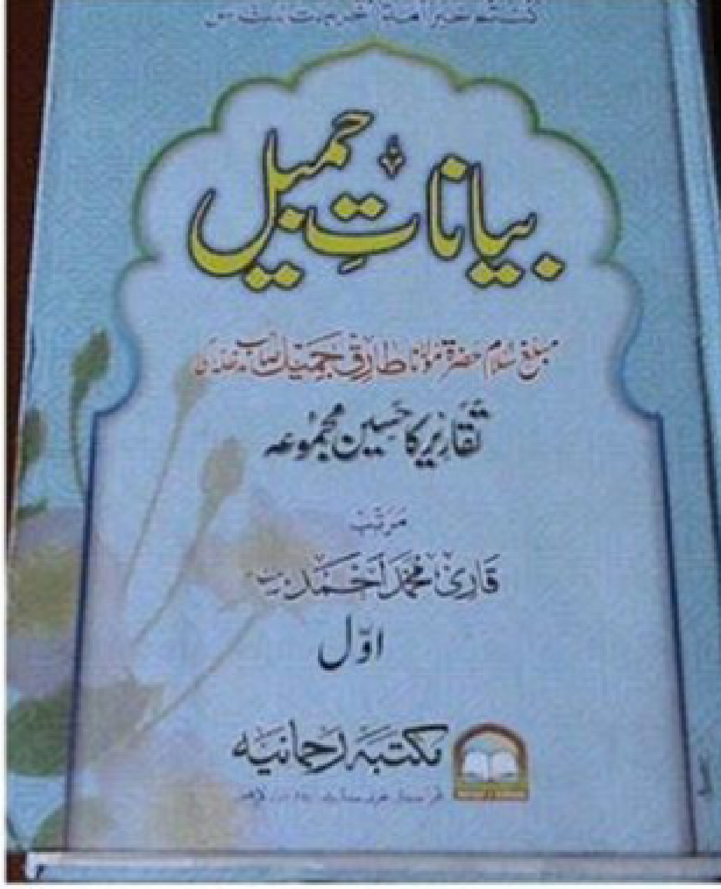

/TariqJamilOfficial
/TariqJamilOfficial


16- Aug - 2019


16- Aug - 2019







"اللہ نے آپ (ﷺ) کو معاف کر دیا۔ پر یہ بتاؤ ان کو اجازت کیوں

۱۱۳ ... اللہ عزوجل ہی کافی ہے۔

گستاخ

دی تھی؟"

سبحان اللہ! کیا عجیب ہے۔ اللہ اکبر! جرم آپ کا۔ آپ معاف ہیں۔ اللہ نے
آپ (ﷺ) کو معاف کر دیا۔ پر یہ بتاؤ کہ انہیں اجازت کیوں دی؟ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ اگر
کسی بات پہ اللہ نے عتاب بھی کیا تو اس محبت کے ساتھ کیا کہ پہلے اعلان ہو رہا ہے کہ ہم

Janab Tarik Jameel kehte hai ki

Rasul Allah ﷺ gunehgar the






SunniShahzadaOfficial.Pk
ہم نہ سمجھے تیری نظروں کا تقاضہ کیا ہے کبھی
نرگس کبھی وینا اب نیوز اینکر آخر یہ تماشہ کیا ہے
SunniShahzadaOfficial.Pk
Talha
دیوبندی حضرات بھی شئیر کر سکتے ہیں کوئی پابندی نہیں

دھوبی کا کتا، نا گھر کا نا گھاٹ کا



کوئی مرزا جونئیر کا مرید بتائے گا کہ کہیں یہ
شرک و بدعت تو نہیں ہو رہا؟ کسی کے آگے
جھکنا اور ہاتھ چومنا کس حدیث سے ثابت
ہے؟ جواب چاہیے گالیاں نہیں





دیوبندیوں کے نزدیک کالا کوّا کھانے پر ثواب ہوتا ہے

(حوالہ: فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۶۳۷ مکتبہ رحمانیہ لاہور)



اور غربت کے خوف سے اپنی اولادوں کو قتل نہ کرو، ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ہم انہیں بھی رزق دیں گے۔ (القرآن) سورۃ انعام، آیت 151



اہلسنت کو بدعتی اور گمراہ کہنے والے آج خود انہیں کاموں کو کرنے پر مجبور ہیں۔
ختم شریف، قرآن خانی، قل شریف اور اب فاتحہ خوانی۔
اہلسنت اہل حق الحمدللہ❤️





رائیونڈ تبلیغی اجتماع پر جتنا پیسہ خرچ کرتے ہیں..
اگر ان پیسوں سے کسی غریب کے گھر کا چولہا جلا
دیں یا کسی غریب کی بیٹی کی شادی کرادیں تو زیادہ
بہتر ہوگا 💯💯



بلال دیوبندی کو شہید کہنے والے اور اسکا جنازہ
پڑھنے اور اسکی حمایت کرنے والوں نے مسلکِ رضا
کے ساتھ غداری کی





وہابیوں کے فریب کا پردہ چاک

وہابی مسلمانوں کو بتوں کی مذمت میں نازل آیات اولیاء اللہ کے خلاف سنا کر گمراہ کرتے ہیں۔یقین نہ آئے تو ذرہ ان دونوں آیتوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے:

القرآن: ”یقیناً تم اور جن کی پوجا کرتے ہو اللہ کے علاوہ جہنم کا ایندھن ہیں“۔

(الانبیاء:۹۸۔۲۱)

لیکن اولیاء اللہ کے بارے میں فرمایا:

القرآن: ”سنو بلاشبہ جو لوگ اللہ کے دوست ہیں اور اور پیارے ہیں نہ ان پر کوئی خوف اور نہ ہی وہ (آخرت میں) غمگین ہوں گے“۔(یونس:۱۰۔۶۳)


https://www.middleeastmonitor.com › ...
Following UAE, Bahrain will allow construction of Hindu temple
JAANLO
Prophet Muhammad ﷺ Said, One of The Signs of Qayamah is That Tribes of My Ummah Unite with the Idolaters, and Until They Worship Idols
Tirmidhi: 2219
/Jaanlotv

کیا سر پر پگڑی باندھنا سنت ہے

یا سر پر سرخ رومال رکھنا سنت ہے؟

نام نہاد اہل حدیث، منکرین فقہ، غیر مقلدین
لامذہب، منکرین حدیث اور وکٹورین
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پگڑی کو چھوڑ کر
سر پر جو سرخ رومال رکھتے ہیں



کیا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح سر پر
سرخ رومال رکھتے تھے؟ اگر سر پر رکھتے تھے
تو کوئی بھی نام نہاد اہل حدیث، لامذہب
منکر فقہ، غیر مقلد، منکر حدیث اور وکٹورین
قرآن کی کوئی آیت یا کوئی ایک صحیح، صریح
مرفوع اور غیر معارض حدیث پیش کرے؟

بتوں میں اور اولیاء اللہ میں فرق

بتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿انکم وماتعبدون من دون الله حصب جهنم﴾

ترجمہ "یقیناً تم اور جن کی تم پوجا پاٹ کرتے ہو اللہ کے علاوہ جہنم کا ایندھن ہیں۔"

(الانبیاء۲۱_۹۸)

اولیاء اللہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان

﴿الا ان اولیاء الله لاخوف علیهم ولا هم یحزنون﴾

ترجمہ "سنو بلاشبہ جو لوگ اللہ کے دوست ہیں اور پیارے ہیں نہ اُن پر کوئی خوف اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔"

(یونس:۱۰_۶۳)



12 RABI UL AWWAL

جشن میلاد النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

گیارہ باتیں جن کا جواب کسی مفتی کے پاس نہیں!

(۱) ہر سال جشن سعودیہ منایا جاتا ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۲) ہر سال غسل کعبہ ہوتا ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۳) ہر سال غلافِ کعبہ تبدیل کیا جاتا ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۴) غلافِ کعبہ پر آیات لکھی جاتی ہیں جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۵) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تہجد کی اذان ہوتی ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۶) مدارس میں ختمِ بخاری شریف ہوتا ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۷) سیرت النبی ﷺ کے اجتماعات منعقد ہوتے ہیں جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۸) ہر سال تبلیغی اجتماع ہوتا ہے چلے لگائے جاتے ہیں جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۹) صحابہ کرام علیہم الرضوان کے وصال کے ایام منائے جاتے ہیں جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۱۰) جشن دیوبند واہلحدیث منایا جاتا ہے جس کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

(۱۱) ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے کا کسی صحابی، ائمہ یا محدث نے منع کیا ہو اسکا بھی کوئی ثبوت نہیں۔

لیکن جیسے ہی میلاد النبی ﷺ منانے کی بات آجائے تو سارے نام نہاد دین کے ٹھیکیدار مفتے کھڑے ہو جاتے ہیں اور شرک وبدعت کا شور آلاپنا شروع کر دیتے ہیں۔ **آخر کیوں؟**

خارجیوں کی نشانی احادیث کی زبانی

الحدیث

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "آخر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی، وہ لوگ بہت عمدہ قرآن پڑھیں گے مگر حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور دوبارہ لوٹ کر نہیں آتا۔ وہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کی آخری جماعت دجال کے ساتھ نکلے گی"۔ صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ انکی نشانی کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ سر منڈے ہوں گے"۔ (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۹۲۴)

احادیث میں بیان کردہ نشانیاں ایک نظر میں

1. بہت عمدہ قرآن پڑھنے والے ہوں گے۔ ——— (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۹۲۴)
2. بہت عبادت گزار ہوں گے۔ انکی عبادتوں کو دیکھ کر تم اپنی عبادتوں کو حقیر جانو گے۔ ——— (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۵۰۹)
3. قرآن کی طرف بلائیں گے، مگر قرآن کی کوئی شے ان میں نہیں پاؤ گے۔ ——— (سنن ابی داؤد، ج ۲ ص ۳۱۲)
4. دین کی باتیں کریں گے مگر ایمان سے خالی ہوں گے۔ ——— (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۱۰۲۴)
5. کم عمر اور بے وقوف ہوں گے۔ ——— (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۱۰۲۴)
6. کفار پر نازل ہونے والی آیتوں کو مسلمانوں پر چسپاں کریں گے۔ ——— (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۱۰۲۴)
7. مسلمانوں پر شرک کا الزام لگائیں گے اور انہیں قتل کریں گے۔ ——— (تفسیر ابن کثیر، سورۃ اعراف، آیت نمبر 175)
8. بت پرستوں کو چھوڑیں گے اور مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ ——— (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۴۷۲)
9. اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اور دوبارہ اسلام میں لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ ——— (صحیح بخاری)
10. ان کی آخری جماعت دجال کے ساتھ نکلے گی۔ ——— (سنن نسائی، ج ۲ ص ۱۷۴)
11. کثرت سے سر منڈائیں گے۔ ——— (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۹۲۴)
12. آدھی پنڈلیوں تک شلواریں رکھیں گے۔ ——— (صحیح بخاری، ج ۲ ص ۹۲۴)
13. تم ان سے ملو تو جان لو کہ یہ بدترین مخلوق ہیں۔ ——— (صحیح مسلم، ج ۱ ص ۳۴۲ — سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۳۱۲)
14. اگر میں انہیں پاتا تو قوم عاد و ثمود کی طرح قتل کر دیتا۔ ——— (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۴۷۲، ج ۲ ص ۹۲۴)

آخر سچائی آہی گئی دنیا کے سامنے

وہابیت کا خونی چہرہ ہوا

بے نقاب !!!



محمد بن سلمان نے قبول کیا کہ
وہابی انگریزوں کے ذریعے بنایا گیا
ایک نیا مذہب ہے۔

اب وقت آگیا ہے کہ اس دہشت گرد مذہب کو انسانیت کی بقاء کے لئے دنیا سے پوری طرح ختم کردیا جائے۔

تم کون سے اہلحدیث ہو؟؟؟

یوں تو ہر غیر مقلد (نام نہاد اہل حدیث) اپنے اندر ایک علیحدہ فرقہ ہے
مگر درج ذیل فرقوں کی صورت میں یہ بٹے ہوئے ہیں۔

نام نہاد اہلحدیثوں
غیر مقلدوں کے
14 فرقے

- جماعۃ الدعوہ اہلحدیث
- نذیریہ اہلحدیث
- غرباء اہلحدیث
- گوندلوی اہلحدیث
- یوتھ فورس اہلحدیث
- محمدی اہلحدیث
- جمعیت اہلحدیث
- توحیدی اہلحدیث
- سلفی اہلحدیث
- بنارسی اہلحدیث
- ثنائیہ اہلحدیث
- امرتسری اہلحدیث
- غزنوی اہلحدیث
- روپڑی اہلحدیث

اب کیا یہ سب بھی جھوٹ ہیں؟؟

وھابی مذہب کا نام اہلحدیث انگریزوں نے رکھا

ثناء اللہ امرتسری لکھتا ہے کہ

لفظ وہابی آپ (محمد حسین بٹالوی) ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا

(سیرت ثنائی حاشیہ ص ۳۵۲)

یاد رہے کہ ان کا نام ۱۸۵۷ء دسمبر کو تبدیل ہوا اس سے پہلے دنیا میں کسی مذہب کا نام اہل حدیث نہیں تھا

اگر کوئی بے ایمان اس حوالے کو غلط ثابت کردے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ پوسٹ کرنا بند کردیں گے

"ہی" اور "بھی"

اللہ ہی رؤف اور رحیم

(سورہ بقرہ. آیت 143 پارہ 2)

نبی بھی رؤف اور رحیم

(سورہ توبہ آیت 128 پارہ 11)

کیا شرک ہو گیا؟

وہابی عقیدے سے شرک ہو گیا کہ جو صفت اللہ کی وہی نبی کی بتائی قرآن نے۔

سنی عقیدے سے شرک نہیں ہوا۔

کیونکہ اللہ کی صفت ذاتی ہے نبی کی صفت عطائی ہے۔

ایک وہابی بڑے فخر سے اپنے دوست کو بتا رہا تھا کہ یہ میری کمپنی ہے
دوست: استغفر اللہ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے
سب اسی (اللہ) کا ہے آیت الکرسی
وہابی: جناب میرا مطلب ہے میں اس کمپنی کا مالک ہوں
دوست: استغفر اللہ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ صرف اللہ ہی مکمل اقتدار کا
مالک ہے
وہابی: او میرے بھائی یہ کمپنی میں چلا رہا ہوں
دوست: مگر ہر چیز کا نظام تو اللہ چلا رہا ہے سورہ الرعد آیت ۲
وہابی: غصے سے ارے جاہل یہ کمپنی میں نے بنائی ہے
دوست: لیکن جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اللہ نے بنایا ہے سورہ
البقرہ آیت ۲۹
وہابی: بھائی ذاتی طور پر ہر چیز اللہ کی ہے اور اللہ کی عطا سے میں مالک
ہوں
دوست: یہی تو سنی کا عقیدہ ہے جسے تم شرک کہتے ہو۔

یہاں پر کب بلڈوزر چلاؤ گے قبر ٹالیں کتبہ وغیرہ واہابیوں
کو ثواب کمانے کا پورا پورا سامان دستیاب ہے 😂😂

